علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

حل شدہ امتحانی پرچہ (گیس پیپر) کورس کوڈ : 201

اسلامیات (لازمی) سطح : میٹرک

سوال نمبر 1۔ قرآن مجید کی تلاوت کے آداب اور تعلیمات کے اثرات تحریر کریں۔ (20)

جواب: آداب تلاوت: قرآن پاک کی تلاوت کرنے اور عزت و احترام کرنے کے آداب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر قرآن پاک میں کیا ہے اور حضور ﷺ نے احادیث میں فرمایا ہے۔

پاک ہونا: قرآن کریم کو وہی ہاتھ لگائیں جو پاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ (اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں) وضو کے بغیر قرآن پاک کو ہاتھ نہیں لگانا چاہیے۔ وضو کر کے تلاوت کرے۔ زبانی پڑھنا ہو تو وضو کے بغیر بھی پڑھ سکتا ہے۔ بیٹھنے کی جگہ بھی پاک ہونی چاہیے۔ قراءت سے پہلے مسواک کر لینا سنت ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تمہارے منہ قرآن پاک کے راستے ہیں۔ تم ان راستوں کو مسواک کر کے پاک صاف کر لیا کرو۔

تعوذ: تلاوت سے پہلے شیطان مردود کی شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا یعنی تعوذ پڑھنا بہت ضروری ہے۔ اور تلاوت سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی پڑھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب تو قرآن پڑھے تو اللہ کے ساتھ پناہ مانگ شیطان سے جو اندھا ہوا ہے،،۔

ترتیل: قرآن پاک کو آہستہ ترتیل سے پڑھا جائے۔ ارشاد ربانی ہے (اور قرآن کو آہستہ آہستہ ترتیل سے پڑھو)

تجوید: قرآن پاک ٹھہر ٹھہر کر واضح اور صاف پڑھا جائے۔ رسول ﷺ کی تلاوت کا ایک ایک لفظ واضح اور جدا ہوتا تھا۔ (ترمذی)

خوش الحانی: قرآن پاک کو محبت اور شوق سے اچھے لہجے میں پڑھنا چاہیے۔ لہجہ میں شیرینی ہو اور پورے الفاظ ادا ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا (تم اپنی آوازوں سے قرآن کو زینت دو)

Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

گانے کی طرح پڑھنے کی ممانعت: حضور ﷺ نے فرمایا: اپنے آپ کو عشقیہ نغموں کے انداز میں قرآن پڑھنے سے بچاؤ۔ میرے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو گا گا کر قرآن پڑھے گی لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ (یعنی ان کے دلوں پر کوئی اثر نہیں ہوگا)

دل لگا کر پڑھنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن پاک کو اس وقت تک پڑھو جب تک دل لگا رہے۔ جب طبیعت اکتا جائے تو اٹھ کھڑے ہو (بخاری)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قرآن پاک میں سے جتنا آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھو (المزمل)

تین دن میں ختم کرنا: تین دن رات سے کم مدت میں قرآن پاک ختم کرنے کو حضور ﷺ نے پسند نہیں فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا،، جو تین دن رات سے کم میں قرآن کو ختم کر لے اس نے قرآن کو نہیں سمجھا۔ (ترمذی)

تلاوت کے دوران باتیں نہ کی جائیں: بعض لوگ تلاوت کرتے کرتے باتیں بھی شروع کر دیتے ہیں۔ یہ قرآج پاک کے آداب کے خلاف ہے۔ جب قرآن پڑھا جائے تو خاموشی سے سنا جائے۔ باتیں کرنا اللہ کے کلام کی ناقدری ہے۔

قرآن پاک کا ادب کرنا: قرآن پاک کی طرف پیٹھ یا پاؤں نہ ہو۔ نہ ہی اس سے اونچا بیٹھیں۔ دلی طور پر ادب کرنے کے ساتھ ساتھ ظاہری آداب بھی مدنظر رکھے جائیں۔

قرآن حکیم پر عمل کرنا: اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک انسانوں کی ہدایت کے لیے اتارا ہے۔ ہدایت کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کے مطابق عمل کریں تو اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ اگر تم قرآن مجید پر عمل کرو گے تو تمہیں دنیا میں بھی عزت ملے گی اور آخرت میں بھی کامیاب رہو گے اگر آپ کبھی بیمار ہوں تو ڈاکٹر سے نسخہ لیتے ہیں اس کا مطلب یہ کہ اس نسخے کے مطابق آپ دوائی استعمال کریں گے تو آپ صحت یاب ہو جائیں گے۔ اگر آپ اس نسخے کو زبانی یاد کر لیں یا گھول کر پی جائیں تو آپ کو بیماری سے افاقہ نہیں ہوگا۔

قرآن پاک کی تعلیمات: قرآن پاک نے انسان کو اپنے ہی جیسے انسانوں کے سامنے جھکنے، سورج، چاند، ستاروں، پتھروں کو پوجنے اور توہم پرستی سے ہٹا کر ایک خدا کا تصور دیا۔ بندے اور اس کے خالق کے درمیان محبت اور اطاعت کا رشتہ قائم کیا۔ انسانوں کی حکومت اور حاکمیت کے بجائے اللہ کی حاکمیت قائم کرنے والوں اور ملکوں کا نظام آپس کے مشورے سے چلانے کی تعلیم دی۔ عدل و انصاف کا اعلیٰ معیار قائم کیا۔ سود کو ختم کر کے زکوٰۃ کو رائج کیا جس سے غریبوں اور حاجت مندوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ حلال اور حرام کا فرق بتایا۔ حلال روزی کو ضروری احکام قرار دیا اور حرام سے بچنے کی تاکید کی۔ عورتوں کے حقوق مقرر کیے۔ میاں بیوی کے باہمی رشتے کے بارے میں واضح احکامات دیئے۔

قرآن پاک کی تعلیمات کے اثرات اور فوائد: ظہور اسلام سے پہلے عرب کے عام لوگوں میں دنیا بھر کی خرابیاں موجود تھیں۔ وہ شرک اور کفر کرتے تھے، بے

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس۔ گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

گناہ لوگوں کو قتل کرتے، جوا کھیلتے، شراب پیتے اور اپنی بچیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ یہ قرآن کی تعلیمات کا اثر تھا کہ یہی لوگ دنیا کے سب سے مہذب اور شائستہ افراد بن گئے، انسانیت کے ہمدرد اور خیرخواہ بن گئے۔ جب کہ پوری دنیا میں کوئی قانون نہیں تھا انہوں نے ساری دنیا کو قانون دیا۔ جو گمراہ تھے وہ ساری دنیا کے انسانوں کے رہنما بن گئے جو آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے انہوں نے دنیا کو امن وامان کا گہوارہ بنا دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کی تعلیم نے بندوں کو اس قدر مہذب بنا دیا کہ انہیں فرشتوں سے بھی زیادہ بلند مقام پر پہنچا دیا۔ ایسی جامع تعلیمات کسی کتاب میں نہیں مل سکتیں۔ مثالی معاشرہ قائم کرنے کے لیے ایسے منصفانہ اصول مقرر کیے جن پر عمل کر کے دونوں جہان کی سعادتیں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ہماری جزاو کامیابی اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے الکتاب،، یعنی قرآن پاک میں جو احکامات دیئے ہیں ان کی پابندی کریں۔

سوال نمبر 2۔ سورۃ النصر اور سورۃ الناس خوش خط تحریر کریں اور ان کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب: سورۃ النصر

اذا جاء انصر اللہ والفتح ۔ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔فسبح بحمدربک واستغفر انہ کان توابا۔

ترجمہ: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج کے فوج داخل ہوتے ہیں تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو۔ بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

خلاصہ: یہ سورہ مدنی ہے اور اس میں تین آیات ہیں اور ایک رکوع۔ اس سورہ میں حضور ﷺ کو یہ بات بتائی گئی کہ جب اللہ کی مدد آ پہنچی تو آپ نے دیکھا کہ لوگ جوق در جوق قبول اسلام کر رہے ہیں اور آپ ﷺ کو یہ بھی تلقین کی گئی کہ اب آپ ﷺ اپنے رب کی زیادہ تعریف اور ثناء بیان کریں اور مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب دیں کہ وہ اپنے رب کا ذکر ہمیشہ اور کثرت سے کرتے رہیں بے شک اللہ تعالیٰ ان کی توبہ بھی قبول کرے گا اور ان کے گناہوں کو بھی معاف فرمائے گا۔

کاسان اکیڈمی
0334-5504551

سورۃ الناس

Download Free Assignments from

قل اعوذ برب الناس ۔ملک الناس۔الہ الناس۔من شرالوسواس الخناس۔الذی یوسوس فی صدورالناس۔من الجنتہ والناس۔

Solvedassignmentsaiou.com

ترجمہ: (آپ ﷺ) کہہ دیجیے کہ میں لوگوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ لوگوں کے بادشاہ کی (پناہ)۔ لوگوں کے معبود برحق کی (پناہ)۔ دل میں وسوسہ ڈالنے والے شیطان کے شر سے، جو اللہ کا نام سن کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ خواہ وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

خلاصہ: سورہ ناس مدنی سورت ہے جس میں چھے آیات ہیں اور ایک رکوع ہے۔ اس سورت میں حضور پاک ﷺ کے ذریعے مومنوں کو یہ ترغیب دی گئی کہ وہ ہر لحہ اپنے رب کی پناہ مانگتے رہیں تاکہ شیطان کے شر سے محفوظ رہ سکیں کیونکہ جب انسان اللہ کے ذکر میں تھوڑی سستی سے کام لیتا ہے تو شیطان اس کے دل میں مختلف قسم کے وسوسے اور وہم ڈالنے لگ جاتا ہے اور اس کو گمراہ کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے جب کہ اللہ کے ذکر سے وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور دبک کے بیٹھ جاتا ہے اور یہ شیطان جنوں یا انسانوں دونوں میں سے ہوسکتا ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ جن شیاطین اور انسانوں کی شکل میں موجود شیاطین سے بھی اللہ کی پناہ طلب کرتے رہیں۔

سوال نمبر 3۔ سورۃ التکاثر ترجمہ کے ساتھ خوش خط تحریر کریں۔ (20)

جواب۔ سورۃ التکاثر بمع ترجمہ:

أَلْهَكُمُ التَّكَاثُرُ (1) حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ (2) كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ (3) ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ (4) كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ (5) لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ (6) ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ (7) ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ (8)

ترجمہ۔ زیادتی چاہت نے تمہیں غافل کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ تم قبروں کو جا پہنچے۔ نہیں نہیں تم معلوم کر لو گے۔ اور ابھی ابھی تمہیں علم ہو جائے گا۔ یوں نہیں اگر تم یقینی طور پر جان لیتے۔ بے شک تم جہنم کو دیکھ لو گے۔ اور تم اسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے۔ پھر اس دن ضرور ضرور تم سے نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا۔

سوال نمبر 4۔ عقیدہ توحید سے کیا مراد ہے؟ انسانی زندگی پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ تفصیلی تحریر کریں۔ (20)

جواب: توحید: عقیدہ توحید دین اسلام کی اساس اور بنیاد ہے، اِس کی صحت کے بغیر انسان اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی محبت اور شفاعت کا مستحق نہیں ہوسکتا۔ توحید تمام عقائد کی جڑ اور اصل الاصول ہے اور اعمالِ صالحہ دین کی فرع ہیں۔ درخت کی بقا فروع سے نہیں اصل سے ہوتی ہے۔ شاخوں اور پتوں سے درخت قائم نہیں رہتا۔ جس طرح دل ودماغ انسان کی اصل ہے اور آنکھ، ناک، کان، زبان، ہاتھ اور پاؤں فروع ہیں اسی طرح دین اِسلام کی اصل عقائد ہیں اور اعمالِ صالحہ اس کی شاخیں ہیں۔ دینِ اِسلام کا پہلا اور بنیادی رکن توحید ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی تمام صفاتِ اُلوھیت اور کمالاتِ حقیقیہ سے متصف ہے اور اپنی اُن صفات وکمالات میں یکتا اور واحد ولاشریک ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

توحید کے معنی اور مفہوم: توحید 'وحدت' سے بنا ہے جس کا معنی ہے: ایک کو ماننا اور ایک سے زیادہ ماننے سے انکار کرنا۔آئمہ لغت نے توحید کی تعریف اس طرح کی ہے: ''توحید الوحدۃ' سے باب تفعیل کا مصدر ہے۔اس سے مراد کسی چیز کو ایک قرار دینا ہے۔اللہ تعالیٰ کی توحید سے مراد ہے اس چیز کا اعتقاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات، صفات اور افعال میں واحد و یکتا ہے ان میں اس کا کوئی شریک ہے نہ کوئی اس کا مشابہ۔''

جب توحید کے شرعی اور اصطلاحی مفہوم پر غور کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ شریعت کی اصطلاح میں یہ عقیدہ رکھنا توحید ہے کہ ''اللہ تعالیٰ اپنی ذات، صفات اور جملہ اوصاف و کمالات میں یکتا و بے مثال ہے، اس کا کوئی ساجھی یا شریک نہیں، کوئی اس کا ہم پلہ یا ہم مرتبہ نہیں۔''

اقرار توحید: اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا اقرار انسان کے ذہن میں اس طرح موجود ہے کہ شاید ہی کبھی کسی نے اللہ تعالیٰ کی ذات کا انکار کیا ہوگا جو لوگ اکا دکا خدا کے منکر ہوئے ہیں ان کے ہاں کے بھی کسی نہ کسی گوشے میں خدا کا تصور موجود ہوتا ہے اور وقت آنے پر اس کا اظہار ہو جاتا ہے۔مکے کے کافر بھی یہ مانتے تھے کہ بڑے بڑے کام اللہ تعالیٰ نے خود کیے ہیں مثلاً زمین و آسمان اس نے پیدا کیے، سورج، چاند، ستارے اس نے بنائے، بارش وہی برساتا ہے، زندگی اور موت اسی کے ہاتھ میں ہے البتہ کائنات کو پیدا کرنے کے بعد اس کا نظام چلانے کا کام اس نے فرشتوں، کچھ نیک لوگوں اور دیوی دیوتاؤں کے سپرد کر دیا ہے۔یہ سوچ کر لوگ خدا کو چھوڑ کر انہی کی عبادت کرنے اور ان کو راضی کرنے میں مصروف ہو گئے۔اس طرح شرک کی گمراہی میں مبتلا ہو گئے۔قرآن پاک نے اس خیال کی سختی سے تردید کی ہے اور بتایا ہے کہ کائنات پیدا بھی اسی نے کی ہے اور اس کا سارا نظم و نسق بھی وہی چلاتا ہے۔اس میں اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔فرمان خداوندی ہے﴿اچھی طرح سن لو اسی نے ساری کائنات کو پیدا کیا اور وہی اسے چلا رہا ہے۔سارے معاملات اسی کے ہاتھ میں ہیں﴾۔

کاشان اکیڈمی

انفرادی و اجتماعی زندگی پر عقیدہ توحید کے اثرات: عقیدہ توحید سے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر گوناگوں اثرات مرتب ہوتے ہیں۔انسان کے فکر و عمل اپنے بارے میں نقطہ نظر اور دوسروں کے ساتھ تعلقات بلکہ پوری کائنات میں موجود ہر چیز کے بارے میں انسانی سوچ میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔توحید کا عقیدہ کوئی ایسی شے نہیں جس کا تعلق صرف سوچ اور فکر سے ہو بلکہ جہاں توحید ایک علمی حقیقت ہے، وہاں اس کا عمل سے بھی بہت گہرا تعلق ہے۔انسانی زندگی خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، توحید کے تصور سے بالکل بدل جاتی ہے۔انسانی زندگی پر عقیدہ توحید کے نمایاں اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

شرف کا مقام: توحید کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ انسان کو عزت و شرف کا مقام حاصل ہوتا ہے۔جب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حاجت روا، کارساز اور نفع و نقصان کا مالک نہیں تو انسان قدرتی طور پر ہر غلامی سے آزاد ہو گیا، کسی کا بندہ اور غلام نہیں رہا۔قرآن پاک نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عزت اور برتری عطا فرمائی خشکی اور تری کی تمام چیزیں اس کے تابع کر دیں۔سورج، چاند، ستارے، زمین و آسمان اس کے کام میں لگا دیئے اور کائنات کی تمام طاقتوں کو جن کی وہ نا سمجھی سے پوجا کرتا رہا تھا اس کی خدمت کے لیے وقف کر دیا، عقیدہ توحد نے انسانوں میں رنگ و نسل، زبان اور وطن، حسب و نسب، ادنٰی و اعلیٰ طبقوں کی بنیاد پر تقسیم ختم کر کے تمام انسانوں کے برابر کر دیا۔سب انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور ایک اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔مخلوق ہونے میں کسی کو کسی پر برتری حاصل نہیں ہاں اگر کوئی شخص برتری حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے تقویٰ اختیار کرے، اللہ تعالیٰ کو راضی کرے اس کے احکام پر زیادہ سے زیادہ عمل کرے تو دوسرے پر برتری حاصل کر لے گا۔قرآن پاک میں ہے کہ: ''بے شک تم میں خدا کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پاکباز ہے''۔عقیدہ توحید نے خدا اور بندے کے درمیان سے واسطے اور وسیلے ختم کر دیئے۔دوسرے مذاہب میں اللہ تعالیٰ تک پہنچنے اس کا قرب حاصل کرنے اور جنات و مغفرت کے لیے انسانی وسیلوں کی ضرورت تھی۔ان کے بغیر کوئی انسان خدا تک نہیں پہنچ سکتا تھا اور انکی سفارش کے بغیر نجات کا اختیار ہے نہ کسی کو سفارش اور شفاعت کا۔مذہبی رسوم ادا کرنے کے لیے کسی مخصوص طبقے کی ضرورت نہیں۔انسانوں اور خدا کے درمیں صرف نبی کا واسطہ ہے اور یہ وسیلہ اس کا لازمی جزو ہے کہ نبی پر وحی نازل ہوتی ہیں اسی لیے بنی کا اتباع فرض ہے اور نجات کے لیے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔جہاں تک سفارش کی بات ہے تو انبیاءؑ بھی اللہ تعالیٰ کی اجازت اور مشیت سے سفارش فرمائیں گے۔

آزادی و حریت: عقیدہ توحید انسان کو آزادی و حریت کا وہ بلند مقام بخشتا ہے جس کا وہ اشرف المخلوقات ہونے کی حیثیت سے مستحق ہے۔تمام کائنات انسان کے لئے بنائی گئی ہے۔لیکن جب تک انسان توحید سے واقف نہیں ہو جاتا، اس وقت تک اتنا پست اور خوار رہتا ہے کہ وہ حقیر چیزوں کے سامنے بھی سر جھکا دیتا ہے، انہیں اپنا آقا اور حاجت روا سمجھتا ہے لیکن عقیہدہ توحید کے برکات کے سبب انسان میں عزم و ہمت کا وہ جذبہ پیدا ہوتا جاتا ہے کہ وہ کفر و شرک کی ہر چٹان ریزہ ریزہ کرن دینے کی صلاحیت پالیتا ہے۔

وسعت نظر: عقیدہ توحید کا متعقد انسان تنگ نظر نہیں ہوتا کیونکہ وہ اس خداوند تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے جو زمین و آسمان کا خالق، مشرق و مغرب کا مالک اور تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔اس پختہ ایمان کے بعد کائنات کی کوئی شے اس کو غیر نظر نہیں آتی بلکہ وہ اسے اپنے مالک کی ملکیت نظر آتی ہے۔اس عقیدے کی بدولت مومن میں ہمدردی، محبت اور ایثار کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔جنہیں وہ تمام خلق خدا پر نچھاور کرنے کو اپنا نصب العین بنالیتا ہے۔عقیدہ توحید پر ایمان ہی کی بدولت مومن رنگ، نسل، لسانی اور علاقائی تعصبات سے پاک ہو کر ایک عالمگیر رشتۂ اخوت سے منسلک ہو جاتا ہے۔اس کی سوچ اتنی بلند ہو جاتی ہے کہ وہ اللہ کے ہر بندے کو مومن اور رسول اکرم ﷺ کے ہر امتی کو اپنا دینی بھائی تسلیم کرتا ہے اور ان کے غم و خوشی کو اپنا غم اور خوشی سمجھتا ہے۔وہ اس عقیدے کی بدولت انسانیت کی خدمت کرنا اپنا اولین فرض سمجھتا ہے۔

استقامت: عقیدہ توحید انسان کو بہادر اور دلیر بنا دیتا ہے کیونکہ دو چیزیں انسان کو بزدل بنا دیتی ہے۔ایک تو جان و مال اور اہل خاندان کی محبت، دوسرے یہ

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی ایف اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی دوسرا اس کو مارنے والا اور جلانے والا ہے۔ لیکن عقیدہ توحید کا کمال یہ ہے کہ وہ یہ خیال اور اندیشہ دل سے نکال دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اور بھی ہے وہ محض اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کرتا ہے اس کے دل میں یہ خیال جم جاتا ہے کہ ہر چیز کا مالک و مختار اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

پرہیزگاری: جب انسان کا اس بات پر پختہ ایمان ہو جائے کہ ہمارا خالق و مالک وحدہ لاشریک ہے۔ ہمیں جان و مال کے ساتھ بے شمار انعام و اکرام سے نوازنے والا ہی رب عظیم ہے، ہم اپنے ہر عمل کے لئے اس کے آگے جواب دہ ہیں اور یہ کہ وہ ہمارے ظاہر و باطن سے واقف ہے۔ ہمارے ہر عمل اور ہر حرکت کے بارے میں وہ علم رکھتا ہے، یہاں تک کہ وہ ہمارے پوشیدہ خیالات سے بھی واقف ہے تو پھر یقیناً ہم میں خوف خدا اور فکر آخرت پیدا ہوگی۔ یہی وہ چیزیں ہیں جو انسان کو ہر برے عمل اور غلط سوچ سے محفوظ رکھتی ہیں۔ اگر انسان خدانخواستہ کسی غلطی کا مرتکب ہو بھی جائے تو غفور رحیم کے دروازے کھٹکھٹاتا ہے اور معافی حاصل کر کے سکون حاصل کرتا ہے یہی تقویٰ ہے یعنی ہر برے عمل سے اپنے آپ کو اس طرح سے بچانا جس طرح انسان کانٹوں سے دامن بچاتا ہے۔

سوال نمبر 5۔ درج ذیل آیات کا ترجمہ و تشریح کریں۔ **(10+10=20)**

(الف) اِنَّ اَکْرَمَکُم عِنْدَاللہِ اَتْقٰکُم (ب) وَ قُوْلُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا

جواب: (الف) اِنَّ اَکْرَمَکُم عِنْدَاللہِ اَتْقٰکُم

ترجمہ: ’’بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے‘‘۔

تشریح: اس آیت مبارکہ میں تمام انسانوں کی مساوات کا ذکر ہے کہ کوئی بھی انسان اپنے حسب و نسب یا خاندان کی بنا پر دوسرے سے افضل نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور افضلیت کا دارومدار تقویٰ اور پرہیزگاری پر ہے۔ اس لیے وہی خوب جانتا ہے کہ کون کس کس سے اعلیٰ اور کون ادنیٰ ہے۔

کاشان اکیڈمی 0334-5504551

شان نزول: ایک بار حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ کے بازار سے گذر رہے تھے کہ آپ نے ایک سیاہ فام غلام کی آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا کہ ’’مجھے وہ خریدے جسے یہ شرط قبول ہو کہ مجھے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے سے نہیں روکے گا‘‘ اسے ایک آدمی نے خرید لیا اور وہ غلام باقاعدگی سے تمام نمازوں پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کو نظر آتا تھا۔ ایک بار اسے نہ پا کر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالک سے دریافت فرمایا۔ اس نے عرض کیا کہ اسے بخار ہے۔ چنانچہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ چند دن بعد پھر آپ نے اس کے بارے میں پوچھا۔ بتایا گیا کہ اب اس کی موت کی تیاری معلوم ہوتی ہے۔ یہ سن کر آپ صلّی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور وہ آخری سانس لے رہا تھا۔ جب وہ فوت ہو گیا حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم اس کے غسل اور دفن تک شامل رہے اور وہ بھی وارث کی حیثیت سے۔ یہ صورتحال مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم کو پسند نہ آئی کہ ایک غلام کے معاملہ میں آپ صلّی اللہ علیہ وسلم اس قدر تکلف سے کام لے رہے ہیں۔ اس موقعہ پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی، جس میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور قدر و منزلت صاحب تقویٰ کو حاصل ہے خواہ وہ حبشی غلام کیوں نہ ہو۔ (روح البیان صفحہ 60)

Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

بعض مفسرین کرام نے فرمایا ہے کہ یہ آیت مبارکہ فتح مکہ کے موقعہ پر اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کا ارشاد فرمایا تو قریش مکہ جو مسلمان نہیں ہوئے تھے، کو یہ بات ناگوار گذری۔ ان میں سے ایک نے کہا خدا کا شکر ہے میرا باپ اس سے پہلے فوت ہو گیا اور اس نے یہ دن نہیں دیکھا کہ آج حرم کعبۃ اللہ میں بلاوے کے لیے ایک حبشی بدیسی غلام کو منتخب کیا گیا ہے۔ ایک اور نے کہا کیا محمد صلّی اللہ علیہ وسلم کو اس کالے کوے کے علاوہ کوئی اور نہ ملا جو اذان دیتا۔ ابوسفیان نے کہا میں کچھ نہیں کہوں گا، میں ڈرتا ہوں کہ جو کچھ کہوں گا اس پر آسمانوں کا رب اسے خبر کر دے گا۔ چنانچہ جبریل امین علیہ السلام نے آکر رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلم کو سب کچھ بتایا جو انہوں نے کہا تھا۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا کر دریافت فرمایا کہ کیا کہہ رہے تھے۔ انہوں نے اقرار کر لیا۔ اس موقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں قوم، قبیلہ، مال، دولت، رنگ و نسل اور ملک و وطن کی بنا پر کسی کو بہتر اور کسی کو کمتر سمجھنے کی نفی کر کے بتایا گیا کہ تمہیں مختلف قوموں اور قبیلوں میں محض اس لیے تقسیم کیا گیا کہ ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ درحقیقت معزز و محترم وہی ہے جو عنداللہ تعالیٰ عزت پائے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عزت پانے کا معیار نہ رنگ و نسل ہے نہ زبان و وطن، نہ ہی جنسیت مرد و زن۔ بلکہ وہاں فضل و مرتبہ کا مدار صرف اور صرف تقویٰ و پرہیزگاری پر ہے۔ رنگوں، زبانوں، طبیعتوں اور صلاحیتوں میں تفاوت کسی اختلاف کے متقاضی نہیں بلکہ ایک دوسرے سے اس کے متعلقہ امور میں تعاون کی متقاضی ہیں، تا کہ جملہ حاجات و معاملات باہمی تعاون سے درستگی سے انجام دے پا سکیں۔ جنس، زمین، قبیلہ بلکہ گھر تک عصبتیں دور جاہلیت کی اسلام کی روشنی پھیلنے سے پہلے زمانہ کفر کی عصبتیں ہیں۔ جن کے بارے میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’ادعوھا فانھا منتن‘‘۔ اسے چھوڑ دو اس سے بدبو پھیلے گی۔ یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں نے ان امور کو ایک دوسرے پر فخر و سر بلندی کا معیار سمجھا اس سے منافرتیں پھیلیں اور اس کے متعدی فساد نے کئی قوموں اور قبیلوں بلکہ ملکوں کو نیست و نابود کر دیا۔

افضلیت کا مدار: سیدہ درّہ بنت ابی لہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک بار حضور انور صلّی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں بہتر کون ہے؟ فرمایا ’’خیر الناس اقرءھم واتقاھم للہ عزوجل وآمرھم بالمعروف وانھاھم عن المنکر واوصلھم للرحم‘‘۔ لوگوں میں بہتر وہ ہے جو ان میں سے زیادہ علم رکھتا ہو، اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا ہو، نیکی کا امر کرنے والا ہو، برائیوں سے روکنے والا ہو، صلہ رحمی کرنے والا ہو۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے ’’ان ربکم واحد وابا کم واحد لا فضل لعربی علیٰ عجمی ولا لعجمی علیٰ عربی ولا لاحمر علیٰ اسود ولا لاسود علیٰ احمر الا بالتقویٰ‘‘ تمہارا رب ایک ہے، تمہارا باپ آدم علیہ السلام ایک ہے، کسی عربی کو عجمی پر فوقیت نہیں، نہ کسی عجمی کو عربی پر فضیلت ہے اور نہ سرخ کو سیاہ پر فضیلت ہے اور نہ سیاہ فام کو سرخ پر فضیلت ہے، مگر تقویٰ پر فضیلت

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

کا مدار ہے۔

نبی خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کسی نے پوچھا اے الناس افضل! لوگوں میں کون افضل ہے؟ جواباً آپ نے مٹی کی دو مٹھیاں بھر کر اس سے پوچھا ان میں کونسی مٹی افضل ہے، پھر ان کو ملا کر پھینک دیا اور ارشاد فرمایا ''الناس کلھم من تراب واکرمھم عنداللہ اتقاھم'' تمام لوگ مٹی کی پیداوار ہیں اور اللہ تعالیٰ کے یہاں معزز وہی ہے جو زیادہ متقی ہے۔ ایک اور حدیث شریف میں وارد ہے ''لیس لاحد علیٰ احد فضل الا بدین او عمل صالح''۔

کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں مگر دین یا نیک عمل کی وجہ سے (ایک دوسرے سے افضل ہو سکتا ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک منادی نداد دے گا سن لو میں نے ایک نسب مقرر کیا اور تم نے بھی ایک نسب مقرر کیا۔ میں نے سب سے بڑھ کر محترم متقی کو قرار دیا تھا۔ تم نے اسے قبول نہیں کیا، بلکہ تم یہ کہتے تھے کہ فلاں ابن فلاں، فلاں ابن فلاں سے افضل ہے۔ آج میں اپنے مقرر کردہ نسب کو بلند کرتا ہوں اور تمہارے قائم کردہ نسب کو نیچے گراتا ہوں۔ اب کہاں ہیں اہل تقویٰ۔

شعوب، قبائل: عرب حضرات نسب کے لحاظ سے خاندانی حلقوں کو شعب، قبیلہ، عشیرہ وغیرہ کے ذریعے تقسیم کرتے تھے۔ ان کے یہاں بڑے خاندانی حلقے کو شعب کہا جاتا ہے جس میں کئی ایک قبیلے داخل ہوتے ہیں اور سب سے چھوٹے خاندانی حلقے کو عشیرہ کہتے ہیں۔

ابووراق کے قول کے مطابق کسی خاندانی مورث اعلیٰ کی طرف سے نسبت کرنے کو شعب کہتے ہیں جیسے حسنی، حسینی۔ جبکہ شہر یا گاؤں کی طرف نسبت کرنے کو شعب کہتے ہیں جس طرح حیدرآبادی، اللہ آبادی وغیرہ۔ بعض اہل علم کا قول یہ ہے کہ شعوب کا اطلاق عجمی خاندانوں پر ہوتا ہے اور قبیلوں کا اطلاق عرب کنبوں پر ہوتا ہے اور اسباط کا اطلاق بنی اسرائیل پر ہوتا ہے۔

نسب کی اہمیت: نسب کی اہمیت عرف میں بھی معتبر ہے اور شریعت مطہرہ میں بھی۔ خود حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے ''تعلموا من انسابکم'' فرما کر نسب کی اہمیت کو واضح فرمایا۔ نسب ہی کی بدولت عصبات و دیگر دور ونزدیک کے رشتوں کا پتہ چلتا ہے اور اسی کے مطابق حقوق شرعیہ ادا کیے جاتے ہیں اور نکاح کے موقع پر کفو کا لحاظ کیا جاتا ہے۔

لیکن اس تفریق کے بالمقابل ایمان وتقویٰ کی اہمیت کئی گنا زیادہ ہے، جس طرح ستاروں کے مابین فرق ہے لیکن سورج کے طلوع ہوتے ہی وہ معدوم ہو جاتے ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح ایمان وتقویٰ کے بالمقابل خاندانی حسب ونسب ہیچ ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی فاسق وفاجر آدمی نسلاً قریشی ہو اور اس کے پاس قارون کی طرح مال ودولت کی ریل پیل ہو، وہ کسی قریش کا کفو تو نہیں غیر قریشی النسل متقی و پرہیز گار کا کفو بھی نہیں۔ حسب ونسب، مال ودولت اور قوم ووطن کی بنا پر اعلیٰ وادنیٰ کی تفریق کرنے والوں کو صحابی رسول حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (فارسی النسل تھے لیکن رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلم نے سلمان منا اہل البیت فرما کر اپنے اہل بیت میں شامل فرمایا تھا) کا درج ذیل قابل تقلید شعر پیش نظر رکھ کر اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔

ابی الاسلام لا اب لی سواہ

اذا افتخر وابقیس او تمیم

میں فرزند اسلام ہوں میرا کوئی باپ نہیں، جب قیس یا تمیم قبیلوں پر فخر کریں۔

(ب) وَ قُوْلُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا

ترجمہ: اور لوگوں سے اچھے طریقے سے بات کیا کرو۔

تشریح: اس آیت میں مسلمانوں کو احسن گفتگو اور لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرمائی گئی ہے کہ لوگوں سے خوش کلامی اور محبت سے پیش آیا کرو۔ اس سے دلوں میں الفت پیدا ہوتی ہے اور معاشرے میں باہم محبت واتفاق کی فضا قائم ہو جاتی ہے۔ جب ایک شخص دوسرے سے خوش کلامی سے بات کرے گا اور اس بات کو بطور عادت اپنا لے گا تو اس کی معاشرے میں بھی قدر ومنزلت بڑھے گی اور آخرت میں بھی اس کو بہترین اجر ملے گا۔ لوگ اس کی تقلید کریں گے تو معاشرے میں سے بہت سی برائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور معاشرہ امن وآشتی کا گہوارہ بن جائے گا۔ انفرادی فائدے کے علاوہ اس میں یہ بھی فائدہ ہے کہ غیر مذاہب میں دین اسلام کی قدر بھی بڑھے گی اور دوسرے مذاہب کے لوگ بھی اسلام کی طرف رغبت کریں گے۔ یہ حضور نبی کریم ﷺ کے اعلیٰ اخلاق اور کردار کا ہی اعجاز تھا کہ عرب کے بدو اور دنیا کے جاہل ترین لوگ بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور ان کے دل اسلام کی روشنی سے منور وفیضیاب ہوئے۔ ہمیں بطور مسلمان خوش گفتاری اور خوش اخلاقی کو اپنا شعار بنانا چاہیے یہی دنیاوی واخروی کامیابی کی ضمانت ہے۔

انسان اکثر اپنی زبان سے لوگوں کو دکھی کر دیتے ہیں۔ لیکن ایک بندہ مومن سے خدا کا مطالبہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی زبان سے کسی کو دکھ نہ پہنچے۔ غیبت، بہتان تراشی، تضحیک و تذلیل، طعنہ زنی، چغل خوری، سخت کلامی جیسے رزائل تو دور کی بات ہیں، خدا کے بندوں کے منہ سے ہمیشہ لوگوں کے لیے اچھی باتیں نکلتی ہیں۔ یہ بات جس میں نہیں وہ بندہ مومن نہیں۔ اسی طرح یہ بات بھی اس حکم سے نکلتی ہے کہ بندہ مومن نیکی اور خیر کی باتیں ہی دوسروں تک پہنچاتا ہے۔ اس کا کلام اچھائی ہی کی تلقین کرنے والا ہوتا ہے نہ کہ برائی کی دعوت دینے والا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ ایک بات اپنی زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی خوشنودی کے لیے ہوتی ہے، وہ اس کا خیال نہیں کرتا لیکن اللہ تعالیٰ اس کی بدولت اس کے درجے بلند کرتا ہے۔ اسی طرح آدمی خدا کو ناراض کرنے والی بات زبان سے لاپرواہی کے ساتھ نکالتا ہے

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

جو اسے جہنم میں گرا دیتی ہے۔(بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھی اور میٹھی بات بھی ایک صدقہ ہے۔(بخاری)

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے بارے میں جن باتوں کا حضور کو خطرہ ہو سکتا ہے ان میں زیادہ خطرناک اور خوفناک کیا ہے؟ سفیان کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک پکڑ کے فرمایا: سب سے زیادہ خطرہ اس سے ہے۔(ترمذی)

فرمان الٰہی ہے: ''اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بہت ہی اچھی بات منہ سے نکالا کریں، کیونکہ شیطان آپس میں فساد ڈلواتا ہے۔ بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔''(الاسراء :۵۳)

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''اچھی بات کرنا صدقہ ہے۔''(بخاری، مسلم)

اچھی بات میں ذکر کرنا، دعا کرنا، سلام کہنا، برحق تعریف کرنا، نیکی کا حکم دینا، سچ بولنا اور نصیحت کرنا وغیرہ سب شامل ہیں۔ اچھی بات انسان پر جادو جیسا عمل کرتی ہے اور اسے راحت واطمینان پہنچاتی ہے۔ اچھی بات اس کی دلیل ہوتی ہے کہ اس انسان کا دل نورِ ایمان اور ہدایت سے بھرا ہوا ہے۔ لہٰذا ہر انسان کو چاہیے کہ وہ اچھی بات کو اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنائے۔ اپنی بیوی، اپنی اولاد، اپنے پڑوسی، اپنے دوست، اپنے ماتحت ملازمین اور الغرض ان تمام لوگوں کے ساتھ اچھی بات کو معمول بنائے جن کے ساتھ اس کا دن اور رات میں کئی مرتبہ میل ملاپ ہوتا ہے۔

کاشان اکیڈمی

سوال نمبر 6۔ زکوٰۃ کی تعریف لکھیں نیز زکوٰۃ کی حیثیت اور اثرات پر وضاحت سے روشنی ڈالیں۔

جواب: زکوٰۃ کی تعریف:۔ عربی زبان میں زکوٰۃ کے معنی پاک کرنے، اور ترقی دینے کے ہیں۔ لیکن شریعت (اسلامی قانون) میں اس سے مراد وہ مقررہ مال ہے جو مقررہ وقت پر، مقررہ شرطوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نام پر ناداروں اور مسکینوں وغیرہ کو دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لیے اپنے مال کا ایک حصہ نکال کر غریبوں مسکینوں کو دے دینے سے آدمی کا مال پاک ہو جاتا ہے۔ اس لیے اسلام میں زکواۃ ادا کرنے کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔

0334-5504551

زکوٰۃ کی حیثیت: اسلام میں فرض نماز ادا کرنے کے بعد جس فرض کے ادا کرنے پر سب سے زیادہ زور دیا ہے وہ زکوٰۃ ہے۔ نماز ایسی عبادت ہے جو بدن سے تعلق رکھتی ہے اور زکوٰۃ مال سے۔ یعنی زکوٰۃ ادا کرنے کیلئے مال خرچ کرنا پڑتا ہے۔ نماز بندے پر اللہ کا حق ہے اور زکوٰۃ دوسرے بندوں کا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ترجمہ:

''جس کے مال میں مانگنے والے اور محروم کا ایسا حق ہے جو مقرر ہے''

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

اسلام میں جب نماز اور زکوٰۃ کو ایک دوسرے کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے، اور دونوں کے ادا کرنے پر برابر زور دیا جاتا ہے تو اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اسلام میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ بندوں کے حقوق کا بھی پورا خیال رکھا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں 82 آیات کے اندر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر آیا ہے مثلاً حکم دیا گیا ہے۔ ترجمہ: ''نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو''

حضورؐ کی پاک زندگی میں جب کوئی شخص آپؐ سے اسلام کے احکام اور مسئلے پوچھتا تو آپؐ ہمیشہ نماز کے بعد زکوٰۃ کو دوسرا درجہ دیتے۔ حضورؐ کے ایک صحابی حضرت جریرؓ بن عبداللہ البجلی کہتے ہیں کہ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے مجھ سے تین کاموں کا وعدہ لیا یعنی یہ کہ۔

۱۔ میں ہمیشہ نماز پڑھوں گا۔ ۲۔ جب مجھ پر زکوٰۃ واجب ہوگی تو زکوٰۃ ادا کروں گا۔ ۳۔ میں تمام مسلمانوں کی بھلائی چاہوں گا۔

9 ہجری میں جب آپؐ نے اپنے صحابی حضرت معاذ بن جبلؓ کو اسلام کا مبلغ بنا کر یمن بھیجا تو ان سے فرمایا، وہاں جا کر لوگوں کو پہلے توحید کی دعوت دینا، پھر انہیں نماز کے فرض سے آگاہ کرنا اور پھر یہ بتانا کہ

''اللہ تعالیٰ نے ان کے مال پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے دولت مندوں سے لے کر ان کے غریبوں کو دی جائے گی۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں حضورؐ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اپنی پانچوں وقت کی نماز پڑھو اور نماز ماہ رمضان آئے تو روزہ رکھو اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حاکم کی پیروی کرو، تو جنت میں جاؤ گے۔

اسلام کا اہم رکن زکوٰۃ: مال و دولت نعمت بھی ہے اور زحمت بھی۔ نعمت اس وقت ہے جب حلال طریقے سے کمایا جائے اور اس کے حقوق ادا کئے جائیں اور زحمت اس وقت ہے جب حرام ذریعے سے کمایا جائے یا پھر کمایا تو جائز طریقے سے ہو مگر اس کے حقوق ادا نہ کئے جائیں، مال کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ جب وہ نصاب کی مقدار کو پہنچ جائے اور شرائط پائی جائیں تو خوش دلی کے ساتھ اس کی زکوۃ ادا کی جائے۔

زکوٰۃ کے اثرات: زکوۃ دینے کے ایک طرف لاتعداد دینی و دنیاوی فوائد وثمرات ہیں تو دوسری طرف ادا نہ کرنے کے لاتعداد خسارے اور نقصانات ہیں۔ قرآن وسنت کی روشنی میں ان دونوں جہتوں کو ملاحظہ کیجئے۔

زکوۃ ادا کرنے کے فوائد: زکوۃ دینے والے پر اللہ تعالیٰ رحم فرماتا ہے۔(سورہ النور:۵۶) اس کو اللہ تعالیٰ بہت بڑا ثواب عطا فرمائے گا۔(سورہ النساء:162) اس کا انعام دوسروں سے زیادہ ہے۔(سورۃ النور:37) اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے لئے جنت کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔(سورۃ المائدہ:12) اسے کوئی خوف ہے نہ کچھ غم۔(سورۃ البقرہ:277) رضائے الٰہی کے لئے زکوۃ دینے والے کا اجر دوگنا ہے۔(سورۃ الروم:39) زکوۃ دین اسلام کا تیسرا

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل، پی ایچ ڈی تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی کی تمام کلاسز کی اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

بڑا رکن ہے۔(صحیح بخاری، الحدیث:8) زکوۃ ادا کرنے والا جنتی ہے۔(صحیح بخاری، الحدیث:1397) اسے دوزخ سے دور کر دیا جاتا ہے۔(سنن الترمذی، الحدیث:2625) زکوۃ ایسی طہارت ہے جو دینے والے کو پاک کر دیتی ہے۔(مسند احمد، الحدیث:12397) زکوٰۃ اِسلام کا پل ہے۔(شعب الایمان، الحدیث:3310) زکوۃ نکالنا بندے کے اسلام کی تکمیل ہے۔(الترغیب والترہیب، الحدیث:12) زکوۃ سے اموال کی حفاظت اور صدقے سے مریضوں کا علاج ہوتا ہے۔(المعجم الکبیر، الحدیث:10196) زکوۃ ادا کرنے والا اپنی ذمہ داری پوری کر دیتا ہے۔(سنن الترمذی، الحدیث:618) وہ اپنے مال سے اس کے شر کو دور کر دیتا ہے۔(المستدرک، الحدیث:1479) اور صدقہ مال میں اضافہ ہی کرتا ہے۔(الکامل فی ضعفاء الرجال، الحدیث:470)

زکوۃ ادا نہ کرنے کے نقصانات: زکوۃ ادا نہ کرنے والے کے لئے خرابی و بربادی ہے۔(سورہ حم السجدہ:6) جس مال کی زکوۃ نہ دی جائے اس میں خیر نہیں شر ہے، یہ روز قیامت گلے کا طوق ہوگا۔(سورہ آل عمران:180) یہ مال نارِ دوزخ میں گرم کر کے زکوۃ نہ دینے والوں کی پیشانیوں، کروٹوں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا۔(سورہ التوبہ:35) سونے چاندی کی زکوۃ نہ دینے والے کے لئے آگ کی چٹانیں گرم کی جائیں گی اور ان کے جسموں کو چٹانوں کے برابر پھیلا کر داغا جائے گا۔(صحیح مسلم ،الحدیث:2290) اس مال کو جہنمی اژدھا بنا کر اس پر مسلط کر دیا جائے گا۔(صحیح ابن حبان، الحدیث:3242) زکوۃ نہ دینے والے کا حساب سخت اور عذاب دردناک ہوگا۔(المعجم الاوسط، الحدیث:3589) زکوۃ جس مال میں مل جائے اسے برباد کر دیتی ہے۔(شعب الایمان، الحدیث:3522) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس مال کی زکوۃ ادا نہ کی جائے وہ مال برباد ہو جاتا ہے یا یہ مراد ہے کہ جو باوجود مالدار ہونے کے زکوۃ لے کر اپنے مال میں ملائے گا تو وہ مال زکوۃ اس کے مال کو تباہ کر دے گا۔(الزواجر، ج1، ص547) نماز ظاہر رکھی گئی تو لوگوں نے اسے قبول کیا اور زکوۃ پوشیدہ رکھی گئی تو وہ اسے کھا گئے یہی لوگ منافق ہیں۔(الترغیب والترہیب، الحدیث:1149) زکوۃ روک لینے والوں سے اللہ تعالی بارش روک لیتا ہے۔(المستدرک، الحدیث:2623) اور اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان پر بارش نہ ہوتی۔(سنن ابن ماجہ، الحدیث:4019) اللہ تعالی زکوۃ ادا نہ کرنے والوں کو قحط سالی میں مبتلا فرما دیتا ہے۔(المعجم الاوسط، الحدیث:6788) جو عورت سونے کا ہار پہنے یا کانوں میں سونے کی بالیاں ڈالے اور ان کی زکوۃ ادا نہ کرے تو بروز قیامت اس کو اسی طرح کا آگ کا ہار اور آگ کی بالیاں پہنائی جائیں گی۔(سنن ابی داؤد، الحدیث:4238) سب سے پہلے جہنم میں داخل ہونے والے تین افراد میں سے ایک وہ مال دار ہوگا جو اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کا حق (زکوۃ) ادا نہیں کرتا۔(المصنف لابن ابی شیبہ، الحدیث:237) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے حلال کمایا اور زکوۃ روک لی تو یہ رکا ہوا مال حلال کو بھی گندا کر دے گا اور جس نے حرام کمایا اور اس کی زکوۃ بھی ادا کی تو یہ اسے پاک و حلال نہ کرے گی۔(المعجم الکبیر، الحدیث:9596) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زکوۃ واجب ہونے کے باوجود زکوۃ ادا نہ کرنے والا بوقت موت واپسی کی تمنا کرے گا جیسا کہ سورہ منافقون کی آیت 10 میں ہے۔(سنن الترمذی، الحدیث:3316)

صاحب نصاب اہل ثروت اور اصحاب مال و دولت کو زکوۃ دینے کے ان فوائد اور نہ دینے کے درج بالا نقصانات پر غور کرنا چاہیے۔ یہ حضرات اپنا محاسبہ کریں کہ کیا واقعی وہ ہر سال اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کے مطابق خوش دلی کے ساتھ خود پر لازم پوری پوری زکوۃ ادا کرتے ہیں؟ اگر نہیں تو انہیں خبر دار ہو جانا چاہیے کہ وہ کتنے عظیم فوائد و برکات سے محروم اور کس قدر خطرناک نقصانات اور بڑے خسارے کا شکار ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالی اہل اسلام کو عقل سلیم عطا فرمائے۔ (امین)

سوال نمبر 7۔ وضو اور تیمم کا طریقہ کار اور ان کے آداب تحریر کریں۔

جواب: وضو: وضو کے لفظی معنی ہیں روشن چہرے والا۔ وضو میں جسم کے چند اعضاء خاص ترتیب سے دھوئے جاتے ہیں وضو کرنے سے جہاں صفائی اور پاکی حاصل ہوتی ہے وہاں اس کی افادیت رسول اکرمؐ کے فرمان سے معلوم ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا "قیامت کے دن میری امت کی ایک خاص پہچان یہ ہوگی کہ ان کے وہ اعضاء چمکتے ہوں گے جن کو انہوں نے وضو میں روزانہ پانچ وقت دھویا ہے۔ میں ان چہروں اور ہاتھ پیر کی چمک سے ان کو پہچان لوں گا"۔ جو شخص پورے آداب کے ساتھ وضو کرتا ہے اس کے جسم کے تمام چھوٹے چھوٹے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

وضو کا طریقہ: آنحضرتؐ نے نہ صرف وضو کی تعلیم ہی دی بلکہ خود وضو کر کے بھی دکھایا۔ آپؐ سے وضو کا طریقہ جو ثابت ہے وہ درج ذیل ہے۔

وضو کرنے سے پہلے دل میں اس کی نیت کرنی چاہیئے۔ پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھوئے، پھر تین بار منہ میں پانی ڈال کر کلی کرتے وقت مسواک کرے۔ حدیث میں مسواک کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔ مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت صاف کرے اور منہ میں پانی لے کر غرارہ کرے کے حلق تک منہ صاف ہو جائے۔ روزے کی حالت میں غرارہ نہ کرنا چاہیئے۔ کلی کرنے کے بعد تین بار ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے صاف کرے۔ پھر اس کے بعد تین بار منہ دھوئے۔ منہ دھونے کا مطلب یہ ہے کہ پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک جتنا حصہ ہے وہ سب تین بار دھوئے۔ اگر گھنی ڈاڑھی ہو تو انگلیوں سے اس میں خلال کرے تاکہ بالوں کی جڑ تک پانی پہنچ جائے۔ ہلکی ڈاڑھی میں تو خود ہی پانی پہنچ جاتا ہے۔ پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین بار دھوئے۔ پہلے دایاں ہاتھ پھر بایاں ہاتھ دھوئے۔ اگر ہاتھ میں انگوٹھی ہو یا عورتوں کے ہاتھ میں چوڑی ہو تو اس کو ہلا لینا چاہیئے تاکہ اس کے نیچے پانی پہنچ جائے۔ اس کے ساتھ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈال کر خلال کرے۔ پھر ایک بار پورے سر کا مسح کرے۔ پھر کان کا مسح کرے گردن کا مسح ضروری نہیں۔ مسح کے بعد دونوں پیر ٹخنوں تک تین تین بار دھوئے۔ اس میں بھی ہاتھ کی طرح پہلے داہنا پیر دھوئے پھر بایاں۔ اور پیر کی انگلیوں کے درمیان ہاتھ کی چھوٹی انگلی ڈال کر خلال کرے تاکہ پانی انگلیوں کے درمیان میں پہنچ جائے۔ وضو کرتے وقت یہ خیال رہے کہ ایک عضو کے دھونے میں اتنی تاخیر نہ ہو کہ دوسرا عضو خشک ہو جائے، وضو کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

"اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمد ا عبدہ ورسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المطھرین"

میٹرک، ایف اے، بی اے، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی حل شدہ اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

سلمان اکیڈمی 0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

وضو کے آداب: وضو کے آداب درج ذیل ہیں۔

۱۔کسی اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا تاکہ جسم اور کپڑوں پر چھینٹے نہ پڑیں۔

۲۔قبلہ رخ ہو کر وضو کرنا۔

۳۔وضو کرنے میں بغیر کسی مجبوری کے کسی سے مدد نہ لینا یعنی خود سے وضو کا پانی لینا اور وضو کرنا چاہیئے اگر کوئی شخص خود پانی دے دے یا وضو کے لیے کنویں یا حوض سے پانی نکال دے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن بغیر عذر کے اس کی توقع رکھنا یا انتظار کرنا کہ کوئی اور پانی دے تو وضو کریں مکروہ ہے۔

۴۔ناک میں اچھی طرح پانی ڈالنا اور اسے صاف کرنا۔

۵۔وضو کے درمیان باتیں نہ کرنا۔

۶۔اگر ہاتھ یا پیر میں انگوٹھی یا چھلا یا ناک میں کیل یا کوئی زیور ہو تو وضو کے وقت اسے ہلا لینا چاہیئے تاکہ اس کے نیچے پانی پہنچ جائے۔اگر انگوٹھی، چھلا یا جوڑی یا کیل بہت تنگ ہو تو اس کا ہلانا بہت ضروری ہے یعنی واجب ہے۔

۷۔وضو کے بعد دعا پڑھنا۔

۸۔وضو کرتے وقت سلام نہیں کرنا چاہیے اگر کوئی کرے تو جواب دینا بہتر ہے۔

تیمّم کا طریقہ: تیمّم کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر تیمّم کی نیت کرے، تیمّم کی نیت کا مطلب یہ ہے کہ دل میں پاکی حاصل کرنے کی نیت کرے۔ پھر ہاتھوں کو ہتھیلی کی طرف سے مٹی پر مارے، اور پھر ہاتھوں کو منہ پر مل ڈالے۔ اگر ہاتھ میں مٹی زیادہ لگ گئی ہو تو اس کو جھاڑ ڈالے۔ پھر دوبارہ ہاتھوں کی ہتھیلی کی طرف سے مٹی پر مار کر ہاتھوں کو کہنیوں سمیت خوب اچھی طرح ملے۔ ہاتھ ملتے وقت پہلے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے ملے پھر بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے ملے۔ منہ پر ہاتھ پھیرتے وقت ڈاڑھی میں خلال کر لینا بھی سنت ہے۔

وضو اور غسل دونوں کے لئے ایک ہی طرح تیمّم کیا جائے گا اور ایک ہی تیمّم دونوں کے لئے کافی ہے۔

کن چیزوں سے تیمّم جائز ہے: پاک مٹی، پتھر، کنکر، ریت، چونا، مٹی کی یا کچی اینٹ، گیرو، مٹی، پتھر یا اینٹ کی دیوار اور مٹی کے کچے پکے برتن، اگر ان پر روغن نہ چڑھایا گیا ہو۔ اگر کسی لکڑی یا کپڑے اور پاک چیز پر گرد پڑ گئی ہو تو اس سے بھی تیمّم کیا جا سکتا ہے۔

تیمّم کب کرنا چاہیے: تیمّم ہر وقت جائز نہیں ہے بلکہ اس کے جائز ہونے کے لئے ان شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

۱۔ پانی ایک میل یا اس سے زیادہ دور ہو۔

۲۔ کنواں موجود ہو لیکن اس سے پانی نکالنے کا کوئی سامان نہ ہو۔

۳۔ پانی کے پاس کوئی موذی جانور یا کوئی دشمن ہو کہ قریب جانے پر اس سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

۴۔ اگر ریل یا ہوائی جہاز یا موٹر پر سوار ہو اور اس پر پانی نہ مل سکتا ہو یا وضو کرنے کا موقع نہ ہو یا اگر پانی لینے میں سواری کے چھوٹ جانے کا ڈر ہو، ٹرین وغیرہ پر اگر پانی میسر نہ ہو تو اگر اس کی دیواروں وغیرہ پر گرد پڑی ہو تو اس سے تیمّم کرنا جائز ہے۔

۵۔ پانی کے استعمال سے مرض کے بڑھنے یا پیدا ہو جانے یا صحت پر بہت برا اثر پڑنے کا اندیشہ ہو مگر اس سلسلہ میں خواہ مخواہ وہم کی بنا پر تیمّم نہیں کرنا چاہیے تیمّم اس وقت کرنا چاہیئے جب مرض بڑھ جانے یا پیدا ہونے کا یقین یا تجربہ ہو۔ مثلاً بعض لوگوں کو جاڑوں میں ٹھنڈے پانی کے استعمال سے نقصان پہنچتا ہے۔ ایسے لوگوں کو گرم پانی سے وضو یا غسل کرنا چاہیئے۔ اگر یہ نہ مل سکے یا اس سے بھی نقصان کا اندیشہ ہو تو تیمّم کیا جا سکتا ہے۔

۶۔ تھوڑا سا پانی ہو اگر اس سے وضو کر لیتا ہے تو پیاسا رہ جائے گا یا کھانے پکانے میں تکلیف کا اندیشہ ہو۔

۷۔ پانی موجود ہو مگر وہ خود اٹھ کر نہ لے سکتا ہو اور دوسرا دینے والا بھی موجود نہ ہو۔

۸۔ وضو یا غسل کرنے میں کسی ایسی نماز کے چلے جانے کا اندیشہ ہو جن کی قضا نہیں ہے۔ مثلاً عیدین، نماز جنازہ ان تمام صورتوں میں وضو یا غسل کی بجائے تیمّم کیا جا سکتا ہے۔

سوال نمبر 8۔ حج کے کیا معنی ہیں؟ حج کے فرائض اور واجبات تحریر کریں۔

جواب: حج ایک بنیادی عبادت ہے۔ چنانچہ زندگی میں ایک بار حج کرنا ہر مسلمان مرد و عورت کے لیئے ضروری ہے لیکن اسکی کچھ شرطیں ہیں۔ اگر کسی شخص میں یہ شرطیں موجود نہ ہوں تو اسکے لیئے حج کرنا ضروری نہیں۔

حج کے معنی: عربی میں حج کے معنی کسی بڑے مقصد کا ارادہ کرنے کے ہیں۔ لیکن اسلام میں اس سے مراد وہ خاص اعمال ہیں۔ جو سال کے مخصوص دنوں میں، خاص جگہوں پر خاص طریقے سے ادا کیئے جاتے ہیں۔ حج کے ان خاص اعمال کو مناسک کہا جاتا ہے۔ یعنی وہ کام جو حج میں کئے جاتے ہیں۔

حج کی فرضیت:۔ حج کا فرض ہونا قرآن مجید اور حضور نبی اکرم کی احادیث سے ثابت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

’’ اور پورا کرو حج اور عمرہ اللہ کے لئے ‘‘ (البقرہ: ۱۰۴) ایک دوسری جگہ آیت کریمہ کے الفاظ ہیں

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

'' اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے۔ جو وہاں تک پہنچنے کی استطاعت (طاقت) رکھتے نہیں رکھتے'' (آل عمران: ۹۷)

حج کا فرض ہونا حضور نبی کریمؐ کی احادیث سے بھی ثابت ہے جیسا کہ آپ ؐکا ارشاد ہے۔

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔''

۱۔ اس امر کی گواہی دینا کہ اللہ ایک ہے۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں'

۲۔ نماز قائم کرنا ۳۔ زکوۃ دینا ۴۔ رمضان کے روزہ رکھنا ۵۔ حج کرنا

حج کے واجب ہونے کی شرطیں:

۱۔ حج کے واجب ہونے کی پہلی شرط مسلمان ہونا ہے۔ ۲۔ دوسری شرط مسلمان ہونا ہے۔ ۳۔ تیسری شرط عقل مند ہونا ہے۔

۴۔ چوتھی شرط استطاعت والا ہونا ہے۔

استطاعت سے مراد یہ ہے کہ حاجی کے پاس سفر کے لیئے ضروری رقم موجود ہو۔ اسکے علاوہ اپنے گھر والوں کو بھی اتنی رقم دے کر جائے جو اسکی واپسی تک انکی ضروریات کے لیے کافی ہو۔ عورت پر حج واجب ہونے کی ایک خاص شرط یہ ہے اسکے ساتھ اسکا شوہر یا کوئی محرم (جسکے ساتھ نکاح نہ ہوسکتا ہو) موجود ہے۔

حج کے واجبات:۔ حج کے بنیادی واجبات پانچ ہیں۔

کاشان اکیڈمی

۱۔ صفاء مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ سات پھیرے لگانا۔ ۲۔ فجر سے پہلے مزدلفہ میں آنا ہے۔ خواہ گھڑی کے لیے ہو۔ میدان اعرفات میں وقوف کے بعد۔

۳۔ جمرات کے مقام پر (شیطان) کو کنکریاں مارنا ہے۔ ۴۔ سر منڈوانا یا بال کتروانا ہے۔ ۵۔ واجب طواف صدر ہے۔

اسی طرح یہ امر بھی واجب ہے کہ پہلے شیاطین کو منکریاں ماری جائیں اور پھر منڈوایا جائے۔

0334-5504551

حج کے آخر میں منیٰ کے مقام پر ذوالحجہ کو قربانی کی جاتی ہے۔ یہ بھی ایک واجب امر ہے قربانی سے پہلے بال منڈوانا جائز نہیں۔ عورتیں اپنے بالوں کی صرف ایک لٹ کترتی ہیں۔ بال منڈوانے کے بعد حج کے مناسک ختم ہوجاتے ہیں اور احرام کھول دیا جاتا ہے۔

Download Free Assignments from

حج کے فائدے:

۱۔ حج مسلمانوں کا ایک ایسا عالمی، روحانی اجتماع ہے جسکی مثال کسی دوسرے مذہب اور قوم میں نہیں ملتی یہ مسلمانوں کی اتحاد کی ایک علامت ہے۔

Solvedassignmentsaiou.com

۲۔ حج کے ذریعے مسلمانوں کا اپنے مالک اور اس کے سب سے پہلے گھر یعنی خانہ کعبہ سے تعلق اور زیادہ گہرا اور مضبوط ہوجاتا ہے۔

۳۔ حج کے ذریعے انسان کو بے مثال روحانی خوشی حاصل ہوتی ہے۔

۴۔ حج کے ذریعے انسان کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ اور وہ بالکل پاک ہوجاتا ہے۔

۵۔ حج کے ذریعے ساری دنیا کے مسلمانوں میں اخوت اور بھائی چارہ کے احساسات ابھرتے ہیں۔

سوال نمبر 9۔ رسول اللہ ﷺ کی ولادت سے بعثت تک کے اہم واقعات اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب:::۔ولادت سے بعثت کا ایک پس منظر: بہت پہلے عرب کے شہر مکہ میں حضرت ابراہیمؑ اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیلؑ نے اللہ کے حکم سے ایک گھر تعمیر کیا۔ جسے بیت اللہ یعنی اللہ کا گھر کا نام دیا گیا۔ یہ گھر توحید کی علامت تھا۔ حضرت ابراہیمؑ اور انکے بیٹے حضرت اسماعیلؑ نے اس گھر کو اسلام کی تبلیغ کا مرکز بنایا۔ لوگوں کو بتایا کہ اللہ ایک ہے وہی سب جہانوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ وہی سب کو پالتا ہے ہر طرح کا نفع اور نقصان سکے ہاتھ میں ہے۔ وہ اچھا کام کرنے سے خوش ہوتا ہے اور اس پر انعام دیتا ہے اور برے کام پر ناراض ہوتا ہے۔ اور سزا دیتا ہے۔

مدت تک عرب کے باشندے اسی عقیدے پر قائم رہے۔ لیکن بعد میں ان میں طرح طرح کی خرابیاں پیدا ہونا شروع ہوگئیں۔ انہوں نے اپنے ہاتھوں سے بت بنا کر انکو خدا کی اولاد قرار دیا۔ انکو اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ سمجھا۔ اور اللہ کے اختیارات ان سے منسوب کردیئے۔

عقیدے میں خرابی کا اثر یہ ہوا کہ انکی زندگیوں میں طرح طرح کی خرابیاں پیدا ہوگئیں۔ لڑائی جھگڑے، قتل و غارت، غریبوں اور مجبور لوگوں پر ظلم کرنا، بچیوں کو زندہ دفن کردینا، عورتوں اور بچوں کو اغوا کرکے بیچ دینا یا انکو غلام بنالینا۔ غرض انکی زندگی ایسی تھی کہ اسکا نقشہ حضورؐ کے چچازاد حضرت جعفر طیار نے حبشہ کی ہجرت کے موقع پر نجاشی کے دربار میں ان الفاظ میں کھینچا ہے۔

''اے بادشاہ! ہم لوگ ایک جاہل قوم تھے۔ بت پوجتے تھے۔ مردار کھاتے تھے۔ بدکاریاں کرتے تھے۔ ہمسایوں کو ستاتے، بھائی بھائی پر ظلم کرتا، طاقت ور لوگ کمزور کا حق چھین لیتے ''

جب کبھی انسان سیدھے راستے سے بھٹک جاتے تو اللہ تعالیٰ اسکی ہدایت کے لیئے انہی لوگوں میں سے کسی بابرکت، نیک اور معزز شخصیت کو منتخب کرکے اسے ان کیے لیئے رسول یا نبی بنادیتا۔ تاکہ وہ بھٹکے ہوئے لوگوں کو دوبارہ اللہ سے جوڑ دیں۔ پہلے وقتوں میں آبادیاں دور دور تھیں۔ آمدورفت کے ذرائع نہ ہونے کے برابر تھے۔ اس دور میں اللہ تعالیٰ ہر علاقے اور ہر قوم میں نبی بھیجتا رہا۔

جب دنیا ترقی کرگئی۔ آمدورفت کے ذرائع بڑھ گئے۔ اور وہ وقت قریب آگیا۔ کہ پوری دنیا ایک بستی یا ایک شریک طرح ہوجائے۔ تو ایک ایسے رسول کی

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ضرورت تھی کہ جو پوری دنیا کے لیئے اور قیامت تک کے لیئے ہو۔اس لیئے اللہ نے آخری رسول حضرت محمدؐ کو دنیا کے تمام انسانوں کے لیئے اور قیامت تک کے رسول بنا کر بھیجا تا کہ ساری دنیا کے انسان ایک امت بن جائیں۔

آخری رسول کی پیدائش کے لیئے اللہ نے وہ خاندان منتخب کیا جو دنیا میں سب سے زیادہ باعزت تھا۔یعنی حضرت ابراہیم کا خاندان اور وہ شہر منتخب کیا جہاں اللہ کا گھر تھا یعنی مکہ معظّمہ ۔

حضوراکرمؐ کی ولادت: حضورؐ مشہور روایت کے مطابق ۱۲ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔اپریل ۵۷۱ء کی ۲۲ تاریخ تھی اور پیر کا دن تھا۔اس سال کو عرب عام الفیل کہتے ہیں۔ عام الفیل کا مطلب ہے ہاتھیوں والا سال۔اس سال یمن کے ایک عیسائی بادشاہ ابرہہ نے خانہ کعبہ گرانے کے لیئے ہاتھیوں کا لشکر لے کر مکہ پر حملہ کیا۔لیکن اللہ کی قدرت وہ خود تباہ و برباد ہو گیا۔اس وجہ سے اس سال کو عام الفیل کہتے ہیں۔

حضورؐ کے والد کا نام عبداللہ اور آپؐ کی والدہ کا نام بی بی آمنہ تھا۔آپؐ کا والد آپ سے پہلے ہی وفات پا چکے تھے۔آپؐ کے دادا کا نام عبدالمطلب تھا۔جنہوں نے آپؐ کے والد کی وفات کے بعد آپؐ کی سرپرستی کی۔آپؐ کے دادا نے آپؐ کا نام محمدؐ رکھا۔

زمانہ رضاعت اور پرورش:۔ سب سے پہلے آپؐ کو آپؐ کی والدہ ماجدہ نے دودھ پلایا۔چند روز کے بعد آپؐ کے چچا ابولہب کی باندی ثوبیہ نے دودھ پلایا۔اس زمانے میں عرب کے معزز گھرانوں کے بچے دیہات میں پرورش پاتے تھے۔گاؤں کی عورتیں شہر آتیں اور بچوں کو دودھ پلانے اور پالنے کے لیئے اپنے ساتھ لے جاتیں۔انہی عورتوں میں قبیلہ بنوسعد کی ایک خوش قسمت عورت حضرت حلیمہ سعدیہ تھیں۔جو آپؐ کو اپنے ساتھ لے گئیں۔چار برس تک آپؐ حضرت حلیمہ سعدیہ کے پاس رہے پھر واپس اپنی والدہ صاحبہ کے پاس آگئے۔

جب آپؐ چھ برس کے ہوئے تو آپؐ کی والدہ آپؐ کے ساتھ مدینہ گئیں اور وہاں ایک ماہ قیام کیا۔واپسی پر ایک مقام ابواء پر بیمار پڑ گئیں۔اور وہیں آپکا انتقال ہوا۔اور وہیں دفن ہوئیں آپؐ کے ساتھ آپؐ کے والد کی ایک باندی ام ایمن تھیں۔جو آپؐ کو ساتھ لے آئیں اور آپؐ کے دادا حضرت عبدالمطلب کے سپرد کر دیا۔والدہ محترمہ کی وفات کے بعد آپؐ کی پرورش آپؐ کے دادا نے کی لیکن جب آپؐ آٹھ سال کے ہوئے تو آپؐ کے دادا عبدالمطلب بھی انتقال کر گئے۔انہوں نے اپنے پوتے کو اپنے بیٹے ابوطالب کے سپرد کر دیا۔ابوطالب نے آپؐ کی بہت محبت سے پرورش کی۔

شام کا سفر:۔ جب آپؐ کی عمر بارہ برس ہوئی تو آپؐ کے چچا ابوطالب تجارت کی غرض سے ملک شام جانے لگے تو آپؐ بھی ساتھ جانے کی خواہش ظاہر کی انہوں نے آپؐ کو اپنے ساتھ لے لیا۔

حرب فجار میں شرکت:۔ جب حضوراکرمؐ پندرہ برس کے ہوئے تو اس وقت عرب کے دو قبیلوں قریش اور قبیلہ بنوقیس میں جنگ ہوگئی۔جسے حرب فجار کہا جاتا ہے۔ اس جنگ میں آپؐ نے بھی شرکت کی آپؐ چونکہ بہت رحم دل تھے اس لیئے آپؐ نے خود کبھی کسی پر بھی تیر نہیں چلایا۔لیکن تیراندازوں کو تیر اٹھا کر دیتے رہے۔

حلف الفضول میں شرکت: قریش کے لوگ آئے دن کی لڑائیوں سے پریشان تھے۔اس لیئے انہوں نے ایک معاہدہ کیا۔کہ امن و امان قائم رکھنے کی کوشش کریں گے۔اور غریبوں بے کسوں اور مظلوموں کی مدد کیا کریں گے۔اس معاہدے میں نبی کریمؐ نے بھی شرکت کی۔عربی زبان میں معاہدے کو حلف کہتے ہیں۔اور اس معاہدے کے بانیوں کے ناموں میں اتفاق سے فضل کا لفظ تھا۔جسکی جمع فضول آتی ہے۔جس کی وجہ سے یہ حلف الفضول کہلایا۔یعنی معاہدے جو فضل نام کے آدمیوں کے درمیان ہوا۔

تجارتی سفر: جوان ہو کر آپؐ نے بھی اپنے خاندان کے باقی لوگوں کی طرح تجارت کا پیشہ اختیار کیا۔آپؐ لوگوں کا مال لے کر شام اور یمن جاتے تھے۔لوگ آپؐ کی سچائی اور امانت داری سے بہت متاثر ہوئے۔آپؐ کو صادق اور امین کا لقب دیا گیا۔

حضرت خدیجہؓ کا مال تجارت لے کر جانا: حضرت خدیجہؓ مکہ کی ایک مال دار خاتون تھیں۔وہ گھر میں کسی مرد کے نہ ہونے کی وجہ سے اپنے کاروبار کی خود ہی دیکھ بھال کرتی تھیں۔اور جن لوگوں کو ہوشیار اور معتبر سمجھتیں انکو اپنا مال منافع کی شرکت پر تجارت کی غرض سے دیا کرتی تھیں ۔

اس دور میں آپؐ کی امانت و دیانت کا بہت شہرہ تھا۔جب حضرت خدیجہؓ تک آپؐ کی دیانت اور سچائی کی شہرت پہنچی تو انہوں نے اپنا مال آپؐ کے سپرد کیا اور ساتھ ہی ایک غلام میسرہ کو ہمراہ بھیجا اس دفعہ حضرت خدیجہؓ کو پہلے سے دوگنا منافع ہوا۔

حضرت خدیجہؓ سے شادی: حضرت خدیجہؓ کے غلام میسرہ نے آپؐ کے اخلاق و کردار کی کچھ اس طرح تعریف کی کہ حضرت خدیجہؓ نے حضورؐ کو شادی کا پیغام بھیجا۔ جسے آپؐ نے منظور کر لیا۔اس وقت تک آپؐ کی عمر ۲۵ سال اور حضرت خدیجہؓ کی عمر ۴۰ سال تھی۔

حضرت خدیجہؓ سے آپ کی اولاد: حضرت خدیجہؓ سے آپؐ کے دو بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئیں۔آپؐ کے بیٹے بچپن میں ہی وفات پا گئے بیٹیوں کے نام ہیں

(۱)۔ام حضرت زینبؓ (۲)۔ حضرت رقیہؓ (۳)۔ حضرت ام کلثومؓ (۴)۔ حضرت فاطمہؓ

حجرہ اسود نصب کرنے کا واقعہ:۔ خانہ کعبہ کی عمارت پرانی تھی۔اس لیئے قریش نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ کعبہ کی دوبارہ تعمیر کی جائے۔تمام قبیلوں نے کعبہ کی تعمیر شروع کر دی۔جب حجراسود نصب کرنے کا وقت آیا تو ہر قبیلے نے اس خواہش کا اظہار کیا۔کہ اس مبارک پتھر کو لگانے کی سعادت اسے ہی حاصل ہو۔بات لڑائی تک جا پہنچنے لگی تو ایک بوڑھے سردار نے یہ تجویز پیش کی کہ کل سب سے پہلے جو شخص خانہ کعبہ میں موجود ہو اس کے فیصلے کو سب تسلیم کریں گے۔سب نے اس تجویز کو تسلیم کر لیا اگلے روز اتفاق

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

سے حضور اکرمؐ سب سے پہلے خانہ کعبہ پہنچ گئے۔سب نے آپؐ پر اعتماد کا اظہار کیا۔اس مسئلے کا حل آپؐ نے یہ نکالا کہ ایک چادر منگوا کر حجر اسود اس پر رکھا اور تمام قبیلوں کے سرداروں سے کہا کہ چادر کے کونے پکڑ کر پتھر نصب کرنے والی جگہ پر لے جائیں۔جب پتھر اس جگہ پہنچ گیا تو آپؐ نے خود پتھر اٹھا کر اسے اس جگہ پر نصب کر دیا۔اس طرح آپؐ کے فیصلے سے سب قبیلے اس سعادت میں شریک ہوئے اور ایک بڑی لڑائی ٹل گئی۔اسوقت آپؐ کی عمر ۲۵ سال تھی۔

غار حرا میں عبادت: نبوت ملنے سے کچھ عرصہ پہلے آپؐ اکثر کھانے پینے کی چیزیں لے کر ایک غار میں چلے جاتے اور وہاں غور وفکر اور عبادت کرتے۔اس غار کا نام غار حرا ہے۔وہیں پر ایک روز آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو بعثت سے سرفراز فرمایا۔

سوال نمبر 5۔ مواخاتِ مدینہ اور میثاقِ مدینہ کے بارے میں نوٹ لکھیں اور دونوں میں فرق واضح کریں۔

جواب:۔مواخات مدینہ:۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرتِ مدینہ کے بعد انصار ومہاجرین کے درمیان اخوت کا جو رشتہ قائم کیا اس کو ''مواخات مدینہ'' کہتے ہیں۔ہجرت کے بعد درپیش سب سے بڑا مسئلہ مہاجرین کی آبادکاری کا تھا کیونکہ وہ دین کی خاطر اپنا گھر بار اور ساز وسامان سب کچھ چھوڑ آئے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سلسلے میں ایک نہایت اہم قدم اٹھاتے ہوئے انصار ومہاجرین کو اسلام کے رشتہ اخوت میں منسلک کر دیا۔ایک مہاجر کو دوسرے انصاری کا بھائی بنا دیا گیا۔انصار نے اپنے مہاجر بھائیوں سے فیاضی اور ایثار کا جو ثبوت دیا وہ اسلامی وعالمی تاریخ میں سنہری حرفوں سے لکھنے کے قابل ہے۔وہ مہاجرین جو مدینہ آنے کے بعد خود کو تنہا محسوس کر رہے تھے اپنے انصار بھائیوں کے اس ایثار سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اپنا وطن اور عزیز واقارب چھوڑنے کا غم بھول گئے۔انصار اور مہاجرین میں ایسا اتحاد و یگانگت پیدا ہوئی جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔کیونکہ مکہ سے مسلمان ہجرت کر کے بے یارومددگار مدینہ پہنچے نہ تو ان کے پاس کھانے کو کچھ تھا اور نہ ہی ان کے رہنے کے لیے کوئی مکان تھا کیونکہ وہ کفار کے ظلم وستم کی وجہ سے اپنا ہر چیز مکہ چھوڑ آئے تھے۔آپ ﷺ نے انصار ومہاجرین کو آپس میں ایسے رشتے میں پرو دیا کہ یہ رشتہ اس قدر مضبوط ہوا کہ انصار نے اپنی دولت اور گھر بار سے آدھا آدھا حصہ مہاجرین کو دے دیا مہاجرین نے بھی اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے لیے کوششیں شروع کر دیں اور تھوڑے ہی عرصے میں ان کے پاؤں سنبھل گئے تو انہوں نے انصار سے لیا ہوا مال واپس کر دیا۔

میثاق مدینہ:۔ مدینے میں یہودیوں کے تین بڑے قبیلے آباد تھے۔(الف) بنوقینقاع۔(ب) بنوقریظہ (ج) بنونضیر آپ ﷺ نے کوشش کی کہ مسلمان اور یہودی آپس میں مل جل کر امن سے زندگی گزاریں اس لیے یہودیوں کے ساتھ ایک معاہدہ ہوا جسے میثاق مدینہ کہتے ہیں اس معاہدے کی اہم شرائط مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ یہودی اور مسلمان ان قوموں کے مقابلے میں جن سے کوئی معاہدہ نہیں ایک قوم مانے جائیں گے۔

۲۔ یہودیوں اور مسلمانوں کو مذہبی آزادی ہوگی۔

۳۔ فدیہ اور خون بہا کا پرانا طریقہ رائج رہے گا۔

۴۔ ظلم کرنے والوں کا مقابلہ دونوں مل کر کریں گے۔

۵۔ مدینہ پر حملے کی صورت میں دونوں فریق حملہ آوروں کا مقابلہ کریں گے۔

۶۔ مکہ کے قریش کو یہودی پناہ نہیں دیں گے۔

۷۔ کسی بات پر اختلاف ہو تو آخری فیصلہ حضور اکرم ﷺ کریں گے اس معاہدے سے مدینہ میں اسلامی ریاست قائم ہوگئی۔

مواخات مدینہ اور میثاق مدینہ میں فرق: ان دونوں عظیم معاہدوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ مواخات مدینہ میں انصار (مدنی مسلمانوں) اور مہاجرین (مکی مسلمانوں) کے درمیان اخوت اور بھائی چارے کا رشتہ قائم کیا گیا جب کہ میثاق مدینہ میں مدینہ میں آباد یہودیوں کے ساتھ معاہدہ امن اور مدینہ کی دفاعی حکمت عملی کا معاہدہ کیا گیا۔

سوال نمبر 11۔ تکبر کا مفہوم اور اس کا علاج تحریر کریں۔

جواب:۔تکبر: تکبر کے بہت سارے اسباب ہیں عام طور پر لوگ اپنے حسب ونسب، حسن، طاقت، مال ودولت قبیلے یا عبادات پر تکبر کرنے لگتے ہیں۔پھر انکی نظر میں عام لوگ حقیر ہو جاتے ہیں۔وہ ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا پسند نہیں کرتے۔

مفہوم: دوسروں کو اپنے سے کمتر اور حقیر سمجھنا تکبر ہے آپ ﷺ نے فرمایا تکبر یہ ہے کہ آدمی حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

قران وحدیث میں تکبر کی مذمت: قران میں اسکی بہت مذمت کی گئی ہے۔اللہ تعلیٰ نے اسے شیطانی فعل قرار دیا ہے۔وہ مغرور اور ظالم لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے۔یعنی وہ حق کو دیکھنے اور سمجھنے کے قابل ہی نہیں رہتے ایک جگہ ارشاد فرمایا۔

"بے شک اللہ کسی خود پسند اور فخر جتانے والے شخص کو پسند نہیں کرتا" (لقمان:۱۸)

اسی لئے سورۃ لقمان میں ارشاد ہوا۔"لوگوں سے بے رخی نہ کرو اور زمین پر اترا کر نہ چل"

ایک اور جگہ حکم ہوا۔"زمین پر اکڑ کر نہ چل"

آپ ﷺ نے بھی لوگوں کو تکبر سے بچنے کی ہدایت فرمائی۔آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"تکبر میری چادر ہے اور جس نے اسکو کھینچا میں اسے دوزخ میں ڈال دوں گا"

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

تکبر کا علاج: قرآن پاک میں اس بری عادت سے بچنے کا علاج بھی بتایا گیا ہے۔

"اللہ کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں" (الفرقان:٦٣)

اگر کسی وجہ سے دل میں غرور پیدا ہو جائے تو انسان اپنی ان کمزوریوں اور خامیوں کو یاد کرے جو اس میں موجود ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے سے کمتر لوگوں کو سلام کہنے میں پہل کرو۔ اللہ کی کبریائی اور عظمت کو یاد کرے، اس کے مقابلے میں اپنی عاجزی کا اعتراف کرے ہر کام میں اللہ ہی سے مدد طلب کرتا رہے۔

سوال نمبر 12۔ اپنا کام خود کرنے اور دوسروں کے کام آنے کے بارے میں اسلامی ہدایات و تعلیمات تحریر کریں۔

جواب: اپنا کام خود کرنے کے بارے میں اسلامی ہدایات: انسان کی عظمت کام کرنے میں ہے۔ جو کام نہیں کرتا وہ بے کار ہے۔ اسکی کوئی عزت نہیں۔ اسی طرح جو لوگ خود بیٹھے رہتے ہیں۔ اور دوسروں سے خدمت کراتے ہیں وہ اپنے خیال میں معزز ہی ہوتے ہیں۔ ورنہ لوگ اسی کی عزت کرتے ہیں۔ جو اپنا کام خود کرتے ہیں۔ اور دوسروں کے بھی کام آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کو برابر پیدا کیا ہے۔ ہر شخص کو ہاتھ پاؤں، ناک، کان اور حواس دیئے ہیں تا کہ ہر انسان اپنا کام خود کر سکے۔

آپ ﷺ جو انسانوں میں سب سے زیادہ عزت والے ہیں۔ اور آپ ﷺ کے صحابہ آپ ﷺ کے جان نثار تھے۔ وہ آپ ﷺ کے لئے اپنی جانیں تک قربان کرنے کے لئے تیار رہتے۔ لیکن آپ ﷺ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ حضرت عائشہ، ابو سعید اور امام حسن سے روایت ہے کہ۔

کانا یخدم نفسہ۔

یعنی آپ ﷺ اپنے کام خود کرتے تھے۔ ایک شخص نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ آپ ﷺ گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا آپ ﷺ گھر کے کام کاج میں مصروف رہتے تھے کپڑوں میں اپنے ہاتھ سے خود پیوند لگا لیتے تھے۔ گھر میں خود جھاڑو دے لیتے تھے۔ دودھ دوھ لیتے تھے۔ بازار سے سودا خود لاتے تھے، جوتی پھٹ جاتی تو گانٹھ لیتے تھے، ڈول میں ٹانکے لگا دیتے تھے، اونٹ کو اپنے ہاتھ سے باندھ دیتے تھے، اس کو چارہ دیتے تھے۔ جوتی پھٹ جاتی تو خود گانٹھ لیتے تھے، غلام کے ساتھ مل کر آٹا گوندھتے۔

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ خود اپنے ہاتھ سے اونٹ کے بدن پر تیل مل رہے تھے۔ ایک روز مسجد نبوی میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ کسی نے مسجد میں ناک صاف کی ہے۔ آپ ﷺ نے ایک کنکر لے کر اپنے دست مبارک سے خود اس کو کھرچ ڈالا اور آئندہ کے لئے لوگوں کو ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

مسجد قبا اور مسجد نبوی کی تعمیر میں آپ ﷺ نے عام مزدوروں کے ساتھ مل کر کام کیا۔ جب مدینہ کے ارد گرد خندق کھودنے کی ضرورت پڑی تو آپ ﷺ خندق کی کھدائی میں سب سے بڑھ کر حصہ لیتے۔ جب بھی کوئی سخت چٹان آجاتی تو آپ ﷺ آگے بڑھ کر اس پر ایسی ضرب لگاتے کہ ریزہ ریزہ ہو جاتی۔

ایک سفر میں صحابہؓ نے بکری ذبح کی اور اس کے پکانے کے لئے ایک دوسرے میں کام بانٹ لئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جنگل سے لکڑی میں لاؤں گا۔ صحابہؓ نے تامل کیا تو فرمایا۔ میں امتیاز پسند نہیں کرتا۔ ایک اور سفر میں آپ ﷺ کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا، آپ نے اسے درست کرنا چاہا تو ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ لائیے میں ٹانک دوں۔ فرمایا یہ بڑائی ہے جو مجھے پسند نہیں۔

دو صحابی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم لوگ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ ﷺ خود اپنے دست مبارک سے مکان کی مرمت کر رہے ہیں۔ ہم لوگ بھی اس کام میں شریک ہو گئے جب کام ختم ہو گیا تو آپ ﷺ نے ہمارے لئے دعائے خیر فرمائی۔

دوسروں کے کام آنے کے بارے میں اسلامی ہدایات:

اپنا کام خود کرنے سے اگلا قدم دوسروں کے کام آنا ہے اور یہی انسان کی حقیقی عظمت ہے۔ درحقیقت وہی انسان عزت پاتا ہے جو دوسروں کے کام آتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں جو شخص بھی آیا وہ اپنی عمر پوری کر کے دنیا سے چلا گیا لیکن وہ لوگ جنہوں نے انسانوں کی خدمت کی دوسروں کے کام آئے، خلق خدا کو نفع پہنچایا انکا ذکر باقی رہتا ہے اور لوگ ہمیشہ انکو اچھے نام سے یاد رکھتے ہیں۔ ذیل میں قران و حدیث اور آپ ﷺ کی زندگی کے بعض واقعات سے دوسروں کے کام آنے کا حکم اور اس عمل کی فضیلت و اہمیت واضح ہوتی ہے۔

آپ ﷺ پر جب پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ ﷺ گھبرائے ہوئے تشریف لائے اور سیدہ خدیجہؓ سے کہا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔

ہرگز نہیں اللہ کی قسم اللہ آپ کو ضائع نہیں ہونے دے گا کیونکہ آپ ﷺ صلہ رحمی کرتے ہیں لوگوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں، غریبوں کو کما کر کھلاتے ہیں، مہمانوں کی خاطر مدارت کرتے ہیں اور ناگہانی مصیبتوں میں لوگوں کے کام آتے ہیں۔

سیدہ خدیجہؓ نے آپ ﷺ کی پانچ خوبیاں گنوائیں۔ اور ان پانچوں کا تعلق خدمت خلق سے ہے۔ گویا انہوں نے یہ تسلی دی کہ آپ ﷺ چونکہ لوگوں کے کام آتے ہیں اسلئے آپ ﷺ کا رب آپ ﷺ کو تنہا نہیں چھوڑے گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ مشکل وقت میں اللہ اسے تنہا نہ چھوڑے۔ اور اسے ضائع ہونے سے محفوظ رکھے اور اسکا طریقہ یہی ہے کہ وہ لوگوں کی خدمت کرے۔ قران حکیم میں ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

کاشان اکیڈمی 0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں ۔

ترجمہ۔ جو چیز لوگوں کے لئے نفع بخش ہوتی ہے وہ زمین میں باقی رہتی ہے۔ **(الرعد:۱۷)**

رسول ﷺ کا ارشاد ہے **"خیر الناس من ینفع الناس"۔**

ترجمہ: لوگوں میں بہترین وہ ہے جو لوگوں کی نفع پہنچاتا ہے۔

رسول ﷺ کی ہمیشہ کا معمول تھا کہ آپ ﷺ دوسروں کے کام کر دیتے اور معمولی کام کرنے میں بھی کوئی عار نہیں سمجھتے تھے۔ایک دفعہ ایک صحابی کو آپ ﷺ نے غزوہ پر بھیجا ۔جناب کے گھر میں کوئی مرد نہ تھا اور عورتوں کو دودھ دوھنا نہیں آتا تھا۔آپ ﷺ ہر روز انکے گھر جاتے اور دودھ دوھ دیا کرتے۔

حبشہ ایسا ملک ہے جہاں مسلمانوں نے ابتدا میں ہجرت کی تھی اور وہاں کے بادشاہ نجاشی نے مسلمانوں کا بہت خیال رکھا۔حبشہ سے ایک دفعہ مہمان آئے۔صحابہؓ نے چاہا کہ وہ انکی خدمت کریں لیکن آپ ﷺ نے روک دیا اور فرمایا

انہوں نے میرے دوستوں کی خدمت کی ہے اس لئے میں خود ان کی خدمت کا فرض انجام دونگا۔

ثقیف کے کفار جنہوں نے سفر طائف کے موقع پر آپ ﷺ پر پتھر برسائے اور آپ کو لہولہان کر دیا تھا۔سن ۹ ہجری میں جب وفد لے کر مدینہ آئے تو آپ ﷺ نے ان کو مسجد نبوی میں اتارا اور خود انکی مہمانی کے فرائض انجام دئے۔

مدینہ کی لونڈیاں آپ ﷺ کی خدمت میں آئیں اور کہتیں یا رسول اللہ ﷺ میرا یہ کام ہے،آپ ﷺ فوراً اٹھ کھڑے ہوتے اور انکا کام کر دیتے۔مدینہ میں ایک پاگل لونڈی تھی وہ ایک دن حاضر ہوئی،اس نے آپ ﷺ کا دست مبارک پکڑ لیا،آپ ﷺ نے فرمایا اے عورت!مدینہ کی جس گلی میں مجھے جانا پڑے مگر میں تیرے کام آؤں گا۔چنانچہ آپ ﷺ اس کے ساتھ تشریف لے گئے اور اس کا کام کیا۔

کاشان اکیڈمی

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ ایک صحابی ہیں کہتے ہیں۔

0334-5504551

"بیوہ اور مسکین کے ساتھ چل کر ان کا کام کر دینے میں آپ ﷺ کو عار نہیں تھا"

ایک دفعہ آپ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہو چکے تھے ایک بدو آیا اور آپ ﷺ کا دامن پکڑ کر بولا،میرا ذرا سا کام رہ گیا ہے،ایسا نہ ہو کہ میں بھول جاؤں۔پہلے اس کو کر دو ۔آپ ﷺ اس کے ساتھ مسجد سے باہر نکل آئے اور اس کا کام کر کے واپس آ کر نماز ادا کی۔

Download Free Assignments from

سوال نمبر 13۔ حضرت عائشہؓ کے اخلاق وعادات پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں،واقعہ افک پر بھی روشنی ڈالیں۔

Solvedassignmentsaiou.com

جواب:۔حضرت عائشہ کے اخلاق وعادات:۔ اخلاقی حیثیت سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نہایت بلند مرتبہ رکھتی تھیں۔خوداری،شجاعت اور دلیری بھی ان کی خاص صفات تھیں۔ان کا سب سے نمایاں وصف سخاوت ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ فرمایا کرتے تھے کہ:"میں نے ان سے زیادہ سخی کسی کو نہیں دیکھا"۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بہت ذہین تھیں۔ان کا حافظہ بہت تیز تھا۔حصول علم کا بہت شوق تھا اور رسول اللہ ﷺ سے ہر طرح کے مسائل بے جھجک پوچھتی تھیں۔اور خواتین کی راہنمائی کرتی تھیں۔اسی وجہ سے اتنی بلند پایہ عالم ہو گئیں کہ حضور ﷺ کے وصال کے بعد بڑے بڑے صحابہ کرامؓ آپ ﷺ سے مسائل دریافت کرتے اور دور دراز سے لوگ خطوں کے ذریعے مشکل مسائل کا حل پوچھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک مرتبہ امیر معاویہؓ نے ان کی خدمت میں لاکھ درہم بھیجے تو شام ہوتے ہوتے سب ہی خیرات کر دیئے اور اپنے لئے کچھ نہ رکھا۔اس وقت وہ خود روزے سے تھیں"۔

واقعہ اُفک: غزہ بنو مصطلق میں 6 ہجری کو پیش آیا۔حضرت عائشہؓ حضورؐ کے ساتھ سفر کر رہی تھیں۔قافلے نے راستے میں ایک جگہ قیام کیا۔اس دوران انکا ہار کہیں گر گیا۔اس ہار کی تلاش میں واپس آ گئیں۔واپس آئیں تو قافلہ روانہ ہو چکا تھا۔وہ وہیں چادر اُوڑھ کر بیٹھ گئیں۔ایک صحابی حضرت صفوان بڑے بلند کردار اور امانت دار صحابی تھے۔وہ قافلے کی گری ہوئی اشیاء کو سنبھال لیتے تھے اور شرکاء قافلے کی نگہداشت کرنا انکی ذمہ داری تھی۔وہ جب پڑاؤ کے مقام پر پہنچے تو ام المومنین حضرت عائشہ کو دیکھ کر حیران ہو گے۔نہایت ادب واحترام کے ساتھ اونٹ پر سوار ہونے کو کہا اور قافلے میں پہنچا دیا۔

جب منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی کو اس واقعے کو علم ہوا تو اس نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی۔جس سے چند سادہ لوح مسلمان غلط فہمی کا شکار ہو گئے۔نبی کریمؐ کو فکر لاحق ہوئی۔حضرت عائشہؓ کو علم ہوا تو رو رو کر اپنا بُرا حال کر دیا اور بدنامی کی وجہ سے بیمار ہو گئیں اور اپنے رب کے حضور دُعا گو رہیں۔آخر کار رحمت خداوندی جوش میں آئی وحی نازل ہوئی۔جس سے حضرت عائشہؓ کی پاکدامنی کی تصدیق ہوئی۔اور الزام لگانے والوں کا پول کُھل گیا۔پاک دامن عورتوں پر جو بہتان باندھتے ہیں۔اس کی سزا کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

والذین یر مون المحصنٰت ثم لم یاتوا باربعتہ شھداء فاجلد و ھم ثمنین جلدۃ و لا تقبلو الھم شھادۃ ابداواً و لئک ھم الفاسقو ن.

"اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگائیں اور چار گواہ نہ لا سکیں تو انکو اسی دُرّے مارو اور آئندہ کبھی انکی گواہی قبول نہ کرو اور یہ لوگ نافرمان ہیں۔

سوال نمبر 14۔رواداری اور وسعتِ نظر سے متعلق اسلامی ہدایات پر روشنی ڈالیں۔ (20)

رواداری اور وسعت نظر:۔ اسلام امن اور سلامتی کا دین ہے۔"اسلام" کا لفظ ہی سلامتی کے معنوں میں ہے۔گویا جو شخص مسلمان ہے وہ ساری دنیا کے لیے امن،محبت

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس،پروپوزل،پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

،سلامتی ،اوررواداری کا پیغام ہے۔مسلمان کے لیےضروری ہے کہ جس طرح وہ حضرت محمدﷺ کواللہ کا سچا رسول مانتا ہے۔اسی طرح وہ تمام رسولوں اورنبیوں کوسچا مانے ، ان پرایمان لائے ،ان کا ادب کرے ،ان کی تعلیمات کوحق سمجھےاورکوئی ایسالفظ نہ کہے جوان کی ذات یاان کی تعلیمات کی بےادبی ہوتی ہو۔قرآن حکیم میں ہے ۔

لانفرق بین احد من رسلہ ”ہم اس کےرسولوں میں سے کسی کی تفریق نہیں کرتے“

اسلام کی رواداری اوروسعت کا تقاضا ہے کہ کسی شخص کوطاقت اورزبردستی سے مسلمان نہیں کیا جاسکتا۔دین کا اختیارکرنا ہرانسان کی اپنی مرضی پرہے۔جوشخص چاہے مسلمان ہو اورجونہ چاہےاس پرزبردستی نہیں کی جائے گی۔اگروہ غیرمسلم ہوتے ہوئے اسلامی ریاست میں رہنا چاہےتو اسکی جان ،مال اورعزت کی اس طرح محفوظ ہوگی جیسے مسلمانوں کےمحفوظ ہیں۔

”لا اکراہ فی الدین“ ”دین کےمعاملے میں زبردستی نہیں“

اسلام میں اس حدتک رواداری ہے کہ مشرکین جن جھوٹے خداؤں ،بتوں وغیرہ کی پوجا کرتے ہیں ان کو برا بھلا کہنے سے منع کیا گیا ہے۔تاکہ وہ جواب میں اللہ تعالیٰ کوبرا بھلانہ کہیں ۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جوشخص اپنی عزت کرانا چاہتا ہے اسے دوسروں کی عزت کرنی چاہیئے ۔

سوال نمبر5۔ درج ذیل سوالات کےمختصرجوابات دیں۔

-1 حضرت فاطمہؓ کےشوہرکا نام لکھیں۔ **جواب: حضرت علیؓ**

-2 تقویٰ کےلفظی معنی کیا ہیں؟ **جواب: ڈرنا،بچنا،پرہیزکرنا**

-3 عدل کا کیا مطلب ہے؟ **جواب: عدل سے مراد پوراحق دینا۔**

-4 حضرت خدیجہؓ کی کنّیت کیا تھی؟ **جواب: ام عبداللہ**

-5 تقویٰ کے تین درجات کون سے ہیں؟ **جواب: ادنیٰ،اوسط،اعلیٰ**

کاشان اکیڈمی
0334-5504551

سوال نمبر6۔ رشتہ داروں کےحقوق قلم بندکریں۔

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

جواب:۔رشتہ داروں کےحقوق: اسلامی تعلیم میں رشتہ داروں کےحقوق پربہت زوردیا گیا ہےاورصلہ رحمی اس کا خاص عنوان ہے۔دین اسلام نے والدین کے بعدرشتہ داروں کی خدمت کرنالازم قراردیا ہے۔درحقیقت اسلام میں رشتہ داروں کےحقوق کی جتنی تاکید کی گئی ہے۔اتنی کسی اورمذہب میں نہیں ہے۔عربی میں رشتے داروں کےحقوق کی ادائیگی کوصلہ رحمی کہتے ہیں اورتعلقات توڑنے کوقطع رحمی کہتے ہیں۔

ا۔صلہ رحمی: رشتہ داروں کا سب سے بڑاحق یہ ہے کہ ان سے تعلق جوڑا جائے اوران کےحقوق ادا کئے جائیں۔حضورﷺ نے بتایا کہ صلہ رحمی اوران کے ساتھ حسن سلوک ایک مبارک عمل ہے۔جس کے صلے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق میں وسعت اورعمر میں زیادتی اوربرکت ہوتی ہے۔حضورﷺ نے فرمایا کہ رشتہ داروں کےساتھ بُراسلوک کرنے والا جنت میں نہ جاسکے گا۔جوشخص صلہ رحمی نہ کرےاس کےساتھ بھی صلہ رحمی کرنا چاہیئے ۔

۲۔حسن سلوک: رشتہ داروں کےساتھ صلہ رحمی کے بعد حسن سلوک ان کا دوسراحق ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حسن سلوک احسان نہیں بلکہ فرض ہے۔ارشاد ہے کہ ”قرابت داروں کوان کا حق ادا کرو“۔اسلام میں قرابت داروں کےساتھ نیکی کرنے کی اتنی زبردست اہمیت ہے کہ اسے خداتعالیٰ کی عبادت اورماں باپ کےساتھ حسن سلوک کے بعداسے تیسری بڑی نیکی قراردیا ہے۔فرمان الٰہی ہےاللہ کی عبادت کرواوراسکےساتھ کسی کوشریک نہ ٹھہراؤاوروالدین اورقرابت داروں کےساتھ حسن سلوک کرو۔نبی کریمﷺ نے ارشادفرمایا کہ جوآدمی اللہ سے ڈرتا ہوااپنے رشتہ داروں کےساتھ ہمیشہ حسن سلوک کرتا ہو،نیکی کی تلقین کرتا ہواوربُرائی سےروکتا ہو یہ آدمی سب سے افضل ہے۔

۳۔روحانی ودینی خدمت: ایک مسلمان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کواسلامی تعلیمات سےروشناس کرائے۔گناہ سے ہٹاکرنیکی پرلگائے۔ حضورﷺ نے خودتبلیغ کا آغازاللہ کےحکم کےمطابق رشتہ داروں سے ہی کیا۔پس اسوہ رسولﷺ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ کسی شخص پراس کےعزیزوں کا یہ اولین حق ہے کہ وہ ان تک دین کا صحیح علم پہنچائے اوران کی اخلاقی تربیت کرے۔

۴۔ الفت ومحبت: رشتہ داروں کا حق یہ ہے کہ ان سے الفت اورمحبت سے پیش آیا جائے۔اس کی اہمیت اس سے ظاہرہے کہ آپ نے ان عظیم الشان احسانوں کا بدلہ جو حضورﷺ نے اصلاح تعلیم اورہدایت کےذریعے ہم پرفرمائے اپنی امت سے یہ طلب فرمایا کہ رشتہ داروں کےساتھ محبت سے پیش آو۔ارشادالٰہی ہے کہ ”کہہ دیجئے اے پیغمبرکہ میں ان احسانوں کا بدلہ جومیں نےتم پرکئے۔سوائے اس کےاورکچھ نہیں مانگتا کہ قرابت داروں سے محبت وشفقت سے پیش آو“۔

۵۔مالی امداد: صلہ رحمی اورحسن سلوک کےعلاوہ ان کا حق یہ ہے کہ ان کےساتھ مالی امداد کی جائے۔اللہ تعالیٰ نے والدین کے بعدایک مسلمان کی دولت کا اولین مستحق اس کےرشتہ داروں کوٹھہرایا ہے۔ارشادالٰہی ہے جوتم اچھی چیزخرچ کرواس پرسب سے پہلے والدین کا حق ہے۔اس کے بعدقرابت داروں کا۔اس کے بعدیتیموں کا،مسکینوں کا۔حضورﷺ نے فرمایا کہ جوشخص عام غریبوں کوصدقہ دے گا۔اسے ایک درجہ کا ثواب ملے گا لیکن جوشخص قرابت داروں کی مالی امدادکرے گا اسے دودرجہ ثواب ملے گا۔

۶۔وراثت کاحق: اسلام نے رشتہ داروں کووراثت کا حقدار بنایا ہے۔قریبی رشتہ داروں کی عدم موجودگی میں وراثت دورکےرشتہ داروں کوملتی ہے۔قرآن کریم نے تمام رشتہ داروں کےحقوق مقررکئے ہیں اورمومنوں کوحق دیا ہے کہ کسی شخص کی وفات کے بعداسی تناسب سے مرنے والے کی جائیدادتقسیم کی جائے۔ارشادالٰہی ہے۔”ماں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کےلیےانٹرن شپ رپورٹس ،پروپوزل ،پراجیکٹ اورتھیسز وغیرہ میں رہنمائی کےلیےرابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی"

سوال نمبر 15۔ محمد ﷺ نے بچوں اور غلاموں کے ساتھ کس طرح کی محبت و شفقت کا درس دیا ہے؟ تحریر کریں۔

جواب: بچوں پر محبت و شفقت کا درس: بچوں پر آپ ﷺ غیر معمولی شفقت فرماتے ۔آپ ﷺ کا معمول تھا کہ سفر سے تشریف لاتے تو رستے میں جو بچے ملتے ان میں سے کسی کو اپنے ساتھ سواری پر آگے پیچھے بٹھا لیتے ۔راستے میں آپ ﷺ کو بچے مل جاتے تو ان کو خود سلام کرتے ۔

آپ ﷺ کا معمول تھا کہ جب فصل کا نیا میوہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا جاتا تو مجلس میں جو سب سے زیادہ کم عمر بچہ ہوتا اس کو عنایت فرماتے ۔بچوں کو چومتے، پیار کرتے ۔ایک مرتبہ اسی طرح آپ ﷺ بچوں کو پیار کر رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا ۔اس نے کہا، آپ ﷺ لوگوں کے بچوں کو پیار کرتے ہیں، میرے دس بچے ہیں مگر میں نے آج تک ان میں سے کسی کو پیار نہیں کیا ۔آپ ﷺ نے فرمایا، اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دل سے محبت چھین لے تو میں کیا کر سکتا ہوں

ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ بچپن میں انصار کے کھجوروں کے باغات میں چلا جاتا اور پتھر مار کر کھجوریں گراتا ۔ایک روز پکڑا گیا اور لوگ مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں لے گئے ۔آپ ﷺ نے پوچھا، پتھر کیوں مارتے ہو ۔میں نے کہا کھجوریں کھانے کے لیے ۔آپ ﷺ نے فرمایا جو خود بخود گر جائیں ان کو اٹھا کر کھا لیا کرو، پتھر نہ مارا کرو، یہ کہہ کر میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دُعا دی۔

کاشان اکیڈمی

ایک دفعہ ایک نہایت غریب عورت حضرت عائشہؓ کے پاس آئی ۔اس کے ساتھ دو چھوٹی چھوٹی لڑکیاں تھیں ۔اس وقت حضرت عائشہؓ کے پاس کچھ نہ تھا ۔ایک کھجور کہیں پڑی ہوئی مل گئی، وہی اٹھا کر دے دی ۔عورت نے کھجور کے دو ٹکڑے کیے اور دونوں میں برابر تقسیم کر دی ۔آنحضرت ﷺ باہر سے تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے یہ واقعہ سنایا ۔آپ ﷺ نے فرمایا: "جس کو خدا اولاد کی محبت میں ڈالے اور وہ ان کا حق بجا لائے وہ دوزخ سے محفوظ رہے گا"۔

0334-5504551

غلاموں پر محبت و شفقت کا درس: ۔آنحضرت ﷺ غلاموں کے ساتھ خصوصی شفقت سے پیش آتے ۔آپ ﷺ نے لوگوں کو اس سے روک دیا تھا کہ کوئی شخص "میرا غلام" یا "میری باندی" کہے ۔میرا بچہ اور میری بچی کہے ۔آپ ﷺ کا حکم تھا کہ "یہ تمہارے بھائی ہیں جو خود کھاتے ہو وہی ان کو کھلاؤ اور جو خود پہنتے ہو وہی ان کو پہناؤ"۔

Download Free Assignments from

غلاموں سے آپ ﷺ کا سلوک اس طرح کا تھا کہ زید بن حارثہ جو آپ کے غلام تھے ان کے باپ ان کو لینے کے لیے آئے اور آپ ﷺ نے انہیں ساتھ لے جانے کی اجازت دے دی لیکن زید نے باپ کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا اور حضور اکرم ﷺ کی غلامی کو آزادی کی زندگی پر ترجیح دی ۔رسول اللہ ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا اور اپنی پھوپھی زاد سے ان کا نکاح کر دیا۔

Solvedassignmentsaiou.com

ایک شخص خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا ۔عرض کی "یا رسول اللہ! (ﷺ) میں اپنے غلاموں کا قصور کتنی دفعہ معاف کروں"۔ آپ ﷺ نے فرمایا "ہر روز ستر بار معاف کیا کرو"۔

آپ ﷺ نے غلاموں کو آزاد کرنے کی ترغیب دی اور کئی ایسے طریقے رائج کیے جن کے نتیجے میں بہت جلد غلامی ختم ہو گئی۔

اس کے علاوہ قبائل کے سرداروں، دوسرے ملکوں کے بادشاہوں اور ان کے حکمرانوں کے ساتھ تعلقات اور معاملات کے بے شمار نمونے سیرت اور حدیث کی کتابوں میں ہیں جو ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔

سوال نمبر 2۔ عزم و استقلال کسے کہتے ہیں؟ محمد ﷺ نے بنی نوع انسان کے لئے عزم و استقلال کے کیا نمونے پیش کیے ہیں؟

عزم و استقلال: ۔ عزم و استقلال ایک ایسی صفت ہے کہ اسکے بغیر کسی کام میں کامیابی ممکن نہیں رسول اللہ ﷺ یہ صفت انتہا درجے کی تھی ۔جب حضور ﷺ نے عرب کے کفرستان میں لا الہ الا اللہ کی صدا بلند کی تو آپؐ بالکل اکیلے تھے لیکن آپکو ایک لمحے کے لیے بھی خیال نہیں آیا کہ میں اکیلا ہوں، اتنا بڑا کام کیسے کر سکوں گا ۔تیرہ برس آپؐ نے مکہ میں ہر طرح کی سختیاں برداشت کیں ۔لیکن آپؐ کے حوصلے اور عزم میں ذرا بھی فرق نہیں آیا۔

ایک موقع پر قریش نے آپؐ کے ہمدرد اور غمگسار چچا ابو طالب کو مجبور کیا کہ وہ آپؐ کی حمایت سے دست بردار ہو جائیں ۔انہوں نے آپؐ کو بلا کر کہا ۔بھتیجے! مجھ پر اتنا بوجھ نہ ڈالو جسے میں اٹھا نہ سکوں چچا کی اس بات کے بعد اس قبائلی معاشرے میں آپ کا حمایتی کوئی نہیں رہا تھا ۔لیکن آپ نے جواب دیا۔

"اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند لا کر رکھ دیں تو
بھی میں اسلام کی تبلیغ نہیں روکوں گا ۔یا تو یہ کام مکمل ہو گا یا اسی میں میری جان چلی
جائے گی"

غزوہ حنین میں بنو ہوازن کے تیر اندازوں نے اچانک کمین گاہوں سے نکل کر مسلمانوں کی فوج پر اتنی شدت سے تیروں کی بارش برسائی کہ اکثر لوگوں کے پاؤں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں ۔

اکھڑ گئے ۔گنتی کے چند صحابہ کے علاوہ آپؐ کے ساتھ کوئی نہ رہا۔دشمن نے اپنے تیروں کا رخ آپ کی طرف پھیر دیا۔تو آپؐ اپنے خچر سے نیچے اتر آئے اور فرمایا۔

میں خدا کا سچا رسول ہوں

اور عبدالمطلب کا پوتا ہوں

یعنی مجھ جیسا شخص میدان سے بھاگ نہیں سکتا۔آپ ﷺ کے ثابت قدم رہنے کی وجہ سے اہل اسلام نے یہ ہارا ہوا معرکہ دوبارہ جیت لیا۔

آپ ﷺ کے عزم واستقلال سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اگر ہم زندگی میں کامیابی چاہتے ہیں تو اپنی زندگی کے اچھے مقاصد متعین کریں۔اور پھر انکے حصول کے لیے مستقل مزاجی کے ساتھ محنت کریں۔

سوال نمبر 16۔ حضرت عمرؓ کے قبولِ اسلام اور جراءت مندی کے بارے میں تفصیلی تبصرہ کریں۔

جواب: حضرت عمرؓ کا قبولِ اسلام: آپ کا تعلق ان لوگوں میں سے تھا جن کا بہت زیادہ اثر ورسوخ اور رعب ودبدبہ تھا۔قبول اسلام سے پہلے آپ اسلام کے بدترین مخالفوں میں سے تھے۔نبوت کے ساتویں سال رسول اللہ ﷺ نے دعا کی۔الٰہی اسلام کو ابوجہل یا عمر بن خطاب میں سے کسی ایک کے ذریعے غلبہ عطا فرما۔اس دعا کے بعد جلد ہی حضرت عمرؓ مسلمان ہو گئے۔حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے پہلے مسلمان مشکلات کا شکار تھے اور چھپ چھپ کر عبادت اور تبلیغ کرتے تھے۔آپ نے مسلمان ہو کر مسلمانوں کے جماعت کو ساتھ لے کر اعلانیہ خانہ کعبہ میں نماز ادا کی اور مشرکین کو توحید کی دعوت دی۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

جرات مندی:۔ قبول اسلام کے بعد آپ کی بہادری اور جرات میں اضافہ ہو گیا جب مسلمان ہجرت کر کے اکا دُکا مدینہ جارہے تھے تو حضرت عمرؓ پوری تیاری کے ساتھ نکلے، بیت اللہ کا طواف کیا اور اعلان کیا کہ میں ہجرت کر کے مدینہ جارہا ہوں جس نے اپنی بیوی کو بیوہ اور بچوں کو یتیم کرانا ہو آئے اور مجھے روکے۔کسی میں یہ ہمت نہ ہوئی۔ بدر میں ستر کافر گرفتار ہو کر آئے، ان کے بارے میں آپ کی تجویز تھی کہ ان سب کو تہہ تیغ کر دیا جائے تاکہ کفر کا زور ٹوٹ جائے اور ہر شخص اپنے قریبی عزیز کو قتل کرے۔اس سے پہلے آپ نے بدر میں اپنے حقیقی ماموں عاص بن ہشام کو خود اس کے خنجر سے واصل جہنم کیا تھا۔صلح حدیبیہ میں جن شرائط پر مسلمانوں اور مکہ والوں کی صلح ہوئی وہ بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں۔حضرت عمرؓ کو اصرار تھا کہ ہم حق پر ہیں اور جان کی بازی لگانے کو تیار ہیں کیوں دب کر صلح کریں لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا مجھے اللہ کا یہی حکم ہے۔

غزوہ تبوک میں جب رسول اللہ ﷺ نے چندے کی اپیل کی تو آپ اپنے گھر کا آدھا اثاثہ لے کر خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہو گئے۔حضور ﷺ سے آپ کو اس قدر محبت تھی کی جب حضور ﷺ کا وصال ہوا تو تلوار لے کر کھڑے ہو گئے اور اعلان کر دیا کہ جو شخص یہ کہے گا کہ آپ ﷺ وفات پا گئے، اس کا سر قلم کر دوں گا۔اس نازک وقت میں حضرت ابوبکرؓ نے سب کو سنبھالا دیا۔یقیناً بنی ساعدہ میں آپ نے بروقت پہنچ کر اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے امت کو بہت بڑے فتنہ سے بچالیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ پورے زمانہ خلافت میں انکے دست و بازو کے طور پر کام کیا حتیٰ کی ایک موقع پر کسی نے حضرت ابوبکرؓ سے شکایت کیا کہ آپ خلیفہ ہیں یا عمر؟ تو انہوں نے جواب دیا عمرؓ

خلافت :۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مرض وفات میں آپ کو اپنا جانشین مقرر کر دیا تھا۔اسوقت کئی لوگوں نے حضرت عمرؓ کے مزاج کی سختی کا ذکر کیا لیکن حضرت ابوبکرؓ نے یہ کہہ کر انہیں مطمئن کر دیا کہ میں بہت نرم تھا اس لیے وہ سخت تھے۔جب خلافت کا بوجھ پڑے گا تو خود بخود نرم ہو جائیں گے۔

سوال نمبر 17۔ ایثار سے کیا مراد ہے؟ایثار کے فوائد وثمرات اپنے حالات زندگی کے مختلف واقعات کی روشنی میں بیان کریں۔

جواب: ایثار: ایثار کا مطلب ہے دوسروں کو اپنے پر ترجیح دینا۔آپ ﷺ کی جس خوبی کا ہر موقع پر اثر نظر آتا ہے اور جو آپ ﷺ کا سب سے نمایاں وصف تھا وہ ایثار تھا۔آپ ﷺ کو اپنی اولاد سے بے انتہا محبت تھی اور ان میں سے بھی حضرت فاطمہؓ اس قدر عزیز تھیں کہ وہ آتیں آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے، ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے اور اپنی نشست پر بٹھا دیتے۔لیکن حضرت فاطمہؓ کے گھر کا حال یہ تھا کہ گھر میں کوئی خادمہ نہ تھی۔خود چکی پیستیں، جس سے ہتھیلیاں گھس گئی تھیں، خود پانی کی مشک بھر کر لاتیں جس کے اثر سے جسم پر نیل پڑ گئے تھے۔حضرت فاطمہؓ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ فلاں غزوہ کی کنیزیں آئی ہیں ان میں سے ایک دے دیں یا کہ گھر کے کام کاج میں مدد مل سکے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی بدر کے یتیموں کا کوئی انتظام نہیں ہو سکا۔جب تک ان کا انتظام نہ ہو میں تمھیں خادمہ نہیں دے سکتا۔ ایک شخص نے اپنے باغ حضور ﷺ کی نذر کر دیئے آپ ﷺ نے سب خیرات کر دیئے۔جو کچھ ان سے پیدا ہوتا غربا اور مساکین میں تقسیم کر دیا جاتا۔ایک دفعہ ایک عورت نے چادر پیش کی۔آپ ﷺ کو ضرورت تھی، آپ ﷺ نے لے لی۔ایک صاحب جو حاضر خدمت تھے انہوں نے کہا کیا اچھی چادر ہے۔آپ ﷺ نے اتار کر انہیں دے دی اور اس بات کا خیال نہیں کیا کہ مجھے اس کی زیادہ ضرورت ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

آپ ﷺ کی حیات طیبہ اس نوعیت کے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ خلق خدا میں سونا، چاندی، غلہ، پھل، اور ہر قسم کی چیزیں تقسیم فرما رہے تھے اور گھر میں فاقہ ہے۔

ذاتی تجربہ: ایثار کے ثمرات وفوائد کی حقیقت انسان پر اس وقت کھل کر سامنے آتی ہے جب وہ کسی ایسے تجربے سے گزرے جس میں اس کو اپنے سے زیادہ دوسرے کی ضرورت کا احساس ہوا ہو۔ایسا ہی واقعہ میرے ساتھ اس وقت پیش آیا جب اکتوبر 2005ء کے زلزلے نے تباہی و بربادی پھیلائی تھی وہ ایسا وقت تھا جب ہر ایک کو صرف اپنی جان کی فکر تھی یا اپنے خونی رشتے داروں کی جان کی۔لیکن میری یہ خوش نصیبی تھی کہ میرا خاندان اس زلزلے میں متاثر ہونے سے بچ گیا اور اس کی وجہ صرف ایک شخص تھا محمد علی۔وہ ہمارا پڑوسی تھا اس کے اپنے گھر میں بھی زلزلے نے تباہی پھیلائی تھی اسکی اپنی والدہ اس حادثے میں جان گنوا بیٹھی تھیں اور بچے بھی زخمی ہو گئے تھے لیکن آفرین ہے اس کے ایثار وقربانی کے جذبے پر کہ اس نے اپنی مصیبت کی پرواہ کیے بغیر نہ صرف میرے خاندان کے لوگوں کو ملبے تلے سے زندہ نکلنے میں مدد کی بلکہ دوسرے کئی اور لوگوں کی مدد میں بھی بھرپور کردار ادا کیا اس کے اس جذبے نے اہل علاقہ میں ایک نیا جذبہ اور ولولہ پیدا کیا اور تمام اہل علاقہ نے ایک دوسرے کی مدد شروع کی جس سے ہمارے علاقے کے بہت سے لوگ ملبے تلے سے زندہ نکال لئے گئے۔محمد علی کے اس جذبہ ایثار نے اس کو اخروی کامیابی تو یقینی دی لیکن دنیاوی طور پر بھی اللہ کی رحمت سے اس کا دامن بھر گیا اور حکومت نے اس کی بہادری اور ایثار کے بدلے میں اس کو اپنا ذاتی کاروبار کرنے کے لیے امداد بھی دی اور اہل علاقہ نے بھی اس کی بھرپور مدد کی جس سے اس نے اپنا گھر بھی بنالیا اور اپنے کاروبار میں اس نے غرباء اور مساکین کے لیے حصہ بھی مخصوص کر دیا جس کی بدولت آج میرے علاقے کے بہت سے لوگ محمد علی کے ممنون ہیں کہ ان کے گھر کا چولہا جلانے میں محمد علی ان کی بھرپور مدد کرتا ہے اور مساکین کی دعائیں سمیٹتا ہے۔

کاشان اکیڈمی

سوال نمبر 18- درج ذیل قرآنی آیت اور حدیث شریف کا ترجمہ وتشریح تحریر کریں۔ **(10+10=20)**

0334-5504551

1- **وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ**

2- **لَآ اِیْمَانَ لِمَنْ لَّآ اَمَانَۃَ لَہٗ**

Download Free Assignments from

جواب 1۔ **اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ**

ترجمہ: ”بے شک آپ ﷺ بہت بلند اخلاق کے مالک ہیں“۔

Solvedassignmentsaiou.com

تشریح: آپ ﷺ کے اخلاق حمیدہ کے بارے میں قرآن مجید میں بار بار بتایا گیا ہے۔یہ بات بھی بہت غور طلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف کتابیں نہیں نازل کیں بلکہ ساتھ رسول بھی بھیجے اس کی کیا وجہ تھی؟اس کی وجہ یہ تھی کہ صرف کتاب سے مکمل رہنمائی نہیں ہوسکتی جس طرح کتابیں پڑھ کر کوئی شخص ڈاکٹر یا انجینئر نہیں ہوسکتا بلکہ اسے ایسے اساتذہ کی ضرورت ہوتی ہے جن کی نگرانی میں وہ سیکھے اور عملی تربیت حاصل کرے اسی طرح قرآن کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہمیں مکمل رہنمائی اور اس کی عملی تربیت رسول ﷺ کی زندگی سے حاصل کرنا پڑے گی۔قرآن حکیم نے بار بار یہ بتایا کہ اللہ کے رسول تمہارے لیے نمونہ ہیں آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق زندگی گزاروگے تو کامیاب رہوگے۔

یوں تو آپ ﷺ کی زندگی کا ہر ایک ایک لمحہ ہمارے لیے نمونہ اور باعث ہدایت ہے لیکن اس آیت کریمہ میں ان کی پوری زندگی کی وضاحت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ تمام انسانیت سے زیادہ بلند اخلاق پر فائز تھے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر قرآن کی تعلیمات کو انسانی پیکر میں دیکھنا ہو تو رسول اکرم ﷺ کو دیکھو اور اگر رسول اکرم ﷺ کے اخلاق کریمانہ کو الفاظ کے روپ میں دیکھنا ہو تو قرآن مجید کی تلاوت کرو۔

2۔ **لَآ اِیْمَانَ لِمَنْ لَّآ اَمَانَۃَ لَہٗ**

ترجمہ: **”جس شخص میں امانت نہیں وہ ایمان دار نہیں“۔**

تشریح: اس حدیث میں جناب رسول کریم ﷺ نے ایسی صفت کا ذکر فرمایا ہے کہ کس کے بغیر ایمان میں خلل آجاتا ہے۔یہ صفت امانت ہے۔امانت خیانت کی ضد ہے۔امانت کی صفت جس شخص میں ہوتی ہے وہ کسی حقدار کا حق ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کرتا۔چاہے خدا اور رسول کا حق ہو چاہے ماں باپ، عزیزوں اور رشتہ داروں وغیرہ کا ہو۔عام مسلمانوں کا ہو یا عام انسانوں کا ہو۔دوستوں کا ہو یا چاہے جانوروں کا۔ایمان اور امانت دونوں کی اصل ایک ہے مومن کو لازمی طور پر امانت دار ہونا چاہیے کیونکہ لین دین کے معاملات میں جو اخلاق جو ہر بنیادی اور مرکزی حیثیت رکھتا ہے وہ امانت اور دیانت ہے۔اس سے مقصود یہ ہے کہ انسان اپنے معاملات اور کاروبار میں ایمان دار ہو۔

سوال نمبر 19۔ تکبر کا مفہوم اور اس کا علاج تحریر کریں۔

جواب:۔تکبر: تکبر کے بہت سارے اسباب ہیں عام طور پر لوگ اپنے حسب ونسب، حسن، طاقت، مال ودولت قبیلے یا عبادات پر تکبر کرنے لگتے ہیں۔پھر انکی

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

نظر میں عام لوگ حقیر ہو جاتے ہیں۔ وہ ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا پسند نہیں کرتے۔

مفہوم: دوسروں کو اپنے سے کمتر اور حقیر سمجھنا تکبر ہے آپ ﷺ نے فرمایا تکبر یہ ہے کہ آدمی حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

قرآن وحدیث میں تکبر کی مذمت: قرآن میں اسکی بہت مذمت کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے شیطانی فعل قرار دیا ہے۔ وہ مغرور اور ظالم لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے۔ یعنی وہ حق کو دیکھنے اور سمجھنے کے قابل ہی نہیں رہتے ایک جگہ ارشاد فرمایا۔

"بے شک اللہ کسی خود پسند اور فخر جتانے والے شخص کو پسند نہیں کرتا" (لقمان:۱۸)

اسی لئے سورۃ لقمان میں ارشاد ہوا۔ "لوگوں سے بے رخی نہ کر اور زمین پر اترا کر نہ چل"

ایک اور جگہ حکم ہوا۔ "زمین پر اکڑ کر نہ چل"

آپ ﷺ نے بھی لوگوں کو تکبر سے بچنے کی ہدایت فرمائی۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

" تکبر میری چادر ہے اور جس نے اسکو کھینچا میں اسے دوزخ میں ڈال دوں گا"

تکبر کا علاج: قرآن پاک میں اس بری عادت سے بچنے کا علاج بھی بتایا گیا ہے۔

"اللہ کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں" (الفرقان:۶۳)

اگر کسی وجہ سے دل میں غرور پیدا ہو جائے تو انسان اپنی ان کمزوریوں اور خامیوں کو یاد کرے جو اس میں موجود ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے سے کمتر لوگوں کو سلام کہنے میں پہل کرو۔ اللہ کی کبریائی اور عظمت کو یاد کرے، اس کے مقابلے میں اپنی عاجزی کا اعتراف کرے ہر کام میں اللہ ہی سے مدد طلب کرتا رہے۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551

سوال نمبر 20۔ اپنا کام خود کرنے اور دوسروں کے کام آنے کے بارے میں اسلامی ہدایات و تعلیمات تحریر کریں۔

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

جواب: اپنا کام خود کرنے کے بارے میں اسلامی ہدایات: انسان کی عظمت کام کرنے میں ہے۔ جو کام نہیں کرتا وہ بے کار ہے۔ اسکی کوئی عزت نہیں۔ اسی طرح جو لوگ خود بیٹھے رہتے ہیں۔ اور دوسروں سے خدمت کراتے ہیں وہ اپنے خیال میں معزز ہی ہوتے ہیں۔ ورنہ لوگ اسی کی عزت کرتے ہیں۔ جو اپنا کام خود کرتے ہیں۔ اور دوسروں کے بھی کام آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کو برابر پیدا کیا ہے۔ ہر شخص کو ہاتھ پاؤں، ناک، کان اور حواس دیئے ہیں تا کہ ہر انسان اپنا کام خود کر سکے۔

آپ ﷺ جو انسانوں میں سب سے زیادہ عزت والے ہیں۔ اور آپ ﷺ کے صحابہ آپ ﷺ کے جان نثار تھے۔ وہ آپ ﷺ کے لئے اپنی جانیں تک قربان کرنے کے لئے تیار رہتے۔ لیکن آپ ﷺ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ حضرت عائشہ، ابوسعید اور امام حسن سے روایت ہے کہ۔

کانا یخدم نفسہ۔

یعنی آپ ﷺ اپنے کام خود کرتے تھے۔ ایک شخص نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ آپ ﷺ گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا آپ ﷺ گھر کے کام کاج میں مصروف رہتے تھے کپڑوں میں اپنے ہاتھ سے خود پیوند لگا لیتے تھے۔ گھر میں خود جھاڑو دے لیتے تھے۔ دودھ دوھ لیتے تھے۔ بازار سے سودا خود لاتے تھے، جوتی پھٹ جاتی تو گانٹھ لیتے تھے، ڈول میں ٹانکے لگا دیتے تھے، اونٹ کو اپنے ہاتھ سے باندھ دیتے تھے، اس کو چارہ دیتے تھے۔ جوتی پھٹ جاتی تو خود گانٹھ لیتے تھے، غلام کے ساتھ مل کر آٹا گوندھتے۔

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ خود اپنے ہاتھ سے اونٹ کے بدن پر تیل مل رہے تھے۔ ایک روز مسجد نبوی میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ کسی نے مسجد میں ناک صاف کی ہے۔ آپ ﷺ نے ایک کنکر لے کر اپنے دست مبارک سے خود اس کو کھرچ ڈالا اور آئندہ کے لئے لوگوں کو ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

مسجد قبا اور مسجد نبوی کی تعمیر میں آپ ﷺ نے عام مزدوروں کے ساتھ مل کر کام کیا۔ جب مدینہ کے اردگرد خندق کھودنے کی ضرورت پڑی تو آپ ﷺ خندق کی کھدائی میں سب سے بڑھ کر حصہ لیتے۔ جب بھی کوئی سخت چٹان آجاتی تو آپ ﷺ آگے بڑھ کر اس پر ایسی ضرب لگاتے کہ ریزہ ریزہ ہو جاتی۔

ایک سفر میں صحابہؓ نے بکری ذبح کی اور اس کے پکانے کے لئے ایک دوسرے میں کام بانٹ لئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جنگل سے لکڑی میں لاؤں گا۔ صحابہؓ نے تامل کیا تو فرمایا۔ میں امتیاز پسند نہیں کرتا۔ ایک اور سفر میں آپ ﷺ کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا، آپ نے اسے درست کرنا چاہا تو ایک صحابی نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ لائیے میں ٹانک دوں۔ فرمایا یہ بڑائی ہے جو مجھے پسند نہیں۔

دو صحابی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم لوگ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ ﷺ خود اپنے دست مبارک سے مکان کی مرمت کر رہے ہیں۔ ہم لوگ بھی اس کام میں شریک ہو گئے جب کام ختم ہو گیا تو آپ ﷺ نے ہمارے لئے دعائے خیر فرمائی۔

دوسروں کے کام آنے کے بارے میں اسلامی ہدایات:

اپنا کام خود کرنے سے اگلا قدم دوسروں کے کام آنا ہے اور یہی انسان کی حقیقی عظمت ہے۔ درحقیقت وہی انسان عزت پاتا ہے جو دوسروں کے کام آتا ہے۔ ہم

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک، ایف اے، بی اے، ایم اے، بی ایڈ، ایم ایڈ، پی ایچ ڈی، ایم فل، انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی سے رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

دیکھتے ہیں کہ دنیا میں جو شخص بھی آیا وہ اپنی عمر پوری کر کے دنیا سے چلا گیا لیکن وہ لوگ جنہوں نے انسانوں کی خدمت کی دوسروں کے کام آئے ،خلق خدا کو نفع پہنچایا انکا ذکر باقی رہتا ہے اور لوگ ہمیشہ انکو اچھے نام سے یاد رکھتے ہیں۔ذیل میں قران وحدیث اور آپ ﷺ کی زندگی کے بعض واقعات سے دوسروں کے کام آنے کا حکم اور اس عمل کی فضیلت واہمیت واضح ہوتی ہے۔

آپ ﷺ پر جب پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ ﷺ گھبرائے ہوئے تشریف لائے اور سیدہ خدیجہؓ سے کہا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔انہوں نے جواب دیا۔
ہرگز نہیں اللہ کی قسم اللہ آپ کو ضائع نہیں ہونے دے گا کیونکہ آپ ﷺ صلہ رحمی کرتے ہیں لوگوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں ،غریبوں کو کما کر کھلاتے ہیں ،مہمانوں کی خاطر مدارت کرتے ہیں اور ناگہانی مصیبتوں میں لوگوں کے کام آتے ہیں۔

سیدہ خدیجہؓ نے آپ ﷺ کی پانچ خوبیاں گنوائیں۔اور ان پانچوں کا تعلق خدمت خلق سے ہے۔گویا انہوں نے یہ تسلی دی کہ آپ ﷺ چونکہ لوگوں کے کام آتے ہیں اسلئے آپ ﷺ کا رب آپ ﷺ کو تنہا نہیں چھوڑے گا۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ مشکل وقت میں اللہ اسے تنہا نہ چھوڑے۔اور اسے ضائع ہونے سے محفوظ رکھے اور اسکا طریقہ یہی ہے کہ وہ لوگوں کی خدمت کرے۔قران حکیم میں ہے۔

ترجمہ۔ جو چیز لوگوں کے لئے نفع بخش ہوتی ہے وہ زمین میں باقی رہتی ہے۔ **(الرعد:۱۷)**

رسول ﷺ کا ارشاد ہے ''**خیر الناس من ینفع الناس**''۔

ترجمہ: لوگوں میں بہترین وہ ہے جو لوگوں کی نفع پہنچاتا ہے۔

کاشان اکیڈمی

رسول ﷺ کی ہمیشہ کا معمول تھا کہ آپ ﷺ دوسروں کے کام کر دیتے اور معمولی کام کرنے میں بھی کوئی عار نہیں سمجھتے تھے۔ایک دفعہ ایک صحابی کو آپ ﷺ نے غزوہ پر بھیجا۔جناب کے گھر میں کوئی مرد نہ تھا اور عورتوں کو دودھ دوھنا نہیں آتا تھا۔آپ ﷺ ہر روز انکے گھر جاتے اور دودھ دوھ دیا کرتے۔

0334-5504551

حبشہ ایسا ملک ہے جہاں مسلمانوں نے ابتدا میں ہجرت کی تھی اور وہاں کے بادشاہ نجاشی نے مسلمانوں کا بہت خیال رکھا۔حبشہ سے ایک دفعہ مہمان آئے۔صحابہؓ نے چاہا کہ وہ انکی خدمت کریں لیکن آپ ﷺ نے روک دیا اور فرمایا

Download Free Assignments from

انہوں نے میرے دوستوں کی خدمت کی ہے اس لئے میں خود ان کی خدمت کا فرض انجام دونگا۔

ثقیف کے کفار جنہوں نے سفر طائف کے موقع پر آپ ﷺ پر پتھر برسائے اور آپ کو لہولہان کر دیا تھا۔سن ۹ ہجری میں جب وفد لے کر مدینہ آئے تو آپ ﷺ نے ان کو مسجد نبوی میں اتارا اور خود انکی مہمانی کے فرائض انجام دئے۔

Solvedassignmentsaiou.com

مدینہ کی لونڈیاں آپ ﷺ کی خدمت میں آئیں اور کہتیں یا رسول اللہ ﷺ میرا یہ کام ہے ،آپ ﷺ فوراً اٹھ کھڑے ہوتے اور انکا کام کر دیتے۔مدینہ میں ایک پاگل لونڈی تھی وہ ایک دن حاضر ہوئی ،اس نے آپ ﷺ کا دست مبارک پکڑ لیا ،آپ ﷺ نے فرمایا اے عورت !مدینہ کی جس گلی میں مجھے جانا پڑے مگر میں تیرے کام آؤں گا۔چنانچہ آپ ﷺ اس کے ساتھ تشریف لے گئے اور اس کا کام کیا۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ ایک صحابی ہیں کہتے ہیں۔

"بیوہ اور مسکین کے ساتھ چل کر ان کا کام کر دینے میں آپ ﷺ کو عار نہیں تھا"

ایک دفعہ آپ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہو چکے تھے ایک بدو آیا اور آپ ﷺ کا دامن پکڑ کر بولا ،میرا ذرا سا کام رہ گیا ہے ،ایسا نہ ہو کہ میں بھول جاؤں۔پہلے اس کو کر دو۔آپ ﷺ اس کے ساتھ مسجد سے باہر نکل آئے اور اس کا کام کر کے واپس آکر نماز ادا کی۔

سوال نمبر 21۔حضرت عائشہؓ کے اخلاق وعادات پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں ،واقعہ افک پر بھی روشنی ڈالیں۔

جواب:۔حضرت عائشہ کے اخلاق وعادات:۔اخلاقی حیثیت سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نہایت بلند مرتبہ رکھتی تھیں۔خوداری ،شجاعت اور دلیری بھی ان کی خاص صفات تھیں۔ان کا سب سے نمایاں وصف سخاوت ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ فرمایا کرتے تھے کہ:''میں نے ان سے زیادہ سخی کسی کو نہیں دیکھا''۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بہت ذہین تھیں۔ان کا حافظہ بہت تیز تھا۔حصول علم کا بہت شوق تھا اور رسول اللہ ﷺ سے ہر طرح کے مسائل بے جھجک پوچھتی تھیں۔اور خواتین کی راہنمائی کرتی تھیں۔اسی وجہ سے اتنی بلند پایہ عالم ہوگئیں کہ حضور ﷺ کے وصال کے بعد بڑے بڑے صحابہ کرامؓ آپ ﷺ سے مسائل دریافت کرتے اور دور دراز سے لوگ خطوں کے ذریعے مشکل مسائل کا حل پوچھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ:۔

''ایک مرتبہ امیر معاویہؓ نے ان کی خدمت میں لاکھ درہم بھیجے تو شام ہوتے ہوتے سب ہی خیرات کر دیئے اور اپنے لئے کچھ نہ رکھا۔اس وقت وہ خود روزے سے تھیں''۔

واقعہ اُفک: غزوہ بنو مصطلق میں 6 ہجری کو پیش آیا۔حضرت عائشہؓ حضورؐ کے ساتھ سفر کر رہی تھیں۔قافلے نے راستے میں ایک جگہ قیام کیا۔اس دوران انکا ہار کہیں گر گیا۔اس ہار کی تلاش میں واپس آ گئیں۔واپس آئیں تو قافلہ روانہ ہو چکا تھا۔وہ وہیں چادر اُوڑھ کر بیٹھ گئیں۔ایک صحابی حضرت صفوان بڑے بلند کردار اور امانت دار صحابی تھے۔وہ قافلے کی گری ہوئی اشیاء کو سنبھال لیتے تھے اور شرکاء قافلے کی نگہداشت کرنا انکی ذمہ داری تھی۔وہ جب پڑاؤ کے مقام پر پہنچے تو ام المومنین حضرت عائشہ کو

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس سی ،پی ایچ ڈی ،ایف اے اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ،ایم ایس سی ،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس ،پروپوزل ،پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

دیکھ کر حیران ہو گئے۔نہایت ادب واحترام کے ساتھ اونٹ پر سوار ہونے کو کہا اور قافلے میں پہنچا دیا۔

جب منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی کو اس واقعے کو علم ہوا تو اس نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی۔جس سے چند سادہ لوح مسلمان غلط فہمی کا شکار ہو گئے۔نبی کریمؐ کو فکر لاحق ہوئی۔حضرت عائشہؓ کو علم ہوا تو رو رو کر اپنا بُرا حال کر دیا اور بدنامی کی وجہ سے بیمار ہو گئیں اور اپنے رب کے حضور دُعا گو رہیں۔آخر کار رحمت خداوندی جوش میں آئی وحی نازل ہوئی۔جس سے حضرت عائشہؓ کی پاکدامنی کی تصدیق ہوئی۔اور الزام لگانے والوں کا پول کھل گیا۔پاک دامن عورتوں پر جو بہتان باندھتے ہیں۔اس کی سزا کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

والذین یر مون المحصنٰت ثم لم یاتوا باربعتہ شھداء فاجلد و ھم ثمنین جلدۃ ولا تقبلوا لھم شھادۃ ابداواً و لئک ھم الفاسقو ن.

''اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگائیں اور چار گواہ نہ لاسکیں تو انکو اسی دُرّے مارو اور آئندہ کبھی انکی گواہی قبول نہ کرو اور یہ لوگ نافرمان ہیں۔

سوال نمبر 22۔رواداری اور وسعتِ نظر سے متعلق اسلامی ہدایات پر روشنی ڈالیں۔ (20)

رواداری اور وسعت نظر:۔اسلام امن اور سلامتی کا دین ہے۔''اسلام'' کا لفظ ہی سلامتی کے معنوں میں ہے۔گویا جو شخص مسلمان ہے وہ ساری دنیا کے لیے امن،محبت ،سلامتی،اور رواداری کا پیغام ہے۔مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ جس طرح وہ حضرت محمدﷺ کو اللہ کا سچا رسول مانتا ہے۔اسی طرح وہ تمام رسولوں اور نبیوں کو سچا مانے، ان پر ایمان لائے،ان کا ادب کرے،ان کی تعلیمات کو حق سمجھے اور کوئی ایسا لفظ نہ کہے جو ان کی ذات یا ان کی تعلیمات کی بے ادبی ہوتی ہو۔قرآن حکیم میں ہے۔

لانفرق بین احد من رسلہ ''ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کی تفریق نہیں کرتے''

اسلام کی رواداری اور وسعت کا تقاضا ہے کہ کسی شخص کو طاقت اور زبردستی سے مسلمان نہیں کیا جاسکتا۔دین کا اختیار کرنا ہر انسان کی اپنی مرضی پر ہے۔جو شخص چاہے مسلمان ہو اور جو نہ چاہے اس پر زبردستی نہیں کی جائے گی۔اگر وہ غیر مسلم ہوتے ہوئے اسلامی ریاست میں رہنا چاہے تو اسکی جان،مال اور عزت کی اس طرح محفوظ ہوگی جیسے مسلمانوں کے محفوظ ہیں۔

''لا اکراہ فی الدین'' ''دین کے معاملے میں زبردستی نہیں''

اسلام میں اس حد تک رواداری ہے کہ مشرکین جن جھوٹے خداؤں،بتوں وغیرہ کی پوجا کرتے ہیں ان کو برا بھلا کہنے سے منع کیا گیا ہے۔تاکہ وہ جواب میں اللہ تعالیٰ کو برا بھلا نہ کہیں۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص اپنی عزت کرانا چاہتا ہے اسے دوسروں کی عزت کرنی چاہیئے۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

سوال نمبر 5۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1- حضرت فاطمہؓ کے شوہر کا نام لکھیں۔ **جواب: حضرت علیؓ**

2- تقویٰ کے لفظی معنی کیا ہیں؟ **جواب: ڈرنا،بچنا،پرہیز کرنا**

3- عدل کا کیا مطلب ہے؟ **جواب: عدل سے مراد پورا حق دینا۔**

4- حضرت خدیجہؓ کی کنیّت کیا تھی؟ **جواب: ام عبداللہ**

5- تقویٰ کے تین درجات کون سے ہیں؟ **جواب: ادنیٰ،اوسط،اعلیٰ**

سوال نمبر 23۔ رشتہ داروں کے حقوق قلم بند کریں۔

جواب:۔رشتہ داروں کے حقوق: اسلامی تعلیم میں رشتہ داروں کے حقوق پر بہت زور دیا گیا ہے اور صلہ رحمی اس کا خاص عنوان ہے۔دین اسلام نے والدین کے بعد رشتہ داروں کی خدمت کرنا لازم قرار دیا ہے۔درحقیقت اسلام میں رشتہ داروں کے حقوق کی جتنی تاکید کی گئی ہے۔اتنی کسی اور مذہب میں نہیں ہے۔عربی میں رشتے داروں کے حقوق کی ادائیگی کو صلہ رحمی کہتے ہیں اور تعلقات توڑنے کو قطع رحمی کہتے ہیں۔

ا۔صلہ رحمی: رشتہ داروں کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ ان سے تعلق جوڑا جائے اور ان کے حقوق ادا کیے جائیں۔حضورﷺ نے بتایا کہ صلہ رحمی اور ان کے ساتھ حسن سلوک ایک مبارک عمل ہے۔جس کے صلے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق میں وسعت اور عمر میں زیادتی اور برکت ہوتی ہے۔حضورﷺ نے فرمایا کہ رشتہ داروں کے ساتھ بُرا سلوک کرنے والا جنت میں نہ جاسکے گا۔جو شخص صلہ رحمی نہ کرے اس کے ساتھ بھی صلہ رحمی کرنا چاہیئے۔

۲۔حسن سلوک: رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کے بعد حسن سلوک ان کا دوسرا حق ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حسن سلوک احسان نہیں بلکہ فرض ہے۔ارشاد ہے کہ ''قرابت داروں کو ان کا حق ادا کرو''۔اسلام میں قرابت داروں کے ساتھ نیکی کرنے کی اتنی زبردست اہمیت ہے کہ اسے خدا تعالیٰ کی عبادت اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کے بعد اسے تیسری بڑی نیکی قرار دیا ہے۔فرمان الٰہی ہے اللہ کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین اور قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔نبی کریمﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی اللہ سے ڈرتا ہوا اپنے رشتہ داروں کے ساتھ ہمیشہ حسن سلوک کرتا ہو،نیکی کی تلقین کرتا ہو اور بُرائی سے روکتا ہو یہ آدمی سب سے افضل ہے۔

۳۔روحانی و دینی خدمت: ایک مسلمان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرائے۔گناہ سے ہٹا کر نیکی پر لگائے۔ حضورﷺ نے خود تبلیغ کا آغاز اللہ کے حکم کے مطابق رشتہ داروں سے ہی کیا۔پس اسوہء رسولﷺ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ کسی شخص پر اس کے عزیزوں کا یہ اولین حق

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس،پروپوزل،پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ہے کہ وہ ان تک دین کا صحیح علم پہنچائے اور ان کی اخلاقی تربیت کرے۔

۴۔ الفت و محبت: رشتہ داروں کا حق یہ ہے کہ ان سے الفت اور محبت سے پیش آیا جائے۔ اس کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ آپ نے ان عظیم الشان احسانوں کا بدلہ جو حضور ﷺ نے اصلاح تعلیم اور ہدایت کے ذریعے ہم پر فرمائے اپنی امت سے یہ طلب فرمایا کہ رشتہ داروں کے ساتھ محبت سے پیش آؤ۔ ارشاد الٰہی ہے کہ ''کہہ دیجئے اے پیغمبر کہ میں ان احسانوں کا بدلہ جو میں نے تم پر کئے۔ سوائے اس کے اور کچھ نہیں مانگتا کہ قرابت داروں سے محبت و شفقت سے پیش آؤ۔

۵۔ مالی امداد: صلہ رحمی اور حسن سلوک کے علاوہ ان کا حق یہ ہے کہ ان کے ساتھ مالی امداد کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے والدین کے بعد ایک مسلمان کی دولت کا اولین مستحق اس کے رشتہ داروں کو ٹھہرایا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے جو تم اچھی چیز خرچ کرو اس پر سب سے پہلے والدین کا حق ہے۔ اس کے بعد قرابت داروں کا۔ اس کے بعد یتیموں کا، مسکینوں کا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص عام غریبوں کو صدقہ دے گا۔ اسے ایک درجہ کا ثواب ملے گا لیکن جو شخص قرابت داروں کی مالی امداد کرے گا اسے دو درجہ ثواب ملے گا۔

۶۔ وراثت کا حق: اسلام نے رشتہ داروں کو وراثت کا حقدار بنایا ہے۔ قریبی رشتہ داروں کی عدم موجودگی میں وراثت دور کے رشتہ داروں کو ملتی ہے۔ قرآن کریم نے تمام رشتہ داروں کے حقوق مقرر کئے ہیں اور مومنوں کو حق دیا ہے کہ کسی شخص کی وفات کے بعد اسی تناسب سے مرنے والے کی جائیداد تقسیم کی جائے۔ ارشاد الٰہی ہے۔ ''ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی''

سوال نمبر 24۔ محمد ﷺ نے بچوں اور غلاموں کے ساتھ کس طرح کی محبت و شفقت کا درس دیا ہے؟ تحریر کریں۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551

جواب: بچوں پر محبت و شفقت کا درس: بچوں پر آپ ﷺ غیر معمولی شفقت فرماتے۔ آپ ﷺ کا معمول تھا کہ سفر سے تشریف لاتے تو رستے میں جو بچے ملتے ان میں سے کسی کو اپنے ساتھ سواری پر آگے پیچھے بٹھا لیتے۔ راستے میں آپ ﷺ کو بچے مل جاتے تو ان کو خود سلام کرتے۔

آپ ﷺ کا معمول تھا کہ جب فصل کا نیا میوہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا جاتا تو مجلس میں جو سب سے زیادہ کم عمر بچہ ہوتا اس کو عنایت فرماتے۔ بچوں کو چومتے، پیار کرتے۔ ایک مرتبہ اسی طرح آپ ﷺ بچوں کو پیار کر رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا۔ اس نے کہا، آپ ﷺ لوگوں کے بچوں کو پیار کرتے ہیں، میرے دس بچے ہیں مگر میں نے آج تک ان میں سے کسی کو پیار نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دل سے محبت چھین لے تو میں کیا کر سکتا ہوں

Download Free Assignments from

ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ بچپن میں انصار کے کھجوروں کے باغات میں چلا جاتا اور پتھر مار کر کھجوریں گراتا۔ ایک روز پکڑا گیا اور لوگ مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں لے گئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا، پتھر کیوں مارتے ہو۔ میں نے کہا کھجوریں کھانے کے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو خود بخود گر جائیں ان کو اٹھا کر کھا لیا کرو، پتھر نہ مارا کرو، یہ کہہ کر میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی۔

Solvedassignmentsaiou.com

ایک دفعہ ایک نہایت غریب عورت حضرت عائشہؓ کے پاس آئی۔ اس کے ساتھ دو چھوٹی چھوٹی لڑکیاں تھیں۔ اس وقت حضرت عائشہؓ کے پاس کچھ نہ تھا۔ ایک کھجور کہیں پڑی ہوئی مل گئی، وہی اٹھا کر دے دی۔ عورت نے کھجور کے دو ٹکڑے کیے اور دونوں میں برابر تقسیم کر دی۔ آنحضرت ﷺ باہر سے تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے یہ واقعہ سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو خدا اولاد کی محبت میں ڈالے اور وہ ان کا حق بجا لائے وہ دوزخ سے محفوظ رہے گا''۔

غلاموں پر محبت و شفقت کا درس: آنحضرت ﷺ غلاموں کے ساتھ خصوصی شفقت سے پیش آتے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو اس سے روک دیا تھا کہ کوئی شخص ''میرا غلام'' یا ''میری باندی'' کہے۔ میرا بچہ اور میری بچی کہے۔ آپ ﷺ کا حکم تھا کہ: ''یہ تمہارے بھائی ہیں جو خود کھاتے ہو وہی ان کو کھلاؤ اور جو خود پہنتے ہو وہی ان کو پہناؤ''۔

غلاموں سے آپ ﷺ کا سلوک اس طرح کا تھا کہ زید بن حارثہ جو آپ کے غلام تھے ان کے باپ ان کو لینے کے لیے آئے اور آپ ﷺ نے انہیں ساتھ لے جانے کی اجازت دے دی لیکن زید نے باپ کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا اور حضور اکرم ﷺ کی غلامی کو آزادی کی زندگی پر ترجیح دی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا اور اپنی پھوپھی زاد سے ان کا نکاح کر دیا۔

ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ عرض کی ''یا رسول اللہ! (ﷺ) میں اپنے غلاموں کا قصور کتنی دفعہ معاف کروں''۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''ہر روز ستر بار معاف کیا کرو''۔

آپ ﷺ نے غلاموں کو آزاد کرنے کی ترغیب دی اور کئی ایسے طریقے رائج کیے جن کے نتیجے میں بہت جلد غلامی ختم ہو گئی۔

اس کے علاوہ قبائل کے سرداروں، دوسرے ملکوں کے بادشاہوں اور ان کے حکمرانوں کے ساتھ تعلقات اور معاملات کے بے شمار نمونے سیرت اور حدیث کی کتابوں میں ہیں جو ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔

سوال نمبر 25۔ عزم و استقلال کسے کہتے ہیں؟ محمد ﷺ نے بنی نوع انسان کے لئے عزم و استقلال کے کیا نمونے پیش کیے ہیں؟

عزم و استقلال: عزم و استقلال ایک ایسی صفت ہے کہ اسکے بغیر کسی کام میں کامیابی ممکن نہیں رسول اللہ ﷺ یہ صفت انتہا درجے کی تھی۔ جب حضور ﷺ نے عرب کے کفرستان میں لا الہ الا اللہ کی صدا بلند کی تو آپؐ بلکل اکیلے تھے لیکن آپکو ایک لمحے کے لیے بھی خیال نہیں آیا۔ کہ میں اکیلا ہوں، اتنا بڑا کام کیسے کر سکوں گا۔ تیرہ برس آپؐ نے مکہ میں ہر طرح کی سختیاں برداشت کیں۔ لیکن آپؐ کے حوصلے اور عزم میں ذرا بھی فرق نہیں آیا۔

ایک موقع پر قریش نے آپؐ کے ہمدرد اور غمگسار چچا ابو طالب کو مجبور کیا کہ وہ آپؐ کی حمایت سے دست بردار ہو جائیں۔ انہوں نے آپؐ کو بلا کر کہا۔ بھتیجے! مجھ پر اتنا بوجھ نہ ڈالو جسے میں اٹھا نہ سکوں چچا کی اس بات کے بعد اس قبائلی معاشرے میں آپ کا حمایتی کوئی نہیں رہا تھا۔ لیکن آپ نے جواب دیا۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

''اللہ کی قسم !اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند لا کر رکھ دیں تو
بھی میں اسلام کی تبلیغ نہیں روکوں گا۔یا تو یہ کام مکمل ہوگا یا اسی میں میری جان چلی
جائے گی''

غزوہ حنین میں بنو ہوازن کے تیر اندازوں نے اچانک کمین گاہوں سے نکل کر مسلمانوں کی فوج پر اتنی شدت سے تیروں کی بارش برسائی کہ اکثر لوگوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔گنتی کے چند صحابہ کے علاوہ آپؐ کے ساتھ کوئی نہ رہا۔دشمن نے اپنے تیروں کا رخ آپؐ کی طرف پھیر دیا۔تو آپؐ اپنے خچر سے نیچے اتر آئے اور فرمایا۔

میں خدا کا سچا رسول ہوں

اور عبدالمطلب کا پوتا ہوں

یعنی مجھ جیسا شخص میدان سے بھاگ نہیں سکتا۔آپ ﷺ کے ثابت قدم رہنے کی وجہ سے اہل اسلام نے یہ ہارا ہوا معرکہ دوبارہ جیت لیا۔

آپ ﷺ کے عزم و استقلال سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اگر ہم زندگی میں کامیابی چاہتے ہیں تو اپنی زندگی کے اچھے مقاصد متعین کریں۔اور پھر انکے حصول کے لیے مستقل مزاجی کے ساتھ محنت کریں۔

سوال نمبر 26۔ حضرت عمرؓ کے قبولِ اسلام اور جراءت مندی کے بارے میں تفصیلی تبصرہ کریں۔

کاشان اکیڈمی 0334-5504551

جواب: حضرت عمرؓ کا قبول اسلام: آپ کا تعلق ان لوگوں میں سے تھا جن کا بہت زیادہ اثر ورسوخ اور رعب و دبدبہ تھا۔قبول اسلام سے پہلے آپ اسلام کے بدترین مخالفوں میں سے تھے۔نبوت کے ساتویں سال رسول اللہ ﷺ نے دعا کی۔الٰہی اسلام کو ابوجہل یا عمر بن خطاب میں سے کسی ایک کے ذریعے غلبہ عطا فرما۔اس دعا کے بعد جلد ہی حضرت عمرؓ مسلمان ہو گئے۔حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے پہلے مسلمان مشکلات کا شکار تھے اور چھپ چھپ کر عبادت اور تبلیغ کرتے تھے۔آپ نے مسلمان ہو کر مسلمانوں کے جماعت کو ساتھ لے کر اعلانیہ خانہ کعبہ میں نماز ادا کی اور مشرکین کو توحید کی دعوت دی۔

جرات مندی:۔ قبول اسلام کے بعد آپ کی بہادری اور جرات میں اضافہ ہو گیا جب مسلمان ہجرت کر کے اِکا دُکا مدینہ جا رہے تھے تو حضرت عمرؓ پوری تیاری کے ساتھ نکلے،بیت اللہ کا طواف کیا اور اعلان کیا کہ میں ہجرت کر کے مدینہ جا رہا ہوں جس نے اپنی بیوی کو بیوہ اور بچوں کو یتیم کرانا ہو آئے اور مجھے روکے۔کسی میں یہ ہمت نہ ہوئی۔بدر میں ستر کافر گرفتار ہو کر آئے،ان کے بارے میں آپ کی تجویز تھی کہ ان سب کو تہہ تیغ کر دیا جائے تا کہ کفر کا زور ٹوٹ جائے اور ہر شخص اپنے قریبی عزیز کو قتل کرے۔اس سے پہلے آپ نے بدر میں اپنے حقیقی ماموں عاص بن ہشام کو خود اس کے خنجر سے واصل جہنم کیا تھا۔صلح حدیبیہ میں جن شرائط پر مسلمانوں اور مکہ والوں کی صلح ہوئی وہ بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں۔حضرت عمرؓ کو اصرار تھا کہ ہم حق پر ہیں اور جان کی بازی لگانے کو تیار ہیں کیوں دب کر صلح کریں لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا مجھے اللہ کا یہی حکم ہے۔

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

غزوہ تبوک میں جب رسول اللہ ﷺ نے چندے کی اپیل کی تو آپ اپنے گھر کا آدھا اثاثہ لے کر خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہو گئے۔حضور ﷺ سے آپ کو اس قدر محبت تھی کی جب حضور ﷺ کا وصال ہوا تو تلوار لے کر کھڑے ہو گئے اور اعلان کر دیا کہ جو شخص یہ کہے گا کہ آپ ﷺ وفات پا گئے،اس کا سر قلم کر دوں گا۔اس نازک وقت میں حضرت ابوبکرؓ نے سب کو سنبھالا دیا۔یقیناً بنی ساعدہ میں آپ نے بروقت پہنچ کر اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے امت کو بہت بڑے فتنہ سے بچالیا۔حضرت ابوبکر صدیقؓ پورے زمانہ خلافت میں انکے دست و بازو کے طور پر کام کیا حتیٰ کی ایک موقع پر کسی نے حضرت ابوبکرؓ سے شکایت کیا کہ آپ خلیفہ ہیں یا عمر؟ تو انہوں نے جواب دیا عمرؓ

خلافت :۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مرض وفات میں آپ کو اپنا جانشین مقرر کر دیا تھا۔اسوقت کئی لوگوں نے حضرت عمرؓ کے مزاج کی سختی کا ذکر کیا لیکن حضرت ابوبکرؓ نے یہ کہہ کر انہیں مطمئن کر دیا کہ میں بہت نرم تھا اس لیے وہ سخت تھے۔جب خلافت کا بوجھ پڑے گا تو خود بخود نرم ہو جائیں گے۔

سوال نمبر 27۔ ایثار سے کیا مراد ہے؟ ایثار کے فوائد و ثمرات اپنے حالات زندگی کے واقعات کی روشنی میں بیان کریں؟

جواب ایثار:

ایثار کا مطلب ہے دوسروں کو اپنے پر ترجیح دینا۔آپ ﷺ کی جس خوبی کا ہر موقع پر اثر نظر آتا ہے اور جو آپ ﷺ کا سب سے نمایاں وصف تھا وہ ایثار تھا۔

آپ ﷺ کو اپنی اولاد سے بے انتہا محبت تھی اور ان میں سے بھی حضرت فاطمہؓ اس قدر عزیز تھیں کہ وہ آتیں آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے،ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے اور اپنی نشست پر بٹھا دیتے۔لیکن حضرت فاطمہؓ کے گھر کا حال یہ تھا کہ گھر میں کوئی خادمہ نہ تھی۔خود چکی پیستیں،جس سے ہتھیلیاں گھس گئی تھیں،خود پانی کی مشک بھر کر لاتیں جس کے اثر سے جسم پر نیل پڑ گئے تھے۔حضرت فاطمہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ فلاں غزوہ کی کنیزیں آئی ہیں ان میں سے ایک دے دیں تا کہ گھر کے کام کاج میں مدد مل سکے،آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی بدر کے یتیموں کا کوئی انتظام نہیں ہو سکا۔جب تک ان کا انتظام نہ ہو میں تمہیں خادمہ نہیں دے سکتا۔

ایک شخص نے اپنے باغ حضور ﷺ کی نذر کر دیئے آپ ﷺ نے سب خیرات کر دیئے۔جو کچھ ان سے پیدا ہوتا غربا اور مساکین میں تقسیم کر دیا جاتا۔

ایک دفعہ ایک عورت نے چادر پیش کی۔آپ ﷺ کو ضرورت تھی،آپ ﷺ نے لے لی۔ایک صاحب جو حاضر خدمت تھے انہوں نے کہا کیا اچھی چادر ہے۔آپ ﷺ نے

میٹرک،ایف اے،آئی کام،بی اے،بی کام،بی ایڈ،ایم اے،ایم ایس سی،ایم بی اے،ایم ایڈ،ایم فل،پی ایچ ڈی کی ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے،ایم ایس سی،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

اتار کرانہیں دے دی اوراس بات کا خیال نہیں کیا کہ مجھے اس کی زیادہ ضرورت ہے۔

آپ ﷺ کی حیات طیبہ اس نوعیت کے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ خلق خدا میں سونا، چاندی، غلہ، پھل، اور ہر قسم کی چیزیں تقسیم فرما رہے تھے اور گھر میں فاقہ ہے۔

ذاتی تجربہ: ایثار کے ثمرات وفوائد کی حقیقت انسان پر اس وقت کھل کر سامنے آتی ہے جب وہ کسی ایسے تجربے سے گزرے جس میں اس کو اپنے سے زیادہ دوسرے کی ضرورت کا احساس ہوا ہو۔ ایسا ہی واقعہ میرے ساتھ اس وقت پیش آیا جب اکتوبر 2005ء کے زلزلے نے تباہی و بربادی پھیلائی تھی وہ ایسا وقت تھا جب ہر ایک کو صرف اپنی جان کی فکر تھی یا اپنے خونی رشتے داروں کی جان کی۔ لیکن میری یہ خوش نصیبی تھی کہ میرا خاندان اس زلزلے میں متاثر ہونے سے بچ گیا اور اس کی وجہ صرف ایک شخص تھا محمد علی۔ وہ ہمارا پڑوسی تھا اس کے اپنے گھر میں بھی زلزلے نے تباہی پھیلائی تھی اسکی اپنی والدہ اس حادثے میں جان گنوا بیٹھی تھیں اور بچے بھی زخمی ہو گئے تھے لیکن آفرین ہے اس کے ایثار وقربانی کے جذبے پر کہ اس نے اپنی مصیبت کی پرواہ کیے بغیر نہ صرف میرے خاندان کے لوگوں کو ملبے تلے سے زندہ نکلنے میں مدد کی بلکہ دوسرے کئی اور لوگوں کی مدد میں بھی بھرپور کردار ادا کیا اس کے اس جذبے نے اہل علاقہ میں ایک نیا جذبہ اور ولولہ پیدا کیا اور تمام اہل علاقہ نے ایک دوسرے کی مدد شروع کی جس سے ہمارے علاقے کے بہت سے لوگ ملبے تلے سے زندہ نکال لئے گئے۔ محمد علی کے اس جذبہ ایثار نے اس کو اخروی کامیابی تو یقینی دی لیکن دنیاوی طور پر بھی اللہ کی رحمت سے اس کا دامن بھر گیا اور حکومت نے اس کی بہادری اور ایثار کے بدلے میں اس کو اپنا ذاتی کاروبار کرنے کے لیے امداد بھی دی اور اہل علاقہ نے بھی اس کی بھرپور مدد کی جس سے اس نے اپنا گھر بھی بنالیا اور اپنے کاروبار میں اس نے غرباء اور مساکین کے لیے حصہ بھی مخصوص کر دیا جس کی بدولت آج میرے علاقے کے بہت سے لوگ محمد علی کے ممنون ہیں کہ ان کے گھر کا چولہا جلانے میں محمد علی ان کی بھرپور مدد کرتا ہے اور مساکین کی دعائیں سمیٹتا ہے۔

گلشن اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

سوال نمبر 28- درج ذیل قرآنی آیت اور حدیث شریف کا ترجمہ وتشریح تحریر کریں۔ (10+10=20)

1- وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم

2- لَآ اِیْمَانَ لِمَنْ لَّآ اَمَانَۃَ لَہٗ

جواب 1. اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم

ترجمہ: ”بے شک آپ ﷺ بہت بلند اخلاق کے مالک ہیں“۔

تشریح:

آپ ﷺ کے اخلاق حمیدہ کے بارے میں قرآن مجید میں بار بار بتایا گیا ہے۔ یہ بات بھی بہت غور طلب ہے کہ اللہ تعالی نے صرف کتابیں نہیں نازل کیں بلکہ ساتھ رسول بھی بھیجے اس کی کیا وجہ تھی؟ اس کی وجہ یہ تھی کہ صرف کتاب سے مکمل رہنمائی نہیں ہوسکتی جس طرح کتابیں پڑھ کر کوئی شخص ڈاکٹر یا انجینئر نہیں ہوسکتا بلکہ اسے ایسے اساتذہ کی ضرورت ہوتی ہے جن کی نگرانی میں وہ سمجھے اور عملی تربیت حاصل کرے اسی طرح قرآن کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہمیں مکمل رہنمائی اور اس کی عملی تربیت رسول ﷺ کی زندگی سے حاصل کرنا پڑے گی۔ قرآن حکیم نے بار بار یہ بتایا کہ اللہ کے رسول تمہارے لیے نمونہ ہیں آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق زندگی گزارو گے تو کامیاب رہو گے۔

یوں تو آپ ﷺ کی زندگی کا ہر ایک ایک لمحہ ہمارے لیے نمونہ اور باعث ہدایت ہے لیکن اس آیت کریمہ میں ان کی پوری زندگی کی وضاحت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ تمام انسانیت سے زیادہ بلند اخلاق پر فائز تھے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر قرآن کی تعلیمات کو انسانی پیکر میں دیکھنا ہو تو رسول اکرم ﷺ کو دیکھو اور اگر رسول اکرم ﷺ کے اخلاق کریمانہ کو الفاظ کے روپ میں دیکھنا ہو تو قرآن مجید کی تلاوت کرو۔

2. لَآ اِیْمَانَ لِمَنْ لَّآ اَمَانَۃَ لَہٗ

ترجمہ: ”جس شخص میں امانت نہیں وہ ایمان دار نہیں“۔

تشریح: اس حدیث میں جناب رسول کریم ﷺ نے ایسی صفت کا ذکر فرمایا ہے کہ کس کے بغیر ایمان میں خلل آجاتا ہے۔ یہ صفت امانت ہے۔ امانت خیانت کی ضد ہے۔ امانت کی صفت جس شخص میں ہوتی ہے وہ کسی حقدار کا حق ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کرتا۔ چاہے خدا اور رسول کا حق ہو چاہے ماں باپ، عزیزوں اور رشتہ داروں وغیرہ کا ہو۔ عام مسلمانوں کا ہو یا عام انسانوں کا ہو۔

دوستوں کا ہو یا چاہے جانوروں کا۔ ایمان اور امانت دونوں کی اصل ایک ہے مومن کو لازمی طور پر امانت دار ہونا چاہیے کیونکہ لین دین کے معاملات میں جو اخلاقی جوہر بنیادی اور مرکزی حیثیت رکھتا ہے وہ امانت اور دیانت ہے۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ انسان اپنے معاملات اور کاروبار میں ایمان دار رہو۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

سوال نمبر 29: تلاوت قرآن کے آداب تحریر کریں۔

جواب: **آداب تلاوت:** قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور عزت واحترام کرنے کے بہت سے آداب ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر قرآن مجید میں کیا ہے۔اور محمد ﷺ نے احادیث میں بیان فرمایا ہے۔

پاک ہونا: قرآن مجید کو وہی لوگ ہاتھ لگائیں جو پاک ہیں۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

لا یمسۃ الا المطھرون (ط)

وضو کے بغیر قرآن پاک کو ہاتھ نہیں لگانا چاہیے۔وضو کر کے تلاوت کرے۔زبانی پڑھنا ہو تو وضو کے بغیر بھی پڑھ سکتا ہے۔بیٹھنے کی جگہ بھی پاک ہونی چاہیے۔قرأت سے پہلے مسواک کر لینا سنت ہے۔حضورؐ نے فرمایا۔

''تمہارے منہ قرآن پاک کے راستے ہیں تم ان راستوں کو مسواک کر کے پاک صاف کر لیا کرو۔''

تعوذ: تلاوت سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ پڑھنا چاہیے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فاذاقرأت القراٰن فاستعذبالله من الشيطٰن الرجيم

ترتیل: قرآن مجید کو آہستہ آہستہ ترتیل سے پڑھا جائے۔ارشاد ربانی ہے **ورتل القراٰ ن ترتيلا.**

تجوید: قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر، واضح اور صاف پڑھا جائے۔رسول اللہؐ کی تلاوت کا ایک ایک لفظ واضح اور جدا ہوتا تھا۔(ترمذی)

خوش الحانی: قرآن مجید کو محبت اور شوق سے اچھے لہجے میں پڑھنا چاہیے۔لہجہ میں شیرینی ہو اور پورے الفاظ ادا ہوں۔حضورؐ نے فرمایا''تم اپنی آوازوں سے قرآن کو زینت دو۔'' (مشکوٰۃ)

گانے کی طرح پڑھنے کی ممانعت: حضورؐ نے فرمایا

''اپنے آپ کو عشقیہ نغموں کے انداز میں قرآن مجید پڑھنے سے بچاؤ۔میرے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو گا گا کر قرآن پڑھے گی لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔''یعنی ان کے دلوں پر کوئی اثر نہ ہوگا۔

دل لگا کر پڑھنا: رسول اللہؐ نے فرمایا۔

''قرآن مجید کو اس وقت تک پڑھو جب تک دل لگا رہے۔جب طبیعت اکتا جائے تو اٹھ کھڑے ہو۔'' (بخاری)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

''قرآن مجید میں جتنا آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھو۔''

تین دن میں ختم کرنا: تین دن رات سے کم مدت میں قرآن مجید ختم کرنے کو حضورؐ نے پسند نہیں فرمایا۔آپؐ نے فرمایا ''جو تین دن رات سے کم میں قرآن مجید کو ختم کر لے اس نے قرآن کو نہیں سمجھا۔'' (ترمذی)

تلاوت کے دوران باتیں نہ کی جائیں: بعض لوگ تلاوت کرتے کرتے باتیں بھی شروع کر دیتے ہیں۔یہ قرآن پاک کے آداب کے خلاف ہے۔جب قرآن مجید پڑھا جائے تو خاموشی سے سنا جائے۔باتیں کرنا اللہ تعالیٰ کے کلام کی ناقدری ہے۔

سوال نمبر 2: قرآن مجید کی تعلیمات کے اثرات تحریر کریں:

جواب: **قرآن کی تعلیمات کے اثرات:** ظہور اسلام سے پہلے عرب کے عام لوگوں میں دنیا بھر کی خرابیاں موجود تھیں۔وہ شرک اور کفر کرتے تھے۔بے گناہ لوگوں کو قتل کرتے، جوا کھیلتے، شراب پیتے اور اپنی بچیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔یہ قرآن کی تعلیمات کا اثر تھا کہ یہی لوگ دنیا کے سب سے مہذب اور شائستہ افراد بن گئے۔ انسانیت کے ہمدرد اور

خیر خواہ بن گئے۔جن کے اپنے ہاں کوئی قانون نہیں تھا۔انہوں نے ساری دنیا کو قانون دیا۔جو خود گمراہ تھے۔وہ ساری دنیا کے انسانوں کے رہنما بن گئے۔جو آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے انہوں نے دنیا کو امن وامان کا گہوارہ بنا دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کی تعلیم نے بندوں کو اس قدر مہذب بنا دیا کہ انہیں فرشتوں سے بھی زیادہ بلند مقام پر پہنچا دیا۔ایسی جامع تعلیمات کسی کتاب میں بھی نہیں مل سکتیں۔ مثالی معاشرہ قائم کرنے کے لیے ایسے منصفانہ اصول مقرر کیے گئے جن پر عمل کر کے دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل کی جا سکتی ہیں۔ہماری فلاح و کامیابی اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ''الکتاب''یعنی قرآن مجید میں جو احکامات دیے ہیں ان کی پابندی کریں۔

سوال نمبر 30: سورۃ الفلق سورۃ الناس عربی میں لکھیں۔

جواب: **سورۃ الفلق** **بسم الله الرحمٰن الرحيم**

قل اعوذ برب الفلق (١)من شرماخلق(٢)ومن شرغاسقاذاوقب(٣)ومن شر انفثت فی العقد(٤)ومن شر حاسد اذا حسد(٥)

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

سورۃ الناس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قل اعوذ بربّ الناس (۱) ملک الناس (۲) الٰہ الناس من شرالوسواس الخناس (۳) الذی یوسوس فی صدورالناس (۴) من الجنۃ والناس (۵)

سوال نمبر4: سورۃ الفیل ترجمہ کے ساتھ خوش خط تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: " کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمھارے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا (۱) کیا ان کا داؤ غلط نہیں کیا؟ (۲) اور ان پر غول کے غول جانور بھیجے (۳) جو ان پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے (۳) تو ان کو ایسا کر دیا جیسے کھایا ہوا بھس (۵)

سوال نمبر31: حدیث سے کیا مراد ہے؟ حدیث کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: حدیث کا مفہوم: حدیث کے معنی "بات" کے ہیں۔لیکن عام طور پر جب ہم حدیث یا حدیث نبوی ﷺ کا لفظ بولتے ہیں تو اس میں تین چیزیں شامل ہوتی ہیں:

(1) حضور نبی کریم ﷺ کی باتیں "گفتگو کلام"۔

(2) آپ ﷺ نے جو کام کیے۔

(3) آپ ﷺ کے سامنے کوئی کام کیا گیا اور آپ ﷺ اس پر خاموش رہے۔

حدیث کی جمع احادیث ہے، جو شخص علم حدیث کا ماہر ہوا سے "محدث" کہتے ہیں۔

ا۔ رسول کریم ﷺ کی "بات چیت"، "کام"، "اور کسی چیز کو ہوتے ہوئے دیکھ کر "پسند کرنا" یا "خاموش رہنا" حدیث کہلاتا ہے۔

۲۔ حدیث بیان کرنے والے کو "محدّث" کہتے ہیں۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

اسلام میں حدیث کی اہمیت وحیثیت: قرآن حکیم میں ہماری زندگی کے بارے میں ہر طرح کی راہنمائی موجود ہے لیکن اس میں بنیادی اصول، قوانین اور ضابطے بیان کیے گئے ہیں۔حضرت محمدؐ پر اللہ کا کلام نازل ہوا ،صرف آپؐ ہی ان کو سب سے بڑھ کر جانتے تھے اور آپؐ نے ان کی خوب وضاحت فرمادی۔قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے۔

"ہم نے آپؐ کی طرف یہ ذکر (قرآن مجید) نازل کیا ہے تاکہ آپؐ لوگوں کو کھول کر بیان کریں، اس کو جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے"

ذکر سے مراد قرآن مجید ہے جو پہلی امتوں کے حالات اور شریعتوں کی حفاظت کرنے والا، پہلے نبیوں کے علوم کو جمع کرنے والا، ہمیشہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے احکام اور دین و دنیا کی کامیابی کے طریقوں کو سمجھانے والا اور غفلت میں پڑے لوگوں کو بیدار کرنے والا ہے۔پہلے رسولوں کی طرح آپؐ پر بھی کتاب نازل کی گئی ہے۔آپؐ کا کام مضامین کو کھول کر بیان کرنا ہے تاکہ لوگ اسے سمجھ سکیں اور اس پر عمل کریں۔

قرآن مجید میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، جہاد، اللہ کے دشمنوں سے صلح و جنگ کے بارے میں قوانین موجود ہیں۔ان سب کی حقیقت جناب نبی کریمؐ کی حدیث و سنت اور آپؐ کے اقوال، افعال اور اعمال کے بغیر واضح نہیں ہوسکتی تھی۔مثلاً

ا۔قرآن مجید میں ہے۔

واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الرکعین.

قرآن مجید نے یہ تفصیل بیان نہیں کی کہ کس طرح نماز قائم کرو، کتنی رکعتیں ادا کرو، کن اوقات میں ادا کرو، ان میں کیا پڑھو، یہ پوری تفصیل ہمیں احادیثِ نبویؐ سے معلوم ہوئی۔اسی لیے رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ صلوا کمارایتمونی اصلی

۲۔زکوٰۃ کے بارے میں بھی قرآن مجید میں وضاحت نہیں ہے کہ کتنی زکوٰۃ دو، کن چیزوں پر زکوٰۃ ہے۔کن پر نہیں، کون لوگ زکوٰۃ دیں اور کس طرح دیں اور کن لوگوں کو دیں۔

۳۔حج کرنے کا حکم دیا گیا ہے لیکن حج کے عمل کی وضاحت حضورؐ کے افعال اور احادیث ہی سے معلوم ہوتی ہے۔

۴۔ماں، باپ، بہن، بھائی کے کیا حقوق ہیں، عزیزوں اور پڑوسیوں کی کیا ذمہ داریاں اور حقوق ہیں۔اچھائی اور برائی کی تمیز ان تمام باتوں کی وضاحت اور تفصیلات سے حضورؐ نے ہمیں آگاہ فرمایا۔ان کی حقیقت ہمیں حدیث اور سنت کے ذریعے معلوم ہوسکتی ہے۔

سوال نمبر32: صحاح ستہ کا تعارف کروائیں۔

جواب: صحاح ستہ: صحابہ کرام اور تابعین نے رسول اکرم ﷺ کی احادیث پر مشتمل کئی چھوٹی بڑی کتابیں تیار کیں۔جن کی بنیاد پر آگے چل کر مشہور کتابیں لکھیں گئیں ان میں "صحاح ستہ" کو بہت اہمیت حاصل ہے۔"صحاح ستہ" میں درج ذیل کتب شامل ہیں:

ا۔**الجامع الصحیح**:۔ اس کتاب کو صحیح بخاری بھی کہتے ہیں۔یہ امام محمد بن اسماعیل بخاری (وفات 256ھ) کی تالیف ہے امام بخاری ماوراء شہر کے شہر بخارا کے رہنے والے تھے ان کی اس تالیف کو قرآن حکیم کے بعد سب سے مستند کتاب سمجھا جاتا ہے۔صحیح بخاری کی بہت سی شرحیں لکھی گئیں اس کتاب کا اردو ترجمہ بھی موجود ہے

۲۔**صحیح مسلم**:۔امام مسلم بن حجاج قشیری (وفات 261ھ) کی تالیف ہے امام مسلم خراسان کے شہر نیشاپور کے رہنے والے تھے۔یہ کتاب صحیح بخاری کی طرح مستند اور معتبر کتاب ہے۔اس کی کئی شرحیں لکھی گئیں اور اردو ترجمہ بھی ہوا ہے۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں اور ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

۳۔**جامع ترمذی**:امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی (وفات 279ھ) کی تالیف ہے۔ امام ترمذی ماوراء بلخ کے شہر ترمذ کے رہنے والے تھے۔اس کتاب میں 3956احادیث ہیں۔

۴۔**سنن ابی داوٗد**: امام ابوسلیمان بناشعث (وفات 275ھ) کی تالیف ہے۔ امام ابوداوٗد سجستان کے رہنے والے تھے۔اس کتاب میں4800احادیث ہیں۔

۵۔**سنن نسائی**: امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن علی نسائی (وفات 303ھ) کی تالیف ہے۔ امام ابونسائی خراسان کے شہر نساء کے رہنے والے تھے۔اس کتاب میں 5761احادیث ہیں۔

۶۔**سنن ابن ماجہ**: امام ابوعبداللہ بن یزید ابن ماجہ کی تالیف ہے۔ ابن ماجہ ایران کے شہر قزدین کے رہنے والے تھے۔اس کتاب میں14000احادیث ہیں۔

نام کتاب/مشہور نام	مؤلف	سنہ وفات
1۔ صحیح بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ	256ھ
2۔ صحیح مسلم	امام مسلم بن الحجاج نیشاپوریؒ	261ھ
3۔ جامع ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ	270ھ
4۔ سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید ابن ماجہ	273ھ
5۔ سنن ابی داوٗد	امام سلیمان بن اشعث سجستانیؒ	278ھ
6۔ سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائیؒ (خراسانی)	302ھ

کاشان اکیڈمی

سوال نمبر7۔ درج ذیل احادیث کا ترجمہ وتشریح تحریر کریں۔ (5+5=10)

0334-5504551

سوال نمبر 33:درج ذیل آیات کا ترجمہ وتشریح کریں۔

جواب: (الف) لَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ

Download Free Assignments from

(1) ترجمہ: "جس شخص میں عہد کی پابندی نہیں اس میں دین نہیں"

تشریح: اس حدیث میں ایک ایسی خوبی کا ذکر کیا گیا ہے کہ جس پر ہمارے دینی اور دنیاوی معاملات کا دارومدار ہے۔یہ خوبی عہد کی پابندی ہے۔لوگ عام طور پر عہد کے معنی صرف قول وقرار کر لیتے ہیں لیکن اسلام کی نظر میں اس کا دائرہ بہت وسیع ہے۔اس میں مذہب ،اخلاق،معاشرت،اور معاملات کی وہ تمام صورتیں شامل ہیں جن کی پابندی انسان پر شرعی،عقلی،قانونی اور اخلاقی طور پر فرض ہے اور ان کو نبھانا اور پورا کرنا ایک سچے انسان کی نشانی ہے۔

Solvedassignmentsaiou.com

(ب) قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ

(2) ترجمہ: " کہو میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر ثابت قدم رہو"

تشریح: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کے ایمان زبان سے اقرار کا نام نہیں ہے بلکہ اس یقین کو کہا جاتا ہے جو انسان کے رگ وریشے میں رس بس جاتا ہے اور اس کا ہر عمل اس ایمان کو تقویت پہنچانے ،اس نور کو منور کرنے ،اللہ ورسول ﷺ کر احکامات کی بے جھجک بلا چون وچرا پیروی کرنے لیے ہوتا ہے۔اس لیے ثابت قدمی ہی اسلام کی اصل بنیاد ہے اور مسلمان اپنے ایمان اور یقین پر اس طرح پختہ ہو کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کے قدم اکھاڑ نہ سکے۔ثابت قدمی ایمان کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔پختہ یقین والا ہی اللہ کے فضل وکرم کا حق دار ہے۔کیونکہ اس میں ہر سخت مشکل وقت میں ہمت نہیں چھوڑی اور دین اور دنیا کی آزمائشوں اور مصیبتوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا

سوال نمبر 34:عقیدہ توحید سے کیا مراد ہے؟نیز انسانی زندگی پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔؟

جواب:۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کا اقرار انسان کے ذہن میں اس طرح موجود ہے کہ شاید ہی کبھی کسی نے اللہ تعالیٰ کی ذات کا انکار کیا ہوگا جو لوگ احکام خدا کے منکر ہوئے ہیں ان کے ذہن کے کسی نہ کسی گوشے میں خدا کا تصور موجود ہوتا ہے۔اور وقت آنے پر اسکا اظہار کرتا ہے۔مکہ کے کافر بھی مانتے تھے کہ بڑے بڑے کام خدا تعالیٰ نے خود کئے ہیں مثلاً زمین اور آسمان اس نے پیدا کئے سورج، چاند،ستارے اس نے بنائے بارش وہ برساتا ہے۔زندگی اور موت اسکے ہاتھ میں ہے۔البتہ کائنات بنانے کے بعد اس نے اسکا نظام چلانے کیلئے فرشتوں ،نیک لوگوں دیوی دیوتاؤں کے سپرد کر دیا ہے۔یہ سوچ کر لوگ خدا کو چھوڑ کر انہی کی عبادت اور انکو راضی کرنے میں مصروف ہو گئے۔اس طرح شرک کی گمراہی میں مبتلا ہو گئے۔قرآن کریم نے اس خیال کی سختی سے تردید کی ہے اور بتایا کہ کائنات پیدا بھی اسی نے کی ہے اور اسکا سارا نظم ونسق بھی وہی چلاتا ہے۔اس میں اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔

"الا له الخلق و الامر"

اچھی طرح سن لو اسی نے ساری کائنات کو پیدا کیا اور وہی اسے چلا رہا ہے۔سارے معاملات اسی کے ہاتھ میں ہیں۔

توحید کا تصور سورۃ اخلاص میں ذہن نشین کرایا گیا ہے۔

قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يو لد ولم يكن له كوا احد

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

کہہ دو اللہ اکیلا ہے وہ بے نیاز ہے اور سب اسکے محتاج ہیں اسکی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔اس کا کوئی ہمسر ہے نہ شریک ۔

عقیدہ توحید کی ضرورت اہمیت وانسانی زندگی پر اس کے اثرات: توحید کامل کے معنی ہیں انسان خدا کے سوا کسی قوت کو کارساز اور حاجت روا نہ مانے اور کسی کے ہاتھ میں اپنا نفع یا نقصان نہ سمجھے۔اس تصور سے انسان ہر قسم کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے۔توحید در حقیقت انسانی شرف اور عظمت کا سنگ بنیاد ہے۔توحید کا عقیدہ یہ واضح کرتا ہے کہ دنیا کی ساری مخلوق کا خالق وکارساز ایک ذات واحد ہے۔اسکے سامنے ساری مخلوق اور دنیا کی تمام طاقتیں بالکل عاجز ہیں۔زندگی اور موت صحت اور بیماری،نفع ونقصان سب اسی کے اختیار میں ہے اس میں کسی مخلوق کا کوئی دخل نہیں۔اس کے حضور اسکی اجازت کے بغیر کوئی بھی سفارش نہیں کر سکتا۔

توحید کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ انسان کو عزت وشرف کا مقام حاصل ہوتا ہے جب اللہ کے سوا کوئی حاجت روا،کارساز اور نفع نقصان کا مالک نہیں تو انسان قدرتی طور پر غلامی سے آزاد ہو گیا۔کسی کا بندہ اور غلام نہیں رہا۔قرآن کریم نے بتایا کہ اللہ نے انسان کو عزت اور برتری عطا فرمائی۔خشکی اور تری کی تمام چیزیں اسکے تابع کر دیں۔سورج چاند ستارے اسکے کام میں لگا دیئے ہیں اور کائنات کی تمام طاقتوں کو جن کی وہ نا سمجھی میں پوجا کرتا رہا تھا اس کی خدمت کے لیے وقف کر دیئے۔عقیدہ توحید نے انسان میں رنگ ونسل،زبان اور وطن،حسب ونسب،ادنیٰ واعلیٰ طبقوں کی بنیاد پر تقسیم ختم کر کے تمام انسانوں کو برابر کر دیا۔ انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور ایک اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔مخلوق ہونے میں کسی کو کسی پر برتری حاصل نہیں۔ہاں اگر کوئی شخص برتری حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے تقویٰ اختیار کرے،اس کے احکام پر زیادہ سے زیادہ عمل کرے تو دوسرے لوگوں پر برتری حاصل کر لے گا۔

"ان ارحکم عبداللہ اتقاکم"

''بے شک تم میں خدا کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پاک باز ہو۔''

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

سوال نمبر 34۔ درج ذیل آیات کا ترجمہ وتشریح کریں۔

1- وَ قُوْلُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا

2- اِنَّ اَکْرَمَکُم عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُم

جواب:

(ا) و قولو النّا س حسنا۔

ترجمہ:۔ ''اور لوگوں سے نیک بات کیا کرو''

تشریح:۔ اس آیت میں مسلمانوں کو حسن سلوک کی تاکید فرمائی ہے کہ لوگوں سے خوش کلامی اور محبت سے پیش آیا کرو۔اس سے دلوں میں اُلفت پیدا ہوتی ہے اور معاشرے میں باہم محبت واتفاق کی فضا قائم ہو جاتی ہے۔

(ب) ان اکرمکم عند اللہ اتقکم۔

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔

تشریح: ہمارے معاشرے میں آج کل بڑے بڑے مکانوں اور عالیشان بنگلوں میں رہنے والوں کی بڑی قدر کی جاتی ہے۔بڑے عہدے دار اور بااثر لوگوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔لوگ ان سے ملنا جلنا اوران سے نزدیک رہنا پسند کرتے ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بتا دیا کہ میرے نزدیک حقیقتاً عزت والا شخص وہ ہے جو متقی اور پرہیز گار ہو،جو برائیوں سے بچتا ہو اور نیکیوں کو اپناتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی یاد اور خوف کو اپنے دل میں رکھتا ہو۔

سوال نمبر 36.:درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

س: ناپ تول کے بارے میں قرآنی آیات تحریر کریں؟

ج: واوفوا الکیل اذاکلتم وزنوا بالقسطاس المستقیم ذلک خیر واحسن تاویلا

س: اللہ کے نزدیک سب سے عزت والا کون ہے؟ ج: جو زیادہ متقی اور پرہیز گار ہے۔

س: صحاح ستہ کے نام تحریر کریں؟

ج: 1۔ صحیح بخاری 2۔صحیح مسلم 3۔سنن ابی داوٗد 4۔جامع ترمذی 5۔سنن نسائی 6۔سنن ابن ماجہ

س: حضور ﷺ نے میانہ روی کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟ ج: "جس نے میانہ روی اختیار کی محتاج نہیں ہوگا"

س: آخری وحی کہاں نازل ہوئی؟ ج: میدان عرفات میں

س: **ذالک الکیاب لاریب فیه کا ترجمہ تحریر کریں؟** ج: ترجمہ: یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں

س: مکی سورتوں کی کتنی تعداد ہے؟ ج: 87

س: رسول اکرم ﷺ پر قرآن کتنے عرصے میں نازل ہوا؟ ج: 23 سال کے عرصے میں

س: مدنی سورتوں کی تعداد کتنی ہے؟ ج: 27

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

س: شراب اور جوا کیسے کام ہیں؟ ج: ناپاک اور شیطانی کام ہیں

سوال نمبر 37 درج ذیل کا ترجمہ تحریر کریں۔

(1) خیرالناس من ینفع الناس

ترجمہ:۔ لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو دوسروں کو فائدہ پہنچائے

(2) کان خلقه القرآن۔

ترجمہ:۔ قرآن حکیم ہی آپ کا خلق ہے۔

(3) انک لعلی خلق عظیم

ترجمہ:۔ بے شک آپ بہت بلند اخلاق کے مالک ہیں۔

(4) لاایمان لمن لا امانة لاه

ترجمہ:۔ جس کا ایمان نہیں اس شخص کے لیے کوئی امانت نہیں۔

(5) وما ارسلنک الا رحمته للعلمین۔

ترجمہ:۔ اور بلاشبہ ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

کاشان اکیڈمی

سوال نمبر 2۔ محمد ﷺ بچوں اور غلاموں سے کس طرح کی محبت و شفقت کا درس دیتے تھے؟ وضاحت کریں۔

جواب:۔ **بچوں پر محبت و شفقت کا درس**:۔ بچوں پر آپ ﷺ غیر معمولی شفقت فرماتے۔ آپ ﷺ کا معمول تھا کہ سفر سے تشریف لاتے تو رستے میں جو بچے ملتے ان میں سے کسی کو اپنے ساتھ سواری پر آگے پیچھے بٹھا لیتے۔ راستے میں آپ ﷺ کو بچے مل جاتے تو ان کو خود سلام کرتے۔

0334-5504551

آپ ﷺ کا معمول تھا کہ جب فصل کا نیا میوہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا جاتا تو مجلس میں جو سب سے زیادہ کم عمر بچہ ہوتا اس کو عنایت فرماتے۔ بچوں کو چومتے، پیار کرتے۔ ایک مرتبہ اسی طرح آپ ﷺ بچوں کو پیار کر رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا۔ اس نے کہا، آپ ﷺ لوگوں کے بچوں کو پیار کرتے ہیں، میرے دس بچے ہیں مگر میں نے آج تک ان میں سے کسی کو پیار نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دل سے محبت چھین لے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

Download Free Assignments from

ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ بچپن میں انصار کے کھجوروں کے باغات میں چلا جاتا اور پتھر مار کر کھجوریں گراتا۔ ایک روز پکڑا گیا اور لوگ مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں لے گئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا، پتھر کیوں مارتے ہو۔ میں نے کہا کھجوریں کھانے کے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو خود بخود گر جائیں ان کو اٹھا کر کھا لیا کرو، پتھر نہ مارا کرو، یہ کہہ کر میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی۔

Solvedassignmentsaiou.com

ایک دفعہ ایک نہایت غریب عورت حضرت عائشہؓ کے پاس آئی۔ اس کے ساتھ دو چھوٹی چھوٹی لڑکیاں تھیں۔ اس وقت حضرت عائشہؓ کے پاس کچھ نہ تھا۔ ایک کھجور کہیں پڑی ہوئی مل گئی، وہی اٹھا کر دے دی۔ عورت نے کھجور کے دو ٹکڑے کیے اور دونوں میں برابر تقسیم کر دی۔ آنحضرت ﷺ باہر سے تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے یہ واقعہ سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو خدا اولاد کی محبت میں ڈالے اور وہ ان کا حق بجالائے وہ دوزخ سے محفوظ رہے گا''۔

غلاموں پر محبت و شفقت کا درس:۔ آنحضرت ﷺ غلاموں کے ساتھ خصوصی شفقت سے پیش آتے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو اس سے روک دیا تھا کہ کوئی شخص ''میرا غلام'' یا ''میری باندی'' کہے۔ میرا بچہ اور میری بچی کہے۔ آپ ﷺ کا حکم تھا کہ: ''یہ تمہارے بھائی ہیں جو خود کھاتے ہو وہی ان کو کھلاؤ اور جو خود پہنتے ہو وہی ان کو پہناؤ''۔

غلاموں سے آپ ﷺ کا سلوک اس طرح کا تھا کہ زید بن حارثہ جو آپ کے غلام تھے ان کے باپ ان کو لینے کے لیے آئے اور آپ ﷺ نے انہیں ساتھ لے جانے کی اجازت دے دی لیکن زید نے باپ کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا اور حضور اکرم ﷺ کی غلامی کو آزادی کی زندگی پر ترجیح دی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا اور اپنی پھوپھی زاد سے ان کا نکاح کر دیا۔

ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ عرض کی ''یا رسول اللہ! (ﷺ) میں اپنے غلاموں کا قصور کتنی دفعہ معاف کروں''۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''ہر روز ستر بار معاف کیا کرو''۔

آپ ﷺ نے غلاموں کو آزاد کرنے کی ترغیب دی اور کئی ایسے طریقے رائج کیے جن کے نتیجے میں بہت جلد غلامی ختم ہو گئی۔

اس کے علاوہ قبائل کے سرداروں، دوسرے ملکوں کے بادشاہوں اور ان کے حکمرانوں کے ساتھ تعلقات اور معاملات کے بے شمار نمونے سیرت اور حدیث کی کتابوں میں ہیں جو ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔

سوال نمبر 38: درج ذیل عنوانات پر مختصر نوٹ لکھیں۔

1۔ محبت و ہمدردی:۔ آپ ﷺ کے دل میں انسانوں سے بے پناہ محبت اور ہمدردی کا جذبہ موجود تھا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اس صفت کو خاص طور پر بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔ ﴿فبما رحمة من الله لنت لهم ولو كنت فظا غليظ القلب لا نفضوا من حولك﴾ (آل عمران:159)

''اللہ کے فضل سے آپ ﷺ لوگوں کے لئے نرم دل ہیں۔ اگر آپ ﷺ سخت مزاج، سخت دل ہوتے تو سب لوگ آپ ﷺ سے دور ہو جاتے''۔

آپ ﷺ اس بات کی کوشش کرتے کہ محفل میں کوئی ایسی بات نہ کی جائے اور نہ سنی جائے جس سے کسی کے بارے میں بدگمانی پیدا ہو۔ ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا۔

''میرے سامنے دوسروں کی ایسی باتیں نہ کیا کرو جنہیں سن کر میرے دل میں ان کے متعلق کوئی کدورت پیدا ہو جائے کیوں کہ میں چاہتا ہوں کہ میں سب سے صاف دل کے ساتھ ملوں''۔

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے دو افراد کی شکایت آپ ﷺ کو پہنچائی آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس طرح کی باتیں مجھ تک نہ پہنچایا کرو''

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک، ایف اے، بی اے، ایم اے، بی ایس، ایم ایس، ایم فل، پی ایچ ڈی تک کی تمام کتابوں کی معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، بی اے کا م، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، ایم بی اے اور دیگر تمام اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں اور ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی مشقیں بھی حاصل کرنے کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

آپ ﷺ اپنے پاس بیٹھنے والوں کو ترغیب دلاتے تھے کہ دوسروں کے حق میں ہمیشہ اچھی بات کیا کرو۔اگر کوئی شخص کسی وجہ سے کسی کے بارے میں اچھی بات نہ کہہ سکے تو اس کی برائی نہ کرے بلکہ خاموش رہے۔ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اخلاق کی بلندی یہ نہیں کہ جو شخص تم سے اچھے طریقے سے پیش آئے اس سے اچھے طریقے سے پیش آو۔اور جو تمہارے ساتھ برائی کرے تو اس سے برائی کرو بلکہ اخلاق بلندی یہ ہے کہ ہر شخص سے بھلائی کرو خواہ وہ تمہارے ساتھ بھلائی کرے یا برائی''۔

2۔ایثار: ایثار کا مطلب ہے کہ دوسروں کو اپنے آپ پر ترجیح دینا۔ایثار حضور ﷺ کا ایک نمایاں وصف تھا۔آپ ﷺ کو اپنی اولاد سے بے انتہا محبت تھی اور ان میں حضرت فاطمہؓ سے اس قدر تھی کہ جب وہ آتیں تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے ،ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے اور اپنی نشست پر بٹھاتے۔لیکن حضرت فاطمہؓ کے گھر کا یہ حال تھا کہ ان کے گھر میں کوئی خادمہ نہ تھی۔خود چکی پیستیں ،جس سے ہتھیلیاں گھس گئی تھیں۔خود پانی کی مشک بھر کر لاتیں جس سے جسم پر نیل پڑ گئے تھے۔حضرت فاطمہؓ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ فلاں غزوہ میں جو کنیزیں آئی ہیں ان میں سے ایک دے دیں تا کہ گھر کے کام میں مدد مل سکے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابھی بدر کے یتیموں کا کوئی انتظام نہیں ہو سکا۔جب تک ان کا انتظام نہ ہو میں تمہیں خادمہ نہیں دے سکتا۔ایک شخص نے اپنا باغ حضور ﷺ کی نذر کیا۔آپ ﷺ نے سب خیرات کر دیئے، جو کچھ ان سے پیدا ہوتا غرباء و مساکین میں تقسیم کر دیتے۔یہ ایک ایثار کی دو مثالیں تھیں جس سے ہمیں ایثار کا بخوبی علم ہوتا ہے کہ ایثار کسے کہتے ہیں۔

کاشان اکیڈمی 0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

سوال نمبر 39۔آنحضور ﷺ کی زندگی کی روشنی میں سچائی کی تعریف اور اہمیت پر واضح نوٹ تحریر کریں۔

جواب:۔ **شخصی اوصاف**:۔بلا شبہ آنحضرت ﷺ کی شخصیت خوبیوں اور کمالات کا مجموعہ تھی جن کی تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے۔

ا۔عزم واستقلال:۔کسی کام میں کامیابی کا باعث عزم استقلال ہی ہے اس کے بغیر کسی کام میں کامیابی ممکن نہیں رسول اکرم ﷺ میں یہ صفت انتہا درجے کی تھی آپ ﷺ نے عرب کے کفرستان میں جب توحید کی آواز بلند کی تو آپ ﷺ بالکل اکیلے تھے لیکن کبھی آپ کو ایک لمحے کے لیے بھی خیال نہ آیا کہ میں اکیلا ہوں اتنا بڑا کام ہے اکیلا کیسے کر سکوں گا تیرہ برس تک آپ اہل مکہ کی ہر طرح کی سختیاں اور صعوبتیں برداشت کیں لیکن آپ ﷺ کے پاؤں کبھی بھی نہ ڈگمگائے اور آپ ﷺ کے حوصلے میں ذرا بھر پستی نہ آئی یہ صرف عزم و استقلال ہی تھا جس نے آپ ﷺ کو پاؤں پر کھڑے رکھا اور آخر کار آپ ﷺ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے حضور اکرم ﷺ اکیلے تو حدے کا پیغام لے کر کھڑے ہوئے لیکن آج دائرہ اسلام میں ایک ارب سے زائد لوگ موجود ہیں۔غزوہ حنین میں بنو ہوازن کے تیر اندازوں نے اچانک مسلمانوں کی فوج پر اتنی شدت سے تیروں کی بارش کی کہ مسلمان فوج کے پاؤں اکھڑ گئے اور اکثر لوگ میدان سے بھاگ نکلے چند صحابہ کے علاوہ آپ ﷺ کے ساتھ کوئی نہ رہا دشمن نے تیروں کا رخ آپ ﷺ کی طرف پھیر دیا آپ ﷺ خچر سے نیچے اترے اور فرمایا میں خدا کا سچا رسول ہوں اور عبدالمطلب کا پوتا ہوں یعنی محمد جیسا شخص میدان سے نہیں بھاگ سکتا آپ ﷺ کی ثابت قدمی کی وجہ سے یہ ہارا ہوا معرکہ دوبارہ جیت لیا۔

۲۔شجاعت:۔اسلامی تاریخ آپ ﷺ کی بہادری کے واقعات سے بھری پڑی ہے لڑائی کے دوران بڑے بڑے بہادر آپ ﷺ کے پاس آکر پناہ لیتے تھے حضرت علیؓ جو کہ بڑے بہادر تھے فرماتے ہیں کہ جب بدر کی جنگ میں شدت آئی تو ہم لوگوں نے آپ کی آڑ میں پناہ لی ایک دن مدینہ میں شور ہوا کہ دشمن آ گئے تو لوگ دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے تیاری کرنے لگے آپ ﷺ نے کسی کا انتظار نہ کیا اور نہ ہی گھوڑے پر زین کسی گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہو کر دور دور تک تمام خطروں کے مقامات پر گشت لگا آئے اور واپس آکر لوگوں کو آگاہ کیا کہ کوئی خطرہ نہیں ہے۔

۳۔سخاوت:۔حضور اکرم ﷺ کی سخاوت کے بارے میں عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے جس طرح چلنے والے ہوا سے ہر شخص فیضیاب ہوتا ہے اسی طرح آپ ﷺ کی سخاوت سے ہر فرد فیضیاب ہوتا تھا کیونکہ جو بھی آپ ﷺ کے دروازہ پر آتا آپ ﷺ اس کو خالی ہاتھ واپس نہ کرتے اگر کوئی سائل آپ ﷺ کے پاس آتا تو آپ ﷺ کے پاس اگر کچھ بھی نہ ہوتا تو قرض لے کر سائل کی ضرورت پوری فرماتے۔

غزوہ حنین میں تقریباً چھ ہزار مرد اور عورتیں قید ہو کر آئے اس وقت کے قانون کے مطابق آپ ﷺ ان کو غلام اور لونڈیاں بنا سکتے تھے لیکن آپ ﷺ نے ان سبن کو رہا کر دیا اسی جنگ میں جو مال غنیمت ہاتھ لگا اس میں چوبیس اونٹ چالیس ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی چال تھی آپ ﷺ نے یہ تمام مال غنیمت لوگوں میں تقسیم کر دیا اور بعض کو کئی کئی سو اونٹ دیئے ایک مرتبہ آپ ﷺ کے پاس ستر ہزار درہم رقم آئی تو آپ ﷺ نے اس رقم کو مسجد میں چٹائی پر پھیلا دیا جو شخص آتا گیا آپ اس کو رقم دیتے حتیٰ کہ یہ رقم ختم ہو گئی آپ ﷺ اُٹھ کر گھر تشریف لے گئے۔

۴۔سچائی:۔حضرت رسول اکرم ﷺ سچائی کے پیکر تھے اعلان نبوت سے پہلے ہی لوگ آپ ﷺ کو صادق کہتے تھے اعلان نبوت کے بعد جب قریش کے بڑے بڑے سردار آپ ﷺ کے جانی دشمن بن گئے اور آپ ﷺ کو طرح طرح کی اذیتیں دینے لگے لیکن انہوں نے بھی آپ ﷺ پر کبھی جھوٹ کا الزام نہیں لگایا آپ ﷺ کے بدترین دشمن بھی اس بات سے پریشان تھے کہ جس شخص نے زندگی بھر جھوٹ نہیں بولا اس کے بارے میں لوگوں کو کیسے یقین دلائیں کہ یہ خدا کے بارے میں جھوٹ بول رہا ہے۔

ایک دن قریش کے بڑے بڑے سردار محفل جمائے بیٹھے تھے اور آپ ﷺ کا ذکر ہو رہا تھا اس میں سے ایک سردار نے کہا کہ اے قریش اب تک جو تم پر مصیبت آئی ہے اس کے لیے آپ کوئی تدبیر نہ کر سکے محمد ﷺ آپ کے سامنے بچے سے جوان ہوا اور اب اس کے بولوں میں سفیدی آرہی ہے وہ تم میں سے سب سے زیادہ سچا اور دیانتدار ہے آپ اسے جادوگر کاہن اور شاعر کہتے ہیں لیکن میں نے اس میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی ابوجہل کہا کرتا تھا میں تم کو جھوٹا نہیں لیکن جو تم کہتے ہو اس کو درست نہیں مانتا۔روم کے بادشاہ کے پاس جب آپ کا خط پہنچا تو روم کے بادشاہ نے آپ ﷺ کے حالات جاننے کے لیے درباریوں سے کہا اگر حجاز سے کوئی آدمی ہمارے شہر میں آیا ہو تو اس کو میرے پاس لاؤ اتفاق سے ابوسفیان جو مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن تھے وہاں گئے ہوئے تھے اس کو دربار میں لے جایا گیا قیصر روم نے ابوسفیان سے پوچھا کہ تمہارے ہاں جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے کیا نبوت کے دعوے سے پہلے اس نے کبھی جھوٹ بولا ہے ابوسفیان نے کہا نہیں تو قیصر روم نے کہا جس شخص نے بندوں کے معاملات میں کبھی جھوٹ نہیں بولا تو وہ اللہ کے بارے میں کیونکر جھوٹ بولے گا۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

۵۔سادگی اور تواضع:۔حضور اکرم ﷺ سادگی پسند تھے آپ ﷺ کو نمود و نمائش سے نفرت تھی آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں صفائی اور نفاست کا بہت اہتمام کیا آپ ﷺ کو کھانے پینے کی چیز میں کوئی تکلف نہ تھا جو سامنے آتا تناول فرما لیتے اگر کوئی چیز پسند نہ آتی تو اس میں عیب نہ نکالتے زمین پر بچھی ہوئی چٹائی پر جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے کبھی کبھی مسجد سے نکل کر ننگے پاؤں گھر چلے جاتے تھے اور جوتا وہاں چھوڑ جاتے یہ اس بات کی علامت تھی کہ آپ واپس آئیں گے۔

٦۔امانت و دیانت:۔امانت و دیانت رسول اکرم ﷺ کے اوصاف میں سے ایک وصف میں سے ایک وصف تھا۔نبوت ملنے سے پہلے آپ کی اس قدر شہرت تھی کہ لوگ آپ ﷺ کو امین کہتے تھے اعلان نبوت کے بعد مکہ کے قریش آپ ﷺ کے جانی دشمن ہو گئے تھے لیکن اپنی قیمتی اشیاء کی حفاظت کے لیے انہیں آپ ﷺ کے علاوہ کسی پر اعتبار نہ تھا یہاں تک کہ ہجرت مدینہ کی رات جب کفار نے آپ کو قتل کرنے کے لیے آپ ﷺ کے مکان کا محاصرہ کر رکھا تھا اس وقت بھی ان دشمنوں کی امانتیں آپ ﷺ کے ہاں محفوظ تھیں آپ ﷺ نے امانتیں حضرت علیؓ کے حوالے کیں اور تاکید کی کہ امانتیں واپس کرنے کے بعد مدینہ چلے آنا۔

ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے باہر ایک مختصر قافلہ ٹھہرا اُن کے پاس ایک خوبصورت سرخ رنگ کا اونٹ تھا تو آپ ﷺ کا وہاں سے گزر ہوا تو آپ ﷺ کو اونٹ پسند آ گیا ان لوگوں نے اونٹ کی جو قیمت مانگی وہ آپ ﷺ نے منظور کر لی اور اونٹ بغیر جان پہچان کے ایک ناواقف آدمی کے سپرد کر دیا ہے اس پر ان کو ندامت ہوئی قافلے میں ایک دانشمند خاتون بھی تھی اس نے لوگوں کی پریشانی دیکھی تو کہا کہ مطمئن رہو میں نے آج تک ایسا روشن چہرہ نہیں دیکھا یہ شخص کسی سے دغا نہیں کر سکتا شام ہوئی تو رسول اکرم ﷺ کی طرف سے اونٹ کی قیمت اور کھانا پہنچ گیا۔

۷۔شرم و حیاء:۔حضرت رسول اکرم ﷺ اس قدر شرمیلے تھے کہ حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے آپ ﷺ نے کبھی کسی کے ساتھ بدکلامی نہیں کی اور نہ ہی بدزبانی۔بازار میں جب کبھی آپ ﷺ جاتے تو چپ چاپ بازار سے گزر جاتے اور کبھی اونچی آواز سے نہ ہنسے اور ہمیشہ تبسم فرماتے تھے۔

ایک دفعہ ایک شخص نامناسب لباس پہن کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب وہ چلے گئے تو آپ ﷺ نے کسی اور شخص سے کہا کہ ان سے کہیں کہ اس طرح کا لباس نہ پہنا کریں تو اس شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے بذات خود اس کو ایسا لباس پہننے سے کیوں منع نہیں فرمایا تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ مجھے حیا آتی ہے۔عرب میں گھروں میں بیت الخلاء نہیں تھے لوگ رفع حاجت کے لیے کھیتوں میں جاتے تھے لیکن اس وقت پردہ کرنے یا اوٹ میں بیٹھنے کا رواج نہ تھا لوگ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھ جاتے اور باتیں بھی کرتے رہتے تھے حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ اس پر اللہ ناراض ہوتا ہے آپ ﷺ کا اپنا معمول یہ تھا کہ آپ ﷺ آبادی سے دو تین میل نکل جاتے تھے یہاں تک کہ لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتے۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

سوال نمبر5۔ عزم و استقلال کسے کہتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے بنی نوع انسان کے لیے عزم و استقلال کے کیا نمونے پیش کیے ہیں؟ تحریر کریں۔

عزم و استقلال:۔ عزم و استقلال ایک ایسی صفت ہے کہ اس کے بغیر کسی کام میں کامیابی ممکن نہیں رسول اللہ ﷺ یہ صفت انتہا درجے کی تھی ۔ جب حضور ﷺ نے عرب کے کفرستان میں لاالہ الا اللہ کی صدا بلند کی تو آپؐ بلکل اکیلے تھے لیکن آپ کو ایک لمحے کے لیے بھی خیال نہیں آیا۔کہ میں اکیلا ہوں،اتنا بڑا کام کیسے کر سکوں گا۔تیرہ برس آپؐ نے مکہ میں ہر طرح کی سختیاں برداشت کیں۔لیکن آپؐ کے حوصلے اور عزم میں ذرا بھی فرق نہیں آیا۔

ایک موقع پر قریش نے آپؐ کے ہمدرد اور غم گسار چچا ابوطالب کو مجبور کیا کہ وہ آپؐ کی حمایت سے دست بردار ہو جائیں۔انہوں نے آپ کو بلا کر کہا۔ بھتیجے! مجھ پر اتنا بوجھ نہ ڈالو جسے میں اٹھا نہ سکوں چچا کی اس بات کے بعد اس قبائل معاشرے میں آپ کا حمایتی کوئی نہیں رہا تھا۔لیکن آپ نے جواب دیا۔

”اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند لا کر رکھ دیں تو بھی
میں اسلام کی تبلیغ نہیں روکوں گا۔یا تو یہ کام مکمل ہو گا یا اسی میں میری جان چلی جائے گی“

غزوہ حنین میں بنو ہوازن کے تیراندازوں نے اچانک کمین گاہوں سے نکل کر مسلمانوں کی فوج پر اتنی شدت سے تیروں کی بارش برسائی کہ اکثر لوگوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔گنتی کے چند صحابہ کے علاوہ آپؐ کے ساتھ کوئی نہ رہا۔دشمن نے اپنے تیروں کا رخ آپؐ کی طرف پھیر دیا۔تو آپؐ اپنے خچے سے نیچے اتر آئے اور فرمایا۔

میں خدا کا سچا رسول ہوں
اور عبدالمطلب کا پوتا ہوں

یعنی مجھ جیسا شخص میدان سے بھاگ نہیں سکتا۔آپ ﷺ کے ثابت قدم رہنے کی وجہ سے اہل اسلام نے یہ ہارا ہوا معرکہ دوبارہ جیت لیا۔

آپ ﷺ کے عزم و استقلال سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اگر ہم زندگی میں کامیابی چاہتے ہیں تو اپنی زندگی کے اچھے مقاصد متعین کریں۔اور پھر انکے حصول کے لیے مستقل مزاجی کے ساتھ محنت کریں۔

سوال نمبر40۔حضرت عمرؓ کے نام و نسب،قبول اسلام اور جرات مندی کے بارے میں تفصیل سے تبصرہ کریں۔

جواب:۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ:۔

نام و نسب:۔ آپ کا نام عمر کنیت ابوحفص اور لقب فاروق تھا۔آپکے والد کا نام خطاب اور والدہ کا نام ختمہ تھا۔آپ کا تعلق قریش کی شاخ بنو عدی سے تھا۔

قبول اسلام:۔ آپ کا تعلق ان لوگوں میں سے تھا جن کا بہت زیادہ اثر و رسوخ اور رعب و دبدبہ تھا۔قبول اسلام سے پہلے آپ اسلام کے بدترین مخالفوں میں سے تھے۔نبوت کے ساتویں سال رسول اللہ ﷺ نے دعا کی۔الٰہی اسلام کو ابوجہل یا عمر بن خطاب میں سے کسی ایک کے ذریعے غلبہ عطا فرما۔اس دعا کے بعد جلد ہی حضرت عمرؓ مسلمان ہو گئے۔ حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے پہلے مسلمان مشکلات کا شکار تھے اور چھپ چھپ کر عبادت اور تبلیغ کرتے تھے۔آپ نے مسلمان ہو کر مسلمانوں کی جماعت کو ساتھ لے کر اعلانیہ خانہ کعبہ میں نماز ادا کی اور مشرکین کو توحید کی دعوت دی۔

جرات مندی:۔ قبول اسلام کے بعد آپ کی بہادری اور جرات میں اضافہ ہو گیا جب مسلمان ہجرت کر کے اکا دکا مدینہ جا رہے تھے تو حضرت عمرؓ پوری تیاری کے ساتھ نکلے، بیت

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی الف اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں یا ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

اللہ کا طواف کیا اور اعلان کیا کہ میں ہجرت کر کے مدینہ جا رہا ہوں جس نے اپنی بیوی کو بیوہ اور بچوں کو یتیم کرانا ہو آئے اور مجھے روکے۔ کسی میں یہ ہمت نہ ہوئی۔

بدر میں ستر کافر گرفتار ہو کر آئے ،ان کے بارے میں آپ کی تجویز تھی کہ ان سب کو تہہ تیغ کر دیا جائے تا کہ کفر کا زور ٹوٹ جائے اور ہر شخص اپنے قریبی عزیز کو قتل کرے۔ اس سے پہلے آپ نے بدر میں اپنے حقیقی ماموں عاص بن ہشام کو خود اس کے خنجر سے واصل جہنم کیا تھا۔ صلح حدیبیہ میں جن شرائط پر مسلمانوں اور مکہ والوں کی صلح ہوئی وہ بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں۔ حضرت عمرؓ کو اصرار تھا کہ ہم حق پر ہیں اور جان کی بازی لگانے کو تیار ہیں کیوں دب کر صلح کریں لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا مجھے اللہ کا یہی حکم ہے۔

غزوہ تبوک میں جب رسول اللہ ﷺ نے چندے کی اپیل کی تو آپ اپنے گھر کا آدھا اثاثہ لے کر خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہو گئے۔ حضور ﷺ سے آپ کو اس قدر محبت تھی کی جب حضور ﷺ کا وصال ہوا تو تلوار لے کر کھڑے ہو گئے اور اعلان کر دیا کہ جو شخص یہ کہے گا کہ آپ ﷺ وفات پا گئے ،اس کا سر قلم کر دوں گا۔ اس نازک وقت میں حضرت ابو بکرؓ نے سب کو سنبھالا دیا۔ یقیناً بنی ساعدہ میں آپ نے بروقت پہنچ کر اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے امت کو بہت بڑے فتنہ سے بچا لیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ پورے زمانہ خلافت میں انکے دست و بازو کے طور پر کام کیا حتیٰ کی ایک موقع پر کسی نے حضرت ابو بکرؓ سے شکایت کیا کہ آپ خلیفہ ہیں یا عمر؟ تو انہوں نے جواب دیا عمرؓ

خلافت:۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مرض وفات میں آپ کو اپنا جانشین مقرر کر دیا تھا۔ اسوقت کئی لوگوں نے حضرت عمرؓ کے مزاج کی سختی کا ذکر کیا لیکن حضرت ابو بکرؓ نے یہ کہہ کر انہیں مطمعن کر دیا کہ میں بہت نرم تھا اس لیے وہ سخت تھے۔ جب خلافت کا بوجھ پڑے گا تو خود بخود نرم ہو جائیں گے۔

سوال نمبر 41۔ خلافت صدیقیؓ کے اہم کارنامے تفصیل سے بیان کریں۔

جواب:۔ **حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ:۔** آپ کا نام عبداللہ کنیت ابو بکر اور لقب صدیق تھا۔ آپؓ کے والد کا نام عثمان اور کنیت ابو قحافہ تھی۔ آپ کی والدہ کا نام سلمیٰ اور کنیت ام الخیر تھی۔ آپ قریش کی شاخ تیم سے تعلق رکھتے تھے۔

کاشان اکیڈمی

خلافت صدیقیؓ کے اہم کارنامے

لشکر اسامہ کی روانگی: حضور ﷺ کی حیات طیبہ میں رومیوں کے ساتھ ایک ہوئی۔ جسے جنگ موتہ کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں صرف تین ہزار مسلمان ایک لاکھ کے لشکر سے ٹکرا گئے۔ مسلمانوں کے کئی سپہ سالار شہید ہوئے۔ آخر حضرت خالد بن ولید نے کمان اپنے ہاتھ میں لی۔ بہادری سے لڑتے ہوئے باقی ماندہ فوج کو دشمن کے نرغے میں سے نکالتے گئے مشہور یہ ہے کہ اس دوران میں ایک ہی دن میں حضرت خالدؓ کے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں۔ غزوہ موتہ میں حضور ﷺ کے چہیتے صحابی حضرت زید بن حارثہؓ شہید ہو گئے۔ رومیوں کی سرکوبی کے لیے آنحضرت حضرت زیدؓ کے بیٹے حضرت اسامہؓ کی سرکردگی میں ایک لشکر ترتیب دیا۔ یہ لشکر ابھی روانہ بھی نہ ہوا تھا۔ کہ حضور ﷺ کا وصال ہو گیا۔ اور لوگ واپس آ گئے۔ اس کے بعد عرب میں ہر طرف شورش بپا ہو گئی۔ بہت سے نو مسلم قبائل مرتد ہو گئے اور کئی قبیلوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے علاوہ نبوت کے کئی ایک جھوٹے دعوے دار اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بہت قوت حاصل کر لی۔ ان حالات میں خود مدینہ کی حفاظت کا اندیشہ پیدا ہو گیا اور یہ سوال سامنے آیا کہ اگر لشکر اسامہ روانہ کر دیا گیا اور پیچھے سے یہ سب منکرین اسلام جمع ہو کر مدینے پر حملہ کر دیا تو دفاع کیسے ممکن ہو گا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ان حالات کے باوجود یہ فیصلہ کیا کہ جو لشکر رسول اللہ ﷺ نے روانہ کر دیا تھا میں اسے نہیں روک سکتا۔ مدینہ لوگوں سے بالکل خالی ہو جائے۔

0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

آپ نے لشکر اسامہ روانہ کر دیا۔ جو چالیس دن بعد نہایت کامیابی سے واپس آیا۔ اس لشکر کی روانگی کا دشمنانِ اسلام پر یہ اثر ہوا کہ جو لوگ یہ سمجھنے لگے تھے۔ کہ حضور ﷺ کے وصال کے بعد مسلمان کمزور ہو گئے ہیں۔ اور اب انہیں ختم کرنا آسان ہے۔ انکی غلط فہمی دور ہو گئی۔

جھوٹے نبیوں کا خاتمہ:۔ دین اسلام کو جس تیزی سے کامیابی حاصل ہوئی اسے دیکھ کر بعض لوگوں نے سوچا۔ کہ اگر وہ بھی نبوت کا دعویٰ کریں۔ اور لوگوں کا تعاون حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو وہ بھی اس طرح قوت و اقتدار حاصل کر سکتے ہیں۔ چنانچہ مسلیمہ نام کے ایک شخص نے حضور ﷺ کی زندگی ہی میں نبوت کا دعویٰ کر لیا تھا۔ آپؐ کی وفات کے بعد اور کئی لوگ نبی بن بیٹھے۔

موتہ کی مہم کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ان جھوٹے نبیوں کی طرف توجہ فرمائی۔ مختلف صحابہؓ کی سرکردگی میں ان میں سے ہر ایک کے مقابلے کے لیے فوج بھیجی۔ ان میں سے کچھ قتل ہوئے ، کچھ بھاگ گئے اور بعض نے دوبارہ اسلام قبول کر لیا۔ اس طرح چند دنوں میں تمام مدعیان نبوت کا خاتمہ ہو گیا۔ البتہ مسلیمہ نے بہت قوت حاصل کر لی تھی۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے ایک خون ریز جنگ کے بعد اسے شکست دی۔ مسلیمہ قتل ہو گیا۔ اسکی بیوی جو خود نبوت کی مدعیہ تھی بھاگ گئی۔ ایک نقصان یہ ہوا کہ اس جنگ میں بہت سے حفاظ قرآن صحابہؓ شہید ہو گئے۔

مرتدین کی سرکوبی:۔ بہت سے قبائل کے سردار مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی قوت دیکھ کر مسلمان ہو گئے۔ حضور ﷺ کے بعد مرتد ہو گئے اور اپنی اپنی جگہ پر آزاد حکمران بن بیٹھے۔ نعمان بن منذر نے بحرین میں ،لقیط بن مادک نے عمان میں اور کئی دوسرے سرداروں نے اپنے اپنے قبائل میں اسلام سے برگشتہ ہو کر آزادی کا اعلان کر دیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ان سرداروں کے لیے فوجی کھپس روانہ کیں اور ان کو دوبارہ زیر کر کے اسلام کا بول بالا کیا۔

منکرین زکوٰۃ کی تادیب:۔ حضورؐ کے وصال کے بعد ایک نازک مسئلہ یہ پیدا ہو گیا کہ کچھ لوگوں نے اسلام پر قائم رہتے ہوئے۔ زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ پہلے تو ان کے بارے میں صحابہؓ کو تردد ہوا۔ کہ کیا انکے خلاف کاروائی کی جائے یا نہیں لیکن حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا ''جو شخص نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا۔ اس سے جہاد کریں گے ''آج اگر ایک زکوٰۃ کا انکار کر رہے ہیں۔ تو کل دوسرے ارکان اسلام کا انکار کریں گے۔ اس طرح اسلام کہاں باقی رہے گا۔ آپ نے ان لوگوں کی سرکوبی کے لیے فوجی دستے بھیجے۔ اور تمام لوگوں سے زکوٰۃ وصول کی گئی۔

تدوین قرآن:۔ قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب اس ترتیب سے مختلف ہے جس میں قرآن نازل ہوا۔ لیکن جب آیت یا سورت نازل ہوتی۔ تو رسول اللہ ﷺ اسے اسکی مقررہ جگہ لکھوا دیتے۔ اس طرح سارا قرآن اکٹھا ہوا بھی تھا اور یاد بھی تھا۔ لیکن جب تک حضور ﷺ زندہ رہے۔ اس بات کا امکان تھا۔ کہ کوئی نئی بات آیت یا سورت نازل ہو اور وہ درمیان میں کسی جگہ لکھی جائے۔ اس لیے اسے ایک کتاب کی شکل نہیں دی گئی تھی۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے، اسائمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں اور ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

حضور ﷺ کے وصال کے بعد وحی کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ اب قرآن کو کتابی شکل میں اکٹھا کیا جا سکتا تھا۔ اس دوران میں مسلیمہ کے ساتھ مقابلے میں بہت سے حفاظ شہید ہو گئے تو اس کی ضرورت زیادہ محسوس ہوئی۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حفاظ اور کاتبان وحی پر مشتمل ایک کمیٹی ترتیب دی اور حضرت زیدؓ بن ثابتؓ کو اسکا سکریٹری بنایا اس کمیٹی نے قرآن حکیم کو ایک کتاب کی شکل میں ترتیب دیا۔

سوال نمبر 42: صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ مسجد نبوی کی زمین کی قیمت **حضرت ابوبکر** نے ادا کی۔

2۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد خلافت کرنے کے لیے لوگ **سقیفہ بنی ساعدہ** میں جمع ہوئے۔

3۔ حضرت زید بن حارثہ **غزوہ تبوک** میں شہید ہوئے۔

4۔ لشکر اسامہ **رومیوں** کے مقابلے کے لیے بھیجا گیا۔

5۔ سفر ہجرت میں آپ ﷺ **غار ثور** میں ٹھہرے۔

سوال نمبر 43: مختصر جوابات دیں۔

1۔ مسلیمہ کون تھا؟ نبوت کا جھوٹا دعویدار تھا یہ مسلیمہ کذاب کے نام سے جانا جاتا ہے۔

کاشان اکیڈمی

2۔ جنگ بدر میں کتنے کافر گرفتار ہوئے۔ 70

3۔ حضرت ابوبکر کا نام کیا تھا۔ عبداللہ

4۔ یرموک کا معرکہ کس کے خلاف ہوا؟ رومیوں کے خلاف

0334-5504551

5۔ بیت المقدس کس سال فتح ہوا؟ 16 ہجری

6۔ غزوہ حنین میں کتنے لوگ قید ہوئے؟ 6 ہزار

Download Free Assignments from

7۔ سائب کون تھے۔ عرب کے ایک تاجر اور رسول ﷺ کے شریک تجارت۔

8۔ آپ ﷺ نبوت کے بعد مکہ میں کتنے سال رہے؟ 13 سال

Solvedassignmentsaiou.com

9۔ حضرت عمر نے تعلیم عام کرنے کے لیے کیا انتظام کیا؟ مدرسے قائم کیے اور مدرسین کی تنخواہیں مقرر کیں

10۔ غزوہ تبوک میں حضرت عمر نے کتنا چندہ دیا؟ گھر کا آدھا سامان

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں یا ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔